ماہنامہ

دیوبند

طلسماتی دنیا

اکتوبر ۲۰۱۹ء

آیاتِ خمسہ۔ روحانی عملیات کا ایک قیمتی راز

موہن بھاگوت کی سیاست اور مولانا ارشد مدنی

کشمیر سے متعلق رسولِ اکرم ﷺ کا ایک خواب۔ اور حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی کی مجلس توبہ

عاطف ہاشمی

Rs.30/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر: 6398286975
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔
(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 7037163897

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں
سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

- اداریہ ۵
- مختلف پھولوں کی خوشبو ۶
- اسم اعظم ۱۱
- ہر مشکل اور مراد کے لئے سورۂ یٰسین کا نقش ۱۲
- قرآن شفاء بھی ۱۳
- سورہ فاتحہ سے مسائل کا حل ۱۶
- دشمن کو نقصان پہنچانا اور دشمن سے حفاظت کا عمل .. ۱۷
- روحانی ڈاک ۱۹
- رموزِ عملیات ۲۹
- بسم اللہ کے اسرارِ مخفی ۳۵
- اسلام الف سے ی تک ۳۹
- علاج بذریعہ غذاء ۴۳
- اس ماہ کی شخصیت ۴۷
- درود شریف کے فوائد ۵۱
- حضورؐ کا تبسم ۵۴
- حلِ مشکلات ۵۵
- سورہ فیل کے خادم جن کی دعوت کا عمل ۵۸
- مسلمانوں کو ہدایات بسلسلۂ جنات ۵۹
- اللہ کے نیک بندے ۶۳
- دعوتِ اسلام ۶۷
- ازدواجی زندگی میں محبت و ایثار ۷۱
- موہن بھاگوت کی سیاست اور مولانا ارشد مدنی ۷۳
- اذانِ بتکدہ ۷۵
- انسان اور شیطان کی کشمکش ۸۳
- خبر نامہ ۸۷

☆☆☆

گذشتہ دنوں وہاٹس ایپ پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی اور اس ویڈیو کو بے شمار لوگوں نے بہت زیادہ شیئر کیا۔ اس ویڈیو میں نبی کریم ﷺ کے خواب کا ذکر ہے کہ آپ کسی کے خواب میں آئے اور آپ نے فرمایا کہ کشمیر میں کیا ہو رہا ہے؟ اور پھر بھی لوگ نہیں سدھر رہے ہیں۔ خواب میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ساری قوم کو بتادو کہ جب تک تم میرے بیٹے سید علی ہمدانی کی طرح گھروں سے نہیں نکلوگے، جب تک تم نجات نہیں پاسکوگے اور تمہیں ہدایت بھی نصیب نہیں ہوگی۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کیا ہوگیا ہے تم لوگوں کو تم اذان کے بعد میرے لئے دعائیں نہیں کرتے ہو جب کہ میں ہمیشہ تمہارے لئے دعائیں کرتا رہا۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا کہ اس بات کو لوگوں تک کیسے پہنچاؤں؟ تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کل مجلس توبہ ہے۔ تم اس مجلس میں جاؤ اور یہ بات لوگوں کو بتاؤ۔

اس ویڈیو میں اس بات کی وضاحت کردی گئی ہے کہ یہ خواب حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی یا حضرت اقدس حضرت پیر ذوالفقار صاحب نے نہیں دیکھا ہے بلکہ یہ خواب کشمیر میں رہنے والے کسی بزرگ نے دیکھا ہے اور انہوں نے اپنے نام کے اخفاء کے ساتھ یہ خواب بیان کیا اور یہ خواب ایک تحریر کی صورت میں حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب دامت برکاتہم کی مجلس میں پڑھ کر سنایا گیا۔

احادیث رسولؐ کے مطابق اگر کوئی شخص خواب میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھتا ہے تو لاریب ان ہی کا دیدار کرتا ہے کیوں کہ یہ بات مسلّم ہے کہ شیطان رسول اکرم ﷺ کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ شیطان کسی بھی بزرگ کی صورت میں آسکتا ہے لیکن اس کو یہ قدرت حاصل نہیں ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی شکل میں آنے کی جرأت کرسکے۔ اس لئے اس خواب کو سچا ہی مانا جائے گا لیکن اس خواب میں بعض حضرات جو تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں وہ گھروں سے نکلنے سے یہ مطلب اخذ کررہے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو تبلیغی جماعت میں چلّے دینے کی ترغیب دی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ صرف خوش فہمی ہے اور اس طرح کی خوش فہمیوں نے اس امت کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تبلیغی جماعت میں چلّے دینے والوں کی تعداد تو فی زمانہ بہت زیادہ ہے لیکن مکمل دین اسلام پر چلنے والوں کی تعداد دن بدن اور روز بروز کم سے کم ہوتی چلی جارہی ہے۔ آج کل مسلم معاشرے میں دین اور دینداری کا بہت چرچا ہے لیکن صحیح معنوں میں دین کہیں نظر نہیں آتا۔ دین اسلام نام نہاد دینداروں کے گھروں میں بھی اجنبی بن کر رہ گیا ہے۔ کسی جماعت کے ایک خاص طرز کو حاصلِ دین داری سمجھ لینا غلط ہے۔ دینداری تو یہ ہے کہ مسلمان اللہ کی نافرمانیوں سے خود کو بچائے اور زندگی میں یہ اس بات سے دور رہے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہو۔ آج مسلمانوں میں جھوٹ عام ہے۔ غیبتیں، تہمتیں، الزام تراشیاں، عیاریاں، مکاریاں، دوسروں کے حقوق مارنا، دوسروں کی جائیدادیں قبضانا، جوا، سٹا، شراب نوشی، بدکرداری، مقدموں میں جھوٹی گواہی، ناپ تول میں کمی، بدمعاملگی وغیرہ وغیرہ کوئی ایسی برائی ہے جو مسلمانوں کا طرۂ امتیاز بن کر نہ رہ گئی ہو۔ جب تک مسلمان نہی عن المنکر کو نظر انداز کرتا رہے گا وہ اللہ کا قرب اور اللہ کی رضاء حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ رسول اکرمؐ کا یہ فرمان کہ تم جب تک گھروں سے نہیں نکلوگے ہدایت نہیں پاسکتے۔ آپ کا ایک خاص انداز ہے۔ اس انداز کی گہرائی میں جائیں تو مسلمانوں کو یہ اندازہ خود ہی ہوجائے کہ آپ نے مکمل دین اسلام کی طرف اشارہ کیا ہے۔ گھروں سے مراد اپنے مکانات نہیں ہیں بلکہ سوچ وفکر اور فعل وعمل کی وہ حد بندی ہے کہ جس سے آج مسلمان باہر نکلنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اسلام کی نظروں میں ہجرت صرف وہ نہیں کہلاتی جو وطن سے نکل کر کسی دوسرے مقام کے لئے کی جائے بلکہ ہجرت وہ بھی ہے جو گناہوں سے نیکیوں کی طرف اور کفر سے اسلام کی طرف ہوتی ہے۔ جب تک ہم اپنی ناجائز قسم کی خوش فہمی یا اپنی سکڑی ہوئی ذہنیت سے باہر نہیں نکلیں گے ہم سدھر نہیں پائیں گے اور ہمیں ہدایت نصیب نہیں ہوگی۔ دورِ صحابہ میں گھروں سے نکلنے کا مطلب صرف جہاد فی سبیل اللہ ہوتا تھا۔ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے گھر سے نکلنے والا مسلمان اپنی جان کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر جاتا ہے۔ لہٰذا اس دنیا کا کوئی بھی سفر جہاد کے برابر نہیں ہوسکتا بلکہ کسی بھی نیک کام کے لئے ایک ہزار سفر بھی ایک جہاد کے برابر نہیں ہوسکتے۔

خواب میں مجلس توبہ کا ذکر ہے جو حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی دامت برکاتہم کی مقبولیت کا واضح ثبوت ہے اور خواب میں اشارہ اس طرف ہے کہ مسلمان اپنے گناہوں سے تائب ہوں اور دین اسلام کے ایک ایک جزو کو حرزِ جان بنائیں، تب ہی ہم اللہ کی رضا کے حق دار بنیں گے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ سچی توبہ وہی ہوتی ہے جب بندہ اس بات کا عہد کرے کہ آئندہ وہ ان گناہوں کے قریب نہیں جائے گا جن پر وہ اظہار ندامت کررہا ہے۔ دنیا کے موجودہ حالات میں ہمیں خود کو سدھارنا چاہئے اور تمام گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرلینی چاہئے۔ یہ بات بھی پلّے باندھ لیں کہ امر بالمعروف کی حقانیت اپنی جگہ لیکن نہی عن المنکر کو نظر انداز کرکے کوئی بھی مسلمان اللہ کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سربلندی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق تسلیم کرنے والے ہر شخص پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ایک حق یہ ہے کہ جس اسوۂ پاک کی پیروی کو وہ اپنی نجات کا واحد سبب یقین کرتا ہے، اس اسوۂ پاک کو تمام دنیا میں سربلند کرنے کی جدوجہد کرے۔ اللہ کی دی ہوئی ہر طاقت کے ذریعہ اس امر کی کوشش کرے کہ ہر انسان رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ زندگی کے مطابق زندگی بسر کرے۔ دنیا والوں کو اپنی عملی شہادت سے یہ باور کرائے کہ انسانی فلاح کے لئے رحمت عالم کا اسوہ بہترین اور آخری اسوہ ہے۔ مسلمان کو صرف اپنی زندگی کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے مطابق ڈھال لینا کافی نہیں ہے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو دنیا کے تمام طریقہ ہائے زندگی پر غالب کرنے کی کوشش کرنا فرض اولین ہے۔

سورۃ التوبہ آیت ۳۳ میں ارشاد فرمایا گیا۔ وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کردے۔ اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی برا معلوم ہو۔

یہ فرض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کا ہے اور اس امت کا ہے، جو آپ کی امت ہونے کے صدقے میں بہترین امت قرار دی گئی ہے۔ سورۂ بقرہ آیت ۱۴۳ میں ارشاد فرمایا۔ ''اور اسی طرح اے مسلمانو! ہم نے تم کو عادل امت بنایا، تاکہ تم عام لوگوں کے لئے شہادت حق کا فرض ادا کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر شہادت حق کا فرض انجام دیں۔'' یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بہترین زندگی پیش کرکے تم کو اپنے حلقہ اطاعت میں شامل کریں اور تم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اپنی زندگی کو رنگ کر دوسروں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا معترف کرو۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ طالب دنیا کو علم پڑھانا، رہزن کے ہاتھ تلوار بیچنا ہے۔
(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ زبان کی لغزش، قدموں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔
(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ حکمت کا درخت دل میں اگتا ہے، دماغ میں پلتا ہے اور زبان پر پھل لاتا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ عابد وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو۔
(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

☆ اعلیٰ درجے کا معاف کرنے والا وہ ہے جو انتقام پر قدرت رکھتے ہوئے درگزر سے کام لے۔ (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

☆ نیک بات کو فوراً دوسروں تک پہنچاؤ۔
(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ دوست کی دشمنی سے بچو۔ (حضرت امام غزالیؒ)

☆ علم کو دنیا کے لئے سکھاؤ تو علم دل میں جگہ نہیں پکڑتا۔
(حضرت امام ابوحنیفہؒ)

☆انسان علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا۔
(حضرت شیخ سعدیؒ)

رہنما باتیں

☆برائیوں کے بیج بونے سے کہیں بہتر ہے کہ محبت وخلوص کی فصل کاٹو۔

☆کسی اور کو آزمانے سے بہتر ہے کہ خود اپنے آپ کو آزماؤ۔

☆سیاہ دل نفرتوں کی آماجگاہ ہے۔

☆محبت ایک رنگ ہے، جس سے مل کر انسانیت ترتیب پاتی ہے۔

مشعل راہ

☆عقل ہی وہ جوہر ہے جو انسان کو فضیلت عطا کرتا ہے۔

☆باعمل بنو! کیوں کہ بغیر عمل کے دوسروں پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔

☆زیادہ گفتگو کرنا ہر چند کہ اچھی باتیں ہوں، دیوانگی کی دلیل ہے۔

☆ظالموں اور ستم گاروں کے ساتھ تعلقات نہ رکھو کہ روز جزا اس کی بازپرس تجھ پر عائد ہوگی۔

☆جملہ امور میں آہستگی پسندیدہ ہے سوائے ان کاموں کے جو غم سے نجات دلائیں۔

☆حرص کو دل میں جگہ نہ دو کہ تیری قوت دوسروں سے زیادہ نہیں ہے۔

☆دنیا ایک خس پوش کنواں ہے لہٰذا عقل مندوں کو ہوشیاری کے ساتھ قدم رکھنا چاہئے۔

☆موت ایک زبردست چیتا ہے، جس کے پنجے سے رہائی ممکن نہیں۔

کرنیں

☆اللہ سمجھ آجائے تو غیر اللہ سمجھ آسکتا ہے، اللہ سمجھ نہ آئے تو غیر اللہ سمجھ نہیں آسکتا، یہ سب صرف اللہ کی مہربانیوں سے سمجھ آسکتا ہے۔

☆اسلام عمل ہے بس عمل کرتے جاؤ، کسی کو معاف کرو، کسی سے معافی مانگ لو، کسی کی خدمت کردو، یہ سب عمل ہے۔

☆ماں باپ دعا کریں تو قبر کی تنگی ختم ہوجاتی ہے کیوں کہ ماں باپ کی دعا سے قبر کا عذاب ٹل جاتا ہے۔

☆بلا کی تعریف ہی یہی ہے کہ جو نہ ٹلے لیکن بلا بھی صدقے سے ٹل جاتی ہے۔

☆یہ بڑی غور طلب بات ہے کہ بے وقوف بچے سے بھی دانا ماں باپ محبت کرتے ہیں کیوں کہ وہ ان کا اپنا ہوتا ہے۔

زاویۂ نگاہ

☆زندگی عظیم ہے اگر اس میں آپ اچھے دوست بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

☆زندگی بے وفا ہے، ایک نہ ایک دن ساتھ چھوڑ ہی جاتی ہے۔

☆دوستی کا اختتام اکثر محبت پر ہوتا ہے لیکن محبت کا اختتام دوستی پر نہیں ہوتا۔

☆اس دل سے محبت کرو جو آپ کو تکلیف دیتا ہے لیکن کبھی اس دل کو تکلیف مت دو جو آپ سے محبت کرتا ہے۔

☆سچی دوستی دل سے دیکھی جاتی ہے نہ کہ آنکھوں سے۔

☆فرار کے سکون سے جدوجہد کا اضطراب کہیں بہتر ہے۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ کامیابی تمہارے قدم چومے تو مستقل مزاجی کو اپنا شعار بنالو۔

☆ میری کامیابی کا راز یہ ہے کہ میں ہمیشہ پندرہ منٹ پیشتر اپنے کام پر موجود ہوتا ہوں۔

☆ تیرا وہ دوست جو اس خوبی کی تعریف کر رہا ہے، جو تجھ میں نہیں ہے، تو کل وہ اس بری عادت کا ذکر بھی کرے گا جو تجھ میں نہیں ہے۔

اقوال زرّیں

☆ اس دنیا کی کیا تعریف کروں جس کا صحت مند اصل میں بیمار، جس کا بے خوف پشیمان، جس کا مفلس غمگین، جس کا دولت مند مصائب میں مبتلا ہو اور جس کے حلال کا حساب ہو، حرام پر عذاب ہو اور شکوک پر ملامت ہو۔

☆ مصائب کا مقابلہ صبر سے اور نعمتوں کی حفاظت شکر سے کرو۔

☆ نا ہنجار لوگوں سے حاجت طلب کرنے سے حاجت کا پورا نہ ہونا بہتر ہے۔

☆ جو شخص کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ ایسے آدمی کو دیکھے جو خود بیٹھا ہوا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں۔

☆ اگر تمہارے دل میں کسی کے لئے محبت نہیں تو نفرت بھی پیدا نہ کرو۔

☆ انسان کی ہر خواہش کا پورا ہونا ضروری نہیں کیوں کہ پھول کی کچھ پتیاں بکھر بھی جاتی ہیں۔

☆ اپنی عقل اور دوسروں کے گناہ ہمیشہ زیادہ لگتے ہیں۔

☆ دنیا تمہیں اس وقت تک نہیں ہرا سکتی جب تک کہ تم اپنے آپ نہ ہار جاؤ۔

☆☆☆

ہنسو، روزانہ ہنسو لیکن اتنا مت ہنسو کہ ہنسی کی زیادتی کی وجہ سے تمہارا دل مردہ ہو جائے۔

سنہری باتیں

انسان پہاڑ سے گر کر کھڑا ہو سکتا ہے، کسی کی نظروں سے گر کر کبھی کھڑا نہیں ہو سکتا۔

☆ کسی پر اتنا بوجھ ڈالو جتنا خود اٹھا سکتے ہو۔

☆ اگر تم بڑوں کی عزت کرو گے تو چھوٹے تمہاری عزت کریں گے۔

☆ انسان دولت سے پھول خرید سکتا ہے، خوشبو نہیں۔

راہ انسانیت

☆ ایسے فائدے کو درگزر کرو جو دوسروں کے لئے دکھ کا باعث بنے۔

☆ وفا کی راہوں میں کانٹوں کو بھی پھول سمجھ کر چوم لو۔

☆ مسکراہٹ کی زبان اختیار کرو۔

☆ کسی کی آنکھوں میں آنسو ہیں تو اپنے دامن میں جذب کرلو یہی انسانیت کی معراج ہے۔

☆ جن لوگوں کے ذہن میں اچھے خیالات آباد ہوں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆ کچھ لوگ مر کر بھی زندہ رہتے ہیں اور کچھ لوگ مردوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔

☆ مرنے والوں سے عبرت حاصل کرو۔

☆ علم ایک ایسا بادل ہے جس سے رحمت برستی ہے۔

☆ جو شخص تعلیم کی مصیبت نہیں اٹھاتا اسے جہالت کی ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔

☆ جو ہوش میں ہے وہ کبھی تکبر نہیں کرتا۔

☆ محنت کرنے والے کے گھر میں فاقہ کشی باہر سے جھانکتی ہے اندر نہیں آسکتی۔

☆ خود کو بدل دو قسمت خود بخود بدل جائے گی۔

بکھرے موتی

☆ جو شخص تمہیں خوشی میں یاد آئے سمجھو تم اس سے محبت کرتے ہو اور جو تمہیں غم میں یاد آئے تو سمجھو وہ تم سے محبت کرتا ہے۔

☆ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق بات کرو۔

☆ہارتے وہی ہیں جو ہارنے سے ڈرتے ہیں اور جیتتے وہی ہیں جنہیں اپنی جیت کا یقین ہو۔

☆ذہین لوگ اپنا راستہ تلاش کرتے ہیں ان کے ہاتھ میں اپنا الگ چراغ ہوتا ہے۔

☆خط مستقیم جیومیٹری میں دو لفظوں کے درمیان چھوٹے سے چھوٹا خط ہے۔اس طرح اخلاص میں دیانت داری سب سے چھوٹا راستہ ہے۔

☆زندگی کو میزبان بن کر خوشبو سے بھر دو کیوں کہ یہ چند دنوں کی مہمان ہے۔

☆جو انگلی کانٹوں سے ڈرتی ہے وہ پھول کی نرمی اور لطافت سے کبھی لطف اندوز نہیں ہوسکتی۔

نایاب موتی

☆استاد کی عزت کرو یہ وہ ہستی ہے جو تمہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی راہ دکھاتی ہے۔(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆زیادہ علم والوں سے علم سیکھو اور کم علم والوں کو علم سکھا۔
(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆علم وہ خزانہ ہے جس کا ذخیرہ بڑھتا رہتا ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆لگن اور اعتماد انسان کو کامیابی سے ہمکنار کر دیتے ہیں۔
(ہٹلر)

☆انسان کی بہترین خصلت علم ہے۔(بوعلی سینا)

☆طلب علم سے شرم مناسب نہیں کیوں کہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔(افلاطون)

قلقل کی آوازیں

مشہور دانش مند البرٹ آئن اسٹائن کا کہنا تھا کہ میں نے ہمیشہ مدلل اور منطقی جواب بچوں سے سنے ہیں۔ایک روز میں نے ایک پانچ سالہ بچے سے پوچھا کہ جب پانی اُبلتا ہے تو اس میں قلقل کی آواز کیوں آتی ہے؟

بچہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا۔

"یہ ان جراثیموں کی چیخیں ہوتی ہیں جو پانی اُبلنے سے جل مرتے ہیں۔"

مکھی کس لئے؟

ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کے منہ پر ایک مکھی آکر بیٹھ گئی۔منصور نے اس کو بھگا دیا، وہ مکھی بار بار آکر بیٹھتی اور تنگ کرتی رہی۔آخر منصور پریشان ہوگیا، اتنے میں امام جعفر صادقؒ آگئے۔منصور نے ان سے پوچھا۔"مکھی کس لئے پیدا کی گئی ہے؟

امام صاحب نے جواب دیا۔"جابروں کو ذلیل کرنے کے لئے۔"

یہ سن کر منصور ان کا منہ دیکھتا رہ گیا۔

منتخب اشعار

سخت راہوں میں بھی آسان سفر لگتا ہے
یہ میری ماں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

☆

اس طرح میرے گناہوں کو وہ دھو دیتی ہے
ماں اگر غصے میں ہوتی ہے تو رو دیتی ہے

☆

ایک ماں پتھر اُبالتی رہی تمام رات
بچے فریب کھاکے چٹائی پہ سوگئے

☆

پیار کہتے ہیں کسے اور مامتا کیا چیز ہے
کوئی ان بچوں سے پوچھے جن کی مرجاتی ہے ماں

☆

جس میں نفرت ہے اسی آنکھ میں پانی آجائے
میرے دشمن کو اگر آگ بجھانی آجائے

☆

سب دوست مصلحت کی دوکانوں میں بک گئے
دشمن تھا بااصول وہ تن کے کھڑا رہا

☆☆

قسط نمبر:۲۰

اسم اعظم

حسن الہاشمی

اکثر اکابرین نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بھی اسم اعظم بتایا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ اکابرین ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کو ضروری سمجھتے تھے اور ان کے تمام کاموں میں زبردست خیر و برکت ہوا کرتی تھی۔

تجربات اس بات کے شاہد ہیں کہ آج بھی اگر کوئی شخص اپنا ہر کام بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے تو اس کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے اور اس میں ایسی خیر و برکت ہوتی ہے کہ جو صاف طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔ بسم اللہ میں حق تعالیٰ کے تین نام موجود ہیں۔ ایک اللہ، دوسرے رحمٰن، تیسرے رحیم اور یہ تینوں نام نہایت اہمیت کے حامل ہیں اور اس میں بھی ان ناموں کا وردان کے اعداد کے مطابق کرنے والوں کی راہیں کھلتی ہیں اور ان کے راستوں کی رکاوٹیں دور ہوجاتی ہیں۔ اکثر اکابرین ان ناموں کا ورد اس طرح کیا کرتے تھے نماز فجر کے بعد ''یااللہ'' ۶۶ مرتبہ، نماز مغرب کے بعد ''یارحمٰن'' ۲۹۸ مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد ''یارحیم'' ۲۵۸ مرتبہ کرنے کا معمول رکھتے تھے اور اس معمول کی وجہ سے ان کے لیل و نہار سکون وراحت کے ساتھ گزرتے تھے اور ان کے کاموں میں ایسی خیر و برکت ہوا کرتی تھی کہ لوگ اس خیر و برکت پر رشک کرتے تھے۔

سنا ہے کہ فرعون کا جب وقت موعود آیا تو وہ اپنے گھر میں نہیں مرا وہ اپنے گھر سے دور حضرت موسیٰ علی السلام کا تعاقب کرتے ہوئے ایک دریا میں غرق ہوا تھا۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس کی موت برے انجام کے ساتھ گھر میں اس لئے نہیں ہوئی تھی کہ اس کے گھر کے دروازے پر بسم اللہ لکھی ہوئی تھی۔

ایک شخص کے سر میں شدید درد ہوتا تھا، اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اس کو بسم اللہ لکھ کر دیدی اور کہا کہ اس کو اپنی ٹوپی میں رکھ لو۔ اس نے ہدایت کے مطابق کاغذ کے اس پرزے کو جو ایک طرح سے ایک تعویذ تھا ٹوپی میں رکھ لیا، اس کے بعد اس کو درد سر کی شکایت نہیں رہی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد قمری ۷۸۶ ہوتے ہیں، جو لوگ روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھنے کا معمول رکھیں ان کی زندگی میں ایسی برکتیں اور آسانیاں پیدا ہوں گی کہ جنہیں وہ خود محسوس کریں گے۔

بزرگوں سے بسم اللہ کا ایک عمل یہ بھی منقول ہے کہ نوچندی جمعرات سے روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھنا شروع کریں اور لگاتار ۷ دن تک پڑھتے رہیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، روزانہ کسی ڈبے میں ۷۸۶ روپے بھی رکھ دیں، یہ رقم روزانہ عمل سے پہلے رکھ دیں۔ سات دن کے بعد یہ رقم خرچ کرنا شروع کریں، انشاء اللہ رقم ختم نہیں ہوگی خواہ کتنا بھی خرچ کریں، شرط یہ ہے کہ ڈبہ کھول کر کبھی نہ دیکھیں، دیکھے بغیر پیسے نکالتے رہیں اور خرچ کرتے رہیں۔

ایک یہ عمل بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص یا کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو اس کی واپسی کے لئے یہ عمل کرلیں، اس عمل کو بھی اگر نوچندی جمعرات میں یا پھر عروج ماہ میں کریں تو بہتر ہے۔ طریقہ عمل یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں بسم اللہ کو ۷۸۶ مرتبہ پڑھیں اور اگلی رات سے ایک عدد کا اضافہ کرتے رہیں، یعنی دوسری رات بسم اللہ ۷۸۸ بار تیسرے دن ۷۸۹ بار، چوتھی بار ۷۹۰ بار پانچویں رات ۷۹۱ بار، چھٹی رات ۷۹۲ بار اور ساتویں رات ۷۹۳ بار پڑھیں انشاء اللہ سات راتوں میں مقصد پورا ہوگا۔ بزرگوں سے یہ عمل بھی منقول ہے کہ کسی بھی مقصد کے لئے ۷ دن تک ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ کو اس طرح پڑھیں۔ اجب یا جبرائیل بحق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اول و آخر بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ سات دن میں ہر مشکل آسان ہوگی اور ہر مراد پوری ہوگی۔

بزرگوں نے ایک عمل یہ بھی آنے والی نسلوں تک پہنچایا ہے جو نہایت مجرب ہے۔ چاند کی پہلی تاریخ سے روزانہ ۷۸۶ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا ہے، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف۔ اس عمل کو ۱۹ دن تک جاری رکھنا ہے، انشاء اللہ بسم اللہ کا خادم ہر ہر معاملہ میں پڑھنے والے کی مدد کرے گا اور اس کے تمام نیک کاموں میں اس کی زبردست مدد کرے گا۔ اسی عمل کے ذریعہ اکثر اولیاء کرام خلق خدا کے ناصر و مددگار بنے۔

بعض بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس عمل کو لگاتار تین ماہ کرنا چاہئے یعنی ۳ ماہ تک چاند کی پہلی تاریخ سے چاند کی ۱۹ تاریخ تک۔

ہر مشکل اور مراد کے لئے یٰسین کا نقش

ہر مشکل کا حل اور ہر دکھ کا مداوا

بیماری، جادو، نظر بد، آسیب، دشمن پر غلبہ، کامیابی، نکاح، بے اولادی سے نجات، کاروبار میں ترقی، بے روزگاری سے نجات، خوشحال زندگی، آمدنی میں اضافہ، جان و مال کی حفاظت، دشمن کے حسد، شیطان کے شر سے تحفظ، اگر کسی مرد کی شہوت بندش کردی گئی ہو تو اس کا علاج نحوست، کواکب، تمام دردوں سے نجات ہوگی۔

طریقہ عمل: سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے۔ نوچندی جمعرات نمازِ عشاء کے بعد، اول و آخر گیارہ بار درود شریف اور سورۂ یٰسین سات بار پڑھ کر نقش تیار کریں۔ نقش تیار کرتے وقت جس کام کے لئے تیار کرنا ہو، تصور میں وہی رکھیں اور بخور گلاب، خس، صندل کا دیں۔ نقش پہ دم کرتے رہیں روزانہ سات بار، سات دن تک سورۂ یٰسین پڑھیں۔ جو بھی مقصد ہوگا، انشاءاللہ پورا ہوگا۔ یقین کامل ہو، نماز کا پابند ہو، روزانہ صدقہ خیرات دیں، چاہے ایک روپیہ کیوں نہ ہو، نقش پر عطر گلاب روزانہ لگائیں۔ چلتے پھرتے یَـا حَیُّ یَا قَیُّوْم پڑھیں۔ سونے سے پہلے ۱۱۱/ بار درود شریف پڑھیں۔ انشاءاللہ کامیابی عطا ہوگی۔

۷۸۶

سلام علی ال یٰسین

۴۳۱۱۸	۴۳۱۴۳	۴۳۱۳۷	۴۳۱۳۱	۴۳۲۲۴
۴۳۱۳۲	۴۳۱۲۵	۴۳۱۱۹	۴۳۱۳۹	۴۳۱۳۸
۴۳۱۴۰	۴۳۱۳۴	۴۳۱۳۳	۴۳۱۲۶	۴۳۱۲۰
۴۳۱۲۷	۴۳۱۲۱	۴۳۱۴۱	۴۳۱۳۵	۴۳۱۲۹
۴۳۱۳۶	۴۳۱۳۰	۴۳۱۲۳	۴۳۱۲۲	۴۳۱۴۲

۳۸۲ سلام علی ال یٰسین ۳۱۹

عزت و دولت پانے کے خواہش مند حضرات۔ اب فکر مند کیوں؟ یہ عمل عجیب و غریب تاثیر رکھتا ہے اور اس عمل کی یہ برکت ہے کہ انسان اس درجہ مال و دولت اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے کہ اس کو بھی حیرت ہوتی ہے اور دیکھنے والے بھی تعجب کرتے ہیں۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو نماز فجر کے بعد (۹) نقش مندرجہ ذیل انداز میں گلاب و زعفران سے لکھ کر رکھ لیں اور رات کو بارہ بجے ان میں سے ایک نقش نکال کر سبز کپڑے میں پیک کر کے اپنے سر پا باندھ لیں اور دو رکعت نماز بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر مصلے پر بیٹھ کر ۷۸۲ پڑھیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

رات کو سر سے تعویذ کھول کر اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیں۔ صبح کو اٹھ کر اس تعویذ کو کہیں حفاظت سے رکھ لیں۔ دوسری رات دوسرے تعویذ کو اسی طرح سر پر باندھیں۔ مذکورہ عمل کو ایک عدد کا اضافہ کر کے پڑھیں۔ پھر تعویذ کو تکیہ میں رکھ کر سو جائیں اور صبح اٹھ کر اس تعویذ کو کہیں حفاظت سے رکھ لیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ روزانہ عمل کی تعداد میں ایک عدد کا اضافہ کر کے اس ترتیب سے پڑھتے رہیں۔

پہلی رات	دوسری رات	تیسری رات	چوتھی رات	پانچویں رات	چھٹی رات	ساتویں رات	آٹھویں رات	نویں رات
۷۸۲ مرتبہ	۷۸۳ مرتبہ	۷۸۴ مرتبہ	۷۸۵ مرتبہ	۷۸۶ مرتبہ	۷۸۷ مرتبہ	۷۸۸ مرتبہ	۷۸۹ مرتبہ	۷۹۰ مرتبہ

نویں رات گزر جانے کے بعد ایک کلو آٹے کی نو (۹) تعویذ کپڑے میں کھول کر، ان میں رکھ دیں اور ان نو (۹) گولیوں کو دونوں ہاتھوں سے دریا میں ڈال دیں اور کپڑوں کو کسی پھل دار درخت کی جڑ میں دبا دیں۔

واضح رہے کہ مذکورہ عمل کو مکمل تنہائی اور نائٹ بلب جلا کر کرنا ہے۔ تیز روشنی میں عمل نہ پڑھیں۔ روزانہ سوتے وقت پاک صاف لباس پہن کر ہی سوئیں۔ انشاءاللہ اس عمل کے بعد رزق حلال ہر طرف سے آئے گا اور عامل کو دولت مند بنادے گا۔ نقش یہ ہے۔

قرآن شفاء ہی شفاء ہے قدردانوں کے لئے

قرآنی آیات سے بیماریوں کی شفاء

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نازل کردہ کتاب قرآن مجید فرقان حمید جہاں زندگی کے لئے مکمل لائحہ عمل فراہم کرتی ہے، وہاں اس کی مقدس سورتیں اور آیات ہمارے لئے شفائے امراض، حل المشکلات، حفاظت، برکت، عزت، وقار جیسی نعمتوں اور فیوض کا خزانہ لئے ہوئے ہیں اور تمام عالم اسلام ان سے بھرپور استفادہ کررہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ کتاب نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی، اپنے اندر دعاؤں کا قیمتی سرمایہ لئے ہوئے ہے اور یہ دعائیں اگر پورے اہتمام، التزام اور دعاؤں کے آداب وتقاضوں کے مطابق خشوع وخضوع، توبہ و استغفار اور کامل یقین واعتقاد کے ساتھ کی جائیں تو کبھی فوراً اور کبھی بعد میں ان کی ایسی تاثیر وفوائد دیکھنے میں آتے ہیں کہ جن سے نہ صرف شفائے امراض اور مشکلات کا حل اور دیگر مسائل سے چھٹکارا مل جاتا ہے بلکہ ایمان بھی تازہ ہوجاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں بے شمار ایسے علمائے دین اور عاملین موجود ہیں جو فی سبیل اللہ قرآنی آیات اور احادیث سے ثابت وظائف وتسبیحات کے ذریعے سے دکھی انسانیت کی خدمت کررہے ہیں اور خصوصاً ان لوگوں کے لئے اللہ کی رحمت خاص اور فضل وکرم سے بہت مددگار معاون ثابت ہورہے ہیں، جو خود عدم واقفیت اور جہالت کے باعث وظائف واوراد کا کماحقہٗ اہتمام نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے روحانی عاملین کی کوشش قبول فرمائے اور انہیں اجرو ثواب عطا فرمائے۔ آمین

عاملین کے علاوہ عام افراد بھی اگر درود شریف اور تسبیحات کی مداومت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں اور ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتوں کو بھی موثر بنادیتے ہیں۔ جب کوئی بندہ اللہ رب العزت کے حضور عجز وانکساری اور عبادت گزاری کے ساتھ تسبیح و تہلیل اور دعاؤں کا اہتمام کرے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو مستجاب الدعوات لوگوں میں شامل کرلیتے ہیں۔

شفایابی کے چندواقعات

ذیل میں چندواقعات ومشاہدات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو محض تائید ایزدی اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت سے وقوع پذیر ہوئے۔ بندے کی والدہ انتہائی نیک، دین دار اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ انہوں نے پہلے لاہور میں اور بعد میں راولپنڈی منتقلی کے بعد، بہت سارے بچوں بچیوں کو قرآن پڑھایا۔ ہمارے والد کے انتقال کے بعد سے وہ مسلسل تسبیح وتہلیل میں مشغول رہتی تھیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ وصف عطا فرمادیا تھا کہ اکثر انہیں خواب کے ذریعے اپنے دور اولاد کی تکلیف وپریشانی کا علم ہوجاتا تھا۔ اپنی والدہ کو مسلسل تسبیحات میں مشغول دیکھ کر اور والد کے انتقال (۱۹۷۳ء) کے بعد سے اس بندے نے بھی اوراد ودرود کو اختیار کرلیا اور تب سے اب تک الحمد للہ تسبیحات وادعیاء کے تواتر نے ایک ایسا وصف پیدا فرمادیا کہ کبھی اس شغل میں تعطل ہوجائے تو یوں لگتا ہے کہ جیسے کچھ کھو گیا ہو۔

کینسر کے مریض کی شفایابی

یہ ذکر ہے ان دنوں کا جب ہم ملک شام میں پاکستانی سفارت خانے میں متعین تھے۔ وہاں ایک مقامی فرد صفائی ستھرائی کے کاموں پر مامور تھا۔ ایک دن وہ آفس آیا تو وہ بہت رنجیدہ وپریشان تھا۔ استفسار پر اس نے بتایا کہ اس کا ایک شیرخوار بچہ بیمار ہے اور ڈاکٹر نے اسے سرطان کے عارضے میں مبتلا ہونے کی خبر دی ہے۔ بندے کے علم میں ایک وظیفہ موذی امراض سے شفایابی سے متعلق تھا جو کہ حسب ذیل ہے:

عام حالات میں یہ درود پاک اول وآخر ۳ مرتبہ پڑھیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّ دَوَاءٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ.

اور درمیان میں سات بار سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ اور تین بار سورہ اخلاص پڑھیں اور اس کا ثواب حضرت علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی رحمہ اللہ کو بخشیں اور مریض پر دم کریں نیز اگر مرض پرانا ہو اور شدت اختیار کر

گیا ہو تو مذکورہ درود شریف اوّل و آخر سو (۱۰۰) بار پڑھیں۔ متعلقہ شخص نے اس وظیفے کی پابندی کی اور الحمدللہ اس کا بچہ چند ماہ میں صحت یاب ہو گیا۔

بے روزگار کو تین دن میں ملازمت مل جانا

شام میں قیام کے دوران ہی ایک پاکستانی اہل کار اپنے بچے کی ملازمت نہ ہونے پر پریشان تھے۔ ان کا بیٹا پاکستان میں اپنی تعلیم مکمل ہونے کے بعد بے روزگار تھا۔ دعا کے ساتھ انہیں ایک وظیفہ پڑھنے کے لئے بتایا گیا۔ وہ وظیفہ حسب ذیل ہے۔

آدھی رات کے وقت باوضو گھر یا مسجد کے صحن میں تین بار سجدہ کر کے ہاتھ اٹھا کر سو بار اسم مبارک الوہاب پڑھیں۔ ۳ دن یا ۷ دن تک یہ عمل کرتے رہیں۔ پریشان حال شخص نے یہ وظیفہ پڑھا اور وظیفہ مکمل ہوتے ہی ان کے صاحبزادے کو ملازمت مل گئی۔

بچہ کی نظر بد کا علاج

شام سے واپس آنے کے بعد ہم ایک بار بذریعہ ٹرین کراچی سے اسلام آباد آرہے تھے۔ رات کے وقت ہمارے کمپارٹمنٹ کے ساتھ والے کمپارٹمنٹ میں ایک شیر خوار بچہ مسلسل روئے جارہا تھا۔ بچے کے والدین جتن کرتے رہے مگر بچہ خاموش نہ ہوا۔ ہر طرف سب لوگ پریشان تھے، پھر معاً خیال آیا کہ شاید بچہ کو نظر لگ گئی ہو اس لئے کیوں نہ اس پر نظر بند سے حفاظت کا دم کردیا جائے۔ اس بچے پر آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھے اور بچے کا تصور کرتے ہوئے اپنی نشست پہ بیٹھے بیٹھے بچے کی سمت پھونک ماردی۔ ایسا کرنا تھا کہ بچہ یکدم خاموش ہو گیا اور پھر وہ بچہ پرسکون نیند سو گیا۔ ہم ایک بار پھر دفتری احکامات کے تحت باہر گئے۔ اس بار ہماری تعیناتی پاکستانی سفارت خانے مسقط (عمان) میں ہوئی۔ وہاں بھی اللہ کی رحمت سے بہت سے لوگوں کا بھلا ہوا۔

ایک بار سفارت خانے کے پاکستانی سیکورٹی گارڈ کے سر میں شدید درد ہوا، وہ احقر کے پاس آیا تو احقر نے یہ دعائیں پڑھ کر اس پر دم کیا۔ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ. (سورہ واقعہ:۱۹) ۳ بار۔

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (سورہ تغابن:۱) ۳ بار

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا. (سورہ بنی اسرائیل:۱۰۵) ۳ بار

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا. (سورہ رعد:۱۶) ۳ بار (اعمال قرآنی)

داڑھ کے شدید درد میں شفاء کا عمل

ایک شخص جو کہ داڑھ کے درد کی شدت کی وجہ سے سخت بے چین تھا، مریض کو کہا کہ وہ متاثرہ داڑھ کو داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے پکڑے اور بات کرتے وقت بھی اسے مت چھوڑے، پھر سورہ فاتحہ ۷ بار مع بسم اللہ پڑھے اور مریض سے پوچھے کہ اس کا نام کیا ہے؟ مریض نے اپنا نام بتادیا، پھر سورہ فاتحہ ۷ بار مع بسم اللہ پڑھی اور اس کی والدہ کا نام دریافت کیا۔ مریض نے والدہ کا نام بتایا تو سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ۷ بار پڑھی اور مریض سے سوال کیا کہ اسے کہاں درد محسوس ہو رہا ہے؟ مریض نے جواب دیا کہ اسے داڑھ میں درد ہو رہا ہے۔ ایک بار پھر ۷ بار سورہ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھی اور مریض سے اس کی عمر کی بابت سوال کیا۔ مریض نے اپنی عمر بتادی۔ ایک بار پھر سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ۷ بار پڑھی اور مریض سے پوچھا کہ کیا اس کی داڑھ کا درد اللہ کے حکم سے ٹھیک کردوں؟ مریض نے اثبات میں جواب دیا۔ ایک بار اور سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ۷ بار پڑھی اور مریض کو دم کیا اور اسے ہدایت کی کہ جاؤ آرام کرو بلکہ کچھ دیر کے لئے سو جاؤ۔ انشاء اللہ درد جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا۔ ابھی اسے یہ ہدایت دی ہی تھی کہ وہ تیزی سے اٹھا اور خوشی سے جھومتے ہوئے بولا کہ اسے محسوس ہو رہا ہے جیسے کسی نے درد کش انجکشن لگا دیا ہے۔ اللہ اللہ یہ ہے قرآنی سورتوں کا اعجاز جو بڑی سے بڑی اور سخت سے سخت تکلیف اور مشکل کو رفع کردیتا ہے۔

استخارہ مشکلات سے چھٹکارا

مسقط میں ایک دتہ نامی شخص گزشتہ ۳۰ یا ۳۵ سال سے گاڑی میں اسکول کے بچوں اور دفتر کے لوگوں کو پک اینڈ ڈراپ کیا کرتا تھا۔ عمانی قوانین کے مطابق کوئی غیر ملکی یہ کام نہیں کرسکتا تھا۔ اپنی گاڑی سے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت صرف عمانی شہریوں کو حاصل تھی۔ ایک دن اللہ دتہ ایئرپورٹ سے کچھ مزدوروں کو شہر کے اندر لا رہا تھا کہ راستے میں شرطہ

محمد اجمل مفتاحی

(پولیس) نے اسے روک لیا اور عمانی قانون کی خلاف ورزی پر اس کا چالان کر کے گاڑی کو ضبط کرلیا۔ اللہ دتہ کے روزگار کا واحد ذریعہ اس کی گاڑی تھی۔ ضبط ہوجانے پر وہ بہت پریشان ہوا۔ اسے یہ بھی فکر لاحق تھی کہ کہیں اسے قانون کی خلاف ورزی کی پاداش میں جیل نہ بھیج دیا جائے یا پھر اسے پاکستان واپس نہ بھیج دیا جائے۔ خیر بعد از جرمانہ، معاملہ حل ہوگیا اور اسے گاڑی واپس مل گئی۔ لیکن اللہ دتہ کو یہ فکر لاحق تھی کہ اگر اس نے گاڑی سے دوبارہ اپنا کاروبار شروع کیا تو دوبارہ اس کی پکڑ ہوسکتی ہے۔ اس لئے اس نے اپنی اس گاڑی کو فروخت کر کے نئی گاڑی خریدنے کے بارے میں سوچا مگر وہ شش و پنج میں تھا کہ کیا کرے۔ بالآخر اس نے کسی اللہ والے سے کہا کہ اس کے لئے استخارہ کریں کہ پتہ چل سکے کہ پرانی گاڑی فروخت اور نئی گاڑی خریدی جائے یا نہیں۔ چنانچہ دو استخارے کئے۔ ایک پرانی گاڑی بیچنے سے متعلق اور دوسرا نئی گاڑی خریدنے کے لئے۔ اول الذکر استخارہ کیا تو اشارہ ملا کہ پرانی گاڑی کو فروخت کردینا درست ہے لیکن جب نئی گاری نہ خریدے وہ گاڑی نہ خریدنے کی صورت میں کہاں سے کمائے گا اور کہاں سے کھائے گا۔ اسے بتایا گیا کہ گاڑی کے نہ خریدنے میں ضرور کوئی مصلحت ہوگی کیوں کہ اللہ تعالیٰ غیب کا حال جانتا ہے مگر اللہ دتہ کو فکر معاش نے مجبور کیا اور اس نے جلد ہی نئی گاڑی خرید لی۔ اس نے ہمیں فون پر نئی گاڑی خریدنے کی نوید سنائی اور کہا کہ وہ ہمیں اگلے دن دفتر ڈراپ نہیں کر سکے گا کیوں کہ وہ نئی گاڑی کی رجسٹریشن کرانے کے لئے جائے گا۔ چنانچہ اگلے روز ہمیں پک (Pick) کرنے نہیں آیا۔ ہم اپنے سفارت خانے دوسرے انتظام سے پہنچے اور اپنے کام میں مشغول ہوگئے۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ہمارے پاس اللہ دتہ کے بیٹے کا فون آیا، وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ دتہ کا انتقال ہوگیا۔ وہ رجسٹریشن کے دفتر میں موجود تھا کہ اسے ہارٹ اٹیک ہوا اور پھر وہیں اس دار فانی سے رخصت ہوگیا۔ یہ خبر جہاں سخت رنج و غم کا باعث بنی وہاں یہ گتھی بھی سلجھی کہ نئی گاڑی نہ خریدنے کا اشارہ استخارے میں کیوں آیا تھا کیوں کہ نئی گاڑی سے کاروبار اس کے نصیب میں نہ تھا اور دوسرے نقطہ یہ تھا کہ استخارے کے بعد مشورے کے برعکس کام کیا جائے تو کسی صورت فائدہ نہیں ہوتا۔

استخارہ کرنے کا طریقہ

دو رکعت نماز نیت استخارہ کی کی جائے کہ پہلی رکعت میں جب سورہ فاتحہ پڑھیں تو اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پہ پہنچ کر اس کی تکرار شروع کردی جائے۔ یہاں تک کہ پورا وجود دائیں یا بائیں جانب مڑ جائے اور اسی تکرار کے دوران وجود دوبارہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے اور پھر دونوں رکعتوں میں سورہ اخلاص پڑھ کر نماز ختم کرلی جائے۔ اگر آپ کا جسم دائیں طرف مڑ جائے تو یہ مثبت اشارہ سمجھا جاتا ہے جب کہ بائیں طرف مڑنے کو منفی اشارے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ایک بار دورانِ سفر ہمیں پتے کے درد کی شدید تکلیف ہوئی، ہمیں اسپتال میں داخل کرلیا گیا۔ ڈاکٹر نے پتے میں پتھری کی تشخیص کی اور آپریشن کے ذریعے پتہ نکالنے کو کہا۔ تکلیف اس قدر زیادہ تھی کہ فوری طور پر سرجری ضروری تھی۔ چنانچہ جس روز ہماری سرجری ہونی تھی اس روز صبح ہی سے ہم نے درود شریف، آیاتِ شفاء، درود شفاء، چاروں قل اور مزید کچھ آیات امراض سے شفاء سے متعلق پڑھنا شروع کردیں، جس سرج کو ہمارا آپریشن کرنا تھا وہ غیر مسلم تھا اور اس کا معاون ایک عراقی ڈاکٹر تھا۔ ڈاکٹر نے ہمیں بے ہوش کر کے آپریشن کیا اور پتہ نکال دیا۔ ہمیں جب ہوش آیا تو عراقی ڈاکٹر ہمارے بیڈ کے پاس کھڑا تھا۔ وہ ہماری طرف بڑھا اور مبارکباد دینے کے بعد وہ گویا ہوا کہ "مسٹر کوکب! یہ میری زندگی کا پہلا آپریشن ہے جو اتنی مہارت اور کامیابی کے ساتھ ہوا کہ اس کی مثال نہیں ملتی بلکہ ہندو سرجن اس پر یہ سخت متعجب تھا کہ آپریشن اتنے پرسکون انداز میں ہوا کہ کہیں بھی کوئی مشکل پیش نہیں آئی اور سب سے حیرت کی بات یہ ہوئی کہ دورانِ آپریشن ماسوائے چند قطروں کے خون بالکل ضائع نہیں ہوا۔ اس ہندو ڈاکٹر نے کہا کہ ایسا ہونا اس کے لئے معجزے سے کم نہیں۔ تب ہم نے عراقی ڈاکٹر کو بتایا کہ یہ سب کچھ اللہ کے کلام اور وظائف و دعاؤں کی برکت سے ہوا ہے۔ ہم نے آیاتِ شفا جو کہ قرآن میں موجود ہے اور اکثر و بیشتر روحانی رسائل میں موجود ہیں۔

یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ (۱۰۰ امرتبہ)

یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالشِّفَاءِ یَا بَدِیْعُ (۱۰۰ امرتبہ)

یَاشَافِیَ الْاَبْرَارِ مُقِیْمًا سَدِیْدًا (۱۰۰ امرتبہ)

اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَنِیْ (۱۰۰ امرتبہ)

درود شفاء اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّ دَوَاءٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔ (۱۰۰ امرتبہ) مع اول و آخر درود شریف

☆☆

پانچ مسائل اور سورہ فاتحہ کے ذریعہ ان کا حل

سورہ فاتحہ قرآن مقدس کی وہ سورت ہے جس کی تلاوت سب سے زیادہ دنیا میں کی جاتی ہے، اس کے فضائل وکمالات احادیث مبارکہ میں جابجا بیان کئے گئے ہیں۔ اولیائے کرام نے بھی اس کے بہت سے عملیات بیان کئے ہیں جو کہ تیر بہدف ہیں۔ ذیل میں پانچ ایسے مسائل جو کہ زندگی کو دشوار بنا دیتے ہیں ان کے حل کے لئے سورہ فاتحہ کے وظائف اور نقش کے ذریعے حل پیش کیا جاتا ہے۔

جانی و مالی دشمنی سے نجات کے لئے : ایسے دو دوست، عزیز یا محلہ دار جن کے مابین کسی غلط فہمی کی بنا پر دشمنی پیدا ہوگئی ہو، دلوں میں کدورت اور نفرت کے باعث دونوں ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے ہوں اور کسی طرح بھی دشمنی ختم کرنے پر آمادہ نہ ہوتے ہوں، صلح کے لئے دونوں میں سے کوئی بھی پہل کرنے ک لئے تیار نہ ہو تو اس مقصد کے لئے کہ دونوں مابین دشمنی کی فضا ختم ہوجائے اور دونوں صلح پر آمادگی کا اظہار کریں، باوضو حالت میں بادام کی چند گریاں لے کر اول آخر تین تین بار درود پاک پڑھیں۔ درمیان میں اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کریں، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے دلوں میں محبت واخوت کے جذبات ایک دوسرے کے لئے پیدا کردے۔ اس کے بعد بادام کی یہ گریاں ان دونوں کو کھلا دیں۔ بفضل باری تعالیٰ چند یوم کے عمل سے دونوں کے مابین محبت پیدا ہوجائے گی اور دونوں صلح کی طرف پیش رفت کریں گے اور دشمنی کو ختم کرنے پر آمادہ ہوجائیں گے۔

تلخ مزاجی اور بد زبانی سے نجات کے لئے : اگر کسی کا دشمن بہت بدزبان ہو، کسی بھی طرح بدزبانی کرنے سے باز نہ آتا ہو، جب بھی سامنا ہوگا گالی گلوچ سے کام لیتا ہو، ایسے دشمن کی طرف سے بہت پریشانی لاحق ہو، سمجھانے سے بھی کسی کی نہ سنتا ہو تو ایسے دشمن کی زبان بندی کرنے کی غرض سے بنولے کے اکیس دانے لے کر باوضو حالت میں اول وآخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ درمیان میں اکیس مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کریں اور ان کو دشمن کے مکان کی دیوار میں اس طرح دبا کر دفن کریں کہ دشمن کو اس کی خبر نہ ہو۔ بفضل باری تعالیٰ مرتے دم تک دشمن بدگوئی نہ کرے گا اور بدزبانی کرنے سے باز آجائے گا۔

بڑے سے بڑے قرضے سے خلاصی کے لئے : اگر کوئی قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہو، قرض کی ادائیگی کی بظاہر کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو، جب کہ قرض خواہ اسے حد سے زیادہ تنگ کرتا ہو اور کسی طرح بھی مہلت دینے کے لئے آمادہ نہ ہوتا ہو، قرض خواہ کے سختی کے ساتھ تقاضوں سے بہت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اول وآخر سات سات مرتبہ درود پاک پڑھے اور درمیان میں پچیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو انشاء اللہ تعالیٰ چالیس یوم کے اندر اندر قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا ہوں گے (حتی الامکان معاصی سے اجتناب کریں کیوں کہ معاشی تنگی کی بڑی وجہ ارتکاب معصیت ہے)

کمر مہروں اور جوڑوں کے درد سے نجات کے لئے : سردی کے موسم میں موسمی اثرات کے باعث ہونے والے کمر درد سے افاقہ حاصل کرنے کے لئے باوضو حالت میں شیشے کی پلیٹ پر ایک مرتبہ سورہ فاتحہ لکھ کر روغن بلسان خالص سے، اس کو پانی کی طرح دھو لیں۔ پھر اس تیل پر ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر کسی شیشی میں تیل محفوظ کرلیں۔ کمر درد ہونے کی صورت میں اس تیل کی خوب اچھی طرح مالش کریں۔ انشاء اللہ درد سے آرام ہوجائے گا۔

بری نظر سے حفاظت کے لئے : نظر بد سے بچاؤ کے لئے ذیل میں دیا ہوا نقش مبارک فوری اثر دکھاتا ہے۔ اس کو بازو پر باندھنے یا گلے میں تعویذ کی طرح لٹکانے سے بری نظر کا اثر زائل ہوجاتا ہے۔ اگر کسی کو نظر بد لگی ہوئی ہو اور وہ اس کا شکار ہو کر کسی مرض میں مبتلا ہوگیا ہو اور اسے کسی طرح قرار نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں چاہئے کہ باوضو ہو کر سورۂ فاتحہ کا نقش مبارک لکھ کر اس پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرے، پھر اسے بازو پر باندھے یا گلے میں ڈال دے۔ بفضل باری تعالیٰ نظر بد کا اثر فوری طور پر جاتا رہے گا اور نظر بد سے آزاد ہوجائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم الله	بسم الله	الرحمن	الحمد لله	رب العلمين
الرحمن الرحيم	مالك	يوم الدين	اياك نعبد	و اياك نستعين
اهدنا الصراط	المستقيم	صراط الذين	انعمت	عليهم
غير المغضوب	عليهم	ولا	الضالين	آمين

☆☆☆

برائے عداوت، دشمن کو نقصان پہنچانا

دشمن سے حفاظت کا عمل

از تحریر : صوفی ظفر محمد

دشمن سے محفوظ رہنے اور دشمن کا زور توڑنے والا مجرب عمل

عبارت عمل : یَامُذِلُّ

ترکیب عمل : اسم اعظم کو جب آپ مجبور ہوں دشمن جان مال عزت پر حملے کرنے لگ جائیں تو اس عمل کو کریں اس کا طریقہ یہ ہے عمل سے تین دن قبل گوشت اور گوشت سے بننے والی اشیا کھانا چھوڑ دیں پھر رات کو گیارہ بجے یا دن گیارہ بجے علیحدہ جگہ یا قبرستان میں کوئی جگہ مقرر کریں جہاں کوئی آتا جاتا نہ ہو چھت نہ ہو باوضو ہو کر تین بار آیت الکرسی پڑھ کر اپنا حصار کریں پھر دشمن کا تصور کر کے چودہ بار یہ اسم پڑھیں منہ آسمان کی طرف رکھیں تعداد پوری ہونے پر دشمن کی بربادی کا تصور کر کے اس کے سینہ پر دم کریں بعد میں دعا کریں یا الٰہی اس سے محفوظ رکھ یہ طریقہ گیارہ رات کریں عمل سے پہلے سوا کلو گوشت ویران جگہ یا قبرستان کے درختوں میں تھوڑا تھوڑا ڈال دیں۔ گھر آکر نمکین مٹھائی یا کوئی پھل بچوں کو تقسیم کریں یہ عمل ہر تین دن بعد کریں، اس عمل کے کرنے سے دشمن کو اپنی پڑ جائے گی دشمن بھول جائے گا، لیکن پھر بتایا جاتا ہے جائز جگہ کریں، جلالی اسم اعظم کسی عامل سے اجازت لے لیں تو زیادہ بہتر ہے، جو عمل کر کے تھک گئے اور ظالم کا کچھ نہ بگڑا، وہاں سے غیبی امداد پہنچے گی آپ حیران ہوں گے۔ قمر درعقرب میں زیادہ بہتر ہے۔ روحانی تقویم سے معلوم کر سکتے ہیں۔

ظالم سے بدلہ لینے کے لئے جو دشمن سے لڑ نہ سکے

عبارت عمل : کر قلام الم تر کیف

ترکیب عمل : یہ پڑھائی قمر درعقرب میں ساعت مریخ میں شروع کرے دشمن کے گھر کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر باوضو ہو کر تعداد چار ہزار چار سو چوالیس بار روزانہ، بعد میں دشمن کے گھر اور سینہ پر دم کر دیا کریں۔ آخر میں دعا کریں الٰہی فلاں سے نجات عطا فرما عمل سے پہلے دو کلو گوشت دریا میں ڈالیں یا ویران مقام درختوں کی جڑوں میں تھوڑا تھوڑا ڈال دیں گھر آکر کپڑے تبدیل کریں۔ پھر عمل شروع کریں، اکیس دن میں دشمن کو اپنی پڑ جائے گی، دشمنی بھول جائے گا، لیکن جائز جگہ کریں کسی پر ناجائز کریں گے تو کلام کے موکل آپ کو بیمار اور پریشان کر دیں گے۔ ہر سات دن بعد صدقہ دیتے رہیں یہ عمل دین کے دشمنوں کے لئے آب حیات ہے۔

دشمن کو تباہ و برباد کرنے کے لئے جو باز نہ آتا ہو

عبارت عمل : تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ

ترکیب عمل: ذیل کی آیت مبارک سے کام لینے کے لئے تین دن پہلے پرہیز جلالی جمالی شروع کر دیں ہر نماز کے بعد ایک ہزار بار استغفر اللہ پڑھیں اور ایک تسبیح درود شریف پڑھنا شروع کر دیں پھر زوال کے وقت دشمن کی طرف منہ کر ذیل کی پڑھائی تین ہزار ایک سو پچیس بار ورد کریں آخر میں دشمن کا نام لے کر اس سے نجات ہو، سینہ پر اور دماغ پر دم کریں اس کے بعد تین بار سورہ اخلاص اور تین بار سورہ فاتحہ اور تین بار درود شریف پڑھ کر جو مسلمان فوت ہو چکے ہیں ان کی روح کو ایصال ثواب کریں پھر اٹھ کھڑے ہوں اپنا کام کاج کریں، ہر تیسرے دن مٹھائی لا کر بچوں میں تقسیم کریں ثواب تمام موکلات اور سرکار دو عالم ﷺ کہہ کر بچوں میں تقسیم کریں یہ طریقہ اکتالیس رات کریں دشمن کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اس کا مال جائیداد خطرے میں پڑ جائے

گا، لیکن وہاں عمل کریں جہاں شریعت اجازت دے۔ جادوگر کاہن کالے علم والے سے نجات پانے کے لئے یہ عمل آب حیات ہے۔

ظالم یا دشمن دین کو محلہ سے نکالنے کے لئے مجرب منتر

عبارت عمل : بارہ ماہ تیراں رائی جنوں بھوتوں کی کھدیڑ رچائی اٹھیا ہرمنت سنگ جینے ٹیسن دھرائی فلاں دفع شد

طریقہ عمل : روزانہ رائی آدھی چھٹانک پر عبارت عمل پانچ سو بار زوال کے وقت پڑھیں علیحدہ جگہ قبرستان میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے پڑھنے کے بعد کوئیں میں ڈال دیا کریں ویران کنواں ملے تو زیادہ بہتر ہے اگر کنواں نہ ملے تو دشمن کے دروازے پر ڈال دیں اسی وقت جا کر ڈالیں یہ طریقہ اکیس دن کریں عمل سے پہلے اور ساتویں دن سوا کلو گوشت قبرستان کے درختوں کی جڑوں میں ڈال دیا کریں گوشت ڈالنے کے بعد گھر آ کر غسل کریں کپڑے تبدیل کریں اور دو نفل ایصال ثواب مومنین مومنات اور مسلمین مسلمات ادا کر کے ایک تسبیح درود شریف پڑھ کر ہدیہ رسول پاک ﷺ اور آل رسول ﷺ کریں یہ جلالی عمل ہے باپرہیز کریں تاکہ رجعت نہ ہو لیکن جہاں شریعت اجازت دے وہاں یہ عمل کریں ناجائز سے بچیں ورنہ سخت پریشانی اٹھانی پڑے گی اگر قمر در عقرب میں کریں تو زیادہ بہتر ہے یہ آپ کو روحانی تقویم میں بآسانی مل جائے گی۔

دو آدمیوں میں جدائی لڑائی فساد ڈالنے کے لئے

عبارت عمل : یَارَفْتَمَائِیلُ یَا سَرْکَمَائِیلُ یَا اَرْحَمَا کِیْلُ یَا دَرْدَائِیلَ بِحَقِّ وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَوَاۃَ وَالْبَغْضَاءَ عَدَاوَتَ اُفْتَدْ درمیان فلاں و فلاں جُدائی

طریقہ عمل : اس عمل کا عامل ہونے کے لئے پہلے اکیس رات عبارت عمل ایک سو آٹھ بار روزانہ زوال رات ۱۲ بجے پڑھا کریں روزانہ پاؤ گوشت ویران جگہ پر ہدیہ عمل مؤکلات ڈال دیا کریں اور ساتویں روز دو ایک کلو مٹھائی لے کر مؤکلات کلام اور آقائے دو عالم ﷺ کو ہدیہ کریں پھر بچوں میں تقسیم کر دیا کریں چلہ کے بعد سات بار کسی نماز کے بعد ورد رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔ ضرورت کے وقت زوال کے وقت ایک سو بار پڑھیں پرانی مٹی قبر کی لیکر دم کر کے دشمنوں کے دروازے پر ڈال دیں اور عبارت عمل لکھ کر پرانی قبروں کے درمیان دفن کرا دیں لیکن پڑھائی اکیس رات کرنی ہے اور ایصال ثواب بھی، ساتویں دن گوشت بھی ویران جگہ ڈالیں جہاں کوئی عمل نام کام ہو وہاں یہ کریں لیکن جائز جگہ دین دشمن دور کرنے کے لئے یہ عمل ظاہر کیا گیا ہے کسی مسلمان کو تنگ نہ کریں ورنہ مؤکلات زندہ نہیں چھوڑیں گے کسی کالے علم والے نے تنگ کر رکھا ہو تو اس کی تباہی کے علاوہ اس کا عمل بھی ناکارہ اس عمل کے کرنے سے ہو جائے گا لیکن باپرہیز پڑھائی کریں۔

دشمن کا عمل ناکارہ کرنا اور اپنے جسم اور گھر کی حفاظت کا عمل

عبارت عمل : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : اللہ میرے دم میں محمد مصطفیٰ ﷺ میرے کم میں اللہ پاک کرم کرے گا اک گھڑی دم میں

طریقہ عمل : اوپر والا عمل صبح شام گیارہ بار پڑھ کر اپنی انگلی پر دم کر کے اپنے چاروں طرف پھیر لیں اور جسم پر پھونک ماریں اور گھر کا تصور کر کے پھونک ماریں یہ عمل روزانہ کریں اگر یہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کریں تو زیادہ بہتر ہے مخالف کوئی بھی عمل کر کے نقصان کی کوشش کرے گا تو اس کی کوشش ناکام رہے گی۔ ہر جمعرات ایصال ثواب اپنی ہمت کے مطابق کرتے رہیں۔

دشمن سے حفاظت چور ڈاکو سے حفاظت جادو ٹونے کا حملہ روکنے کے لئے مخالف کا زور توڑنا

عبارت عمل : یٰمَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ○

طریقہ عمل : یہ آیت مبارک سورہ فاتحہ شریف کی ہے ہر نماز کے بعد اکیس بار پڑھ کر چاروطرف دم کر کے کھڑے ہو کر دوبارہ اوپر اور نیچے دم کریں پھر ہاتھوں پر پھونک مار کر جسم پر ہاتھ پھیر لیں کسی کی مجال نہیں جن بھوت چڑیل جسم پر ہاتھ لگا سکے۔ عامل حضرات کے لئے یہ آب حیات ہے بغیر چلہ کا عم جسے ہر ان پڑھ جاہل پڑھ سکتا ہے کیونکہ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اس کلام میں یہ آیت ہے۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
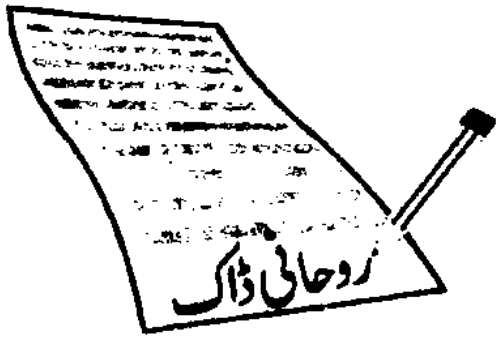
ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اصلاح کی گزارش

سوال از: کے۔عبدالباری ــــــــــــ چنئی، تملناڈو

امید کہ آپ بخیر ہوں گے، چند گزارشات ہیں، ازراہ کرم اگلے قریبی شمارے میں اشاعت کریں، میں تقریباً ۲۰ سال سے مسلسل آپ کے رسالے کا قاری ہوں۔

سوال نمبر ایک، ۴ر اگست ۲۰۱۷ء کے روحانی ڈاک کے صفحہ نمبر ۲۰ میں سورۂ فاتحہ کا نقش درج ہے، اسی شمارہ میں صفحہ نمبر ۵۸ میں سورۂ فاتحہ کا نقش درج ہے۔ جس میں خانہ نمبر ۱۳ اور ۱۴ میں عدد ۱۷۲۳ ہی درج ہے، کیا طباعت کی غلطی ہے یا حاضرات کے لئے یہ ہی درست ہے۔ اسی شمارہ میں صفحہ ۸۷ پر فالنامہ میں نمبر ۲۰ کا فال درج نہیں ہے اگر اس کی اصلاح ہوچکی ہے تو شمارے کا سال اور ماہ درج کریں، دوبارہ اصلاح کریں تو عین نوازش ہوگی۔

نمبر سوال ۲۔ سورۂ یٰسین کے ہر مبین کے بعد کسی اسماء الحسنیٰ یا کسی دعائیہ قرآنی آیت کا ذکر ورد کرنا چاہیں تو ان کے اعداد کے مطابق گنتی کرنا ہے، یا جتنا چاہے اتنی مرتبہ کرسکتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۔ قرآن کی آیات قطب "ثُمَّ اَنْزَلَ سے بِذَاتِ الصُّدُوْر اور سورۂ فتح کی آیتیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے آخرت تک ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہے یا اس کی مخصوص گنتی ہے۔ اس ذکر کو پڑھنے کے لئے آپ چنئی کے دورہ میں تلقین کئے تھے تفصیل بھول چکا ہوں، ازراہ نوازش اصلاح کریں۔

جواب

اگست ۲۰۱۷ء کے شمارے میں صفحہ ۲۰ پر سورۂ فاتحہ کا جو نقش درج ہے وہی نقش درست ہے، جو نقش اسی شمارہ میں صفحہ ۵۸ پر تحریر ہے اس میں طباعت کی غلطی ہے، اس کی اصلاح کرلیں اور استفادہ کرتے وقت صفحہ ۲۰ والے نقش کو ملحوظ رکھیں۔

اسی شمارہ میں صفحہ ۸۷ پر جو بے نظیر فالنامہ دیا گیا ہے اس کے ۲۰ ویں نمبر کی تفصیل یہ ہے۔

تمہارے دل میں جو آرزو لبی ہوئی ہے اس کے پورا ہونے کا امکان فی الوقت ممکن نہیں ہے، اس آرزو کی تکمیل کے لئے تمہیں تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا۔

اسماء حسنیٰ کا ورد اگر اسم الٰہی کے اعداد کے مطابق ہو تو نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں لیکن اگر کسی بھی خاص وظیفہ میں یا سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے وقت ہر مبین پر ورد کرنے میں کوئی خاص تعداد متعین ہو تو اسی کا لحاظ کریں۔ اگر خود وظیفہ پڑھنے کی خواہش ہو تو اسم الٰہی کو اس کے اعداد کے مطابق پڑھیں۔

اگر آیت قطب کی زکوٰۃ ادا کرنے کی خواہش ہو تو تین دن تک روزانہ اس آیت کو ۱۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ نوچندی جمعرات سے اس کی شروعات کریں، بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو اور تین دن تک روزہ رکھیں اور اس دوران پرہیز جمالی اور جلالی کا اہتمام کریں تاکہ زکوٰۃ قوی سے قوی تر ہوسکے، تیسرے دن ۹ آدمیوں کو کھانا کھلائیں۔ اگر زکوٰۃ ادا کرنے کا خیال نہ ہو تو اس آیت کو روزانہ ۱۱ مرتبہ پڑھنا کافی ہے، سورۂ فتح

کی آیت کی زکوۃ اگر ادا کرنی ہو تو چار سو مرتبہ روزانہ گیارہ دن تک پڑھیں۔ گیارہ دن تک پرہیز جمالی کریں، اس دوران روزے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر زکوۃ نکالنا مقصود نہ ہو تو اس آیت کو روزانہ سات مرتبہ پڑھنا کافی ہے۔

عموی طور پر آیات قرآنی کی زکوۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھا جائے اور ۴۰ دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کی جائے لیکن اکابرین نے بعض آیات کی زکوۃ ادا کرنے کے لئے مخصوص تعداد مقرر کی ہے۔ اس تعداد کو بھی درست سمجھا جائے۔

قرآن حکیم کی آیات کی زکوۃ ادا کرنے کے دوران پرہیز کی تاکید اس لئے کی جاتی ہے تاکہ زبان اور ذہن کثافتوں سے محفوظ رہیں، اللہ کے وہ نیک بندے جن کی روح لطیف ہوتی ہے اور جن کی سوچ وفکر ہر طرح کی آلودگی سے پاک صاف ہوتی ہے اگر وہ پرہیز کو ملحوظ نہ رکھیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ دوران زکوۃ اگر ورد کرنے والے حضرات زبان سے متعلق جو گناہ ہوں جیسے جھوٹ، غیبت، تہمت، لعن طعن، فضول باتیں وغیرہ ترک کردیں تو ورد کا اثر دوبالا ہو جاتا ہے اور زبان میں ایسی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو صاف طور پر ورد کرنے والے کو محسوس ہوتی ہے۔ آج کل زبان سے نکلے ہوئے اچھے الفاظ بھی غیر مؤثر ہی ہوتے ہیں کیوں کہ جس زبان سے ہم ذکر الٰہی کرتے ہیں وہ زبان عموی طور پر مختلف معاصی کا شکار رہتی ہے، اسی لئے زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اور دعائیں مؤثر ثابت نہیں ہوتیں۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

ہائے یہ غلطیاں!

سوال از: مبین احمد ——————— مدراس

اگست ۲۰۱۹ء کے شمارہ صفحہ نمبر ۶۸ پر آیات کے اعداد درج ہیں مگر درمیان میں آیت جس کی گنتی ۳۷۹۹ ہے اس کی آیت درج کریں، غلطی سے چھوٹ گئی ہے۔

جواب

کتنی بھی احتیاط برتو پھر بھی انسان، انسان ہی ہے، کچھ نہ کچھ غلطی ہو ہی جاتی ہے۔ ہم پر احسان ہے آپ جیسے لوگوں کا کہ آپ طلسماتی دنیا کا مطالعہ گہرائی کے ساتھ کرتے ہیں اور ہماری غلطیوں سے ہمیں آگاہ کردیتے ہیں اور اللہ کی دی ہوئی توفیق سے ہمیں اپنی غلطیوں کی اصلاح کا موقع عطا ہو جاتا ہے۔

اگست ۲۰۱۹ء کے شمارے میں "برائے صلح ومحبت کا مجرب عمل" عنوان سے جو مضمون شائع ہوا تھا، اس میں اور بھی ایک غلطی تھی جس کی وجہ سے مثالی نقش غلط بنا تھا اور جو آیت چھوٹ گئی تھی وہ یہ ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ . اس آیت کریمہ کے اعداد ۳۸۰۹ ہیں لیکن مذکورہ مضمون میں اس آیت کے اعداد ۳۷۹۹ لکھے گئے ہیں، گویا کہ ۱۰ کم لکھے گئے ہیں، اس لئے مثالی نقش میں غلطی ہوگئی ہے۔ برائے مہربانی اس کی اصلاح کر لیجئے۔

اب تفصیل نقش کی صورت یہ رہے گی۔

نام طالب مع والدہ اعداد ۲۳۷

نام مطلوب مع والدہ ۳۰۱

اعداد آیت وَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۸۸۱

اعداد آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُم عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۳۸۰۹

اعداد آیت: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۱۰۸۲

اعداد جلب قلب ۱۶۷

میزان ۶۴۷۷

تفریق ۶۰

تقسیم ۴

حاصل تقسیم ۱۶۰۴

خانہ اول میں ۱۶۰۴ رکھ کر ہر خانہ میں دو دو کا اضافہ ہوگا، نقش میں چونکہ تکسیر آرہی ہے اس لئے ۱۳ ویں خانہ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۶۳۵	۱۶۰۸	۱۶۱۴	۱۶۲۰
۱۶۱۲	۱۶۲۲	۱۶۳۳	۱۶۱۰
۱۶۲۳	۱۶۱۸	۱۶۰۴	۱۶۳۱
۱۶۰۶	۱۶۲۹	۱۶۲۶	۱۶۱۶

دیکھئے میزان ہر طرف سے ۷۷۶۴۷ آئے گی۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴
۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷

برائے صلح اور برائے محبت باہمی کے لئے یہ فارمولہ چونکہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے اس لئے ہم نے ایک بار پھر اس طریقہ کی وضاحت کردی ہے اور اپنی غلطیوں کی اصلاح بھی کردی ہے تاکہ استفادہ کرنے والے لوگ صحیح طور پر استفادہ کرسکیں، نقش کے مؤکلین کے نام وغیرہ اگست ۲۰۱۹ء کا شمارہ دیکھ کر درج کرلیں۔

اظہار معذرت

محمد اجمل مفتاحی

سوال از: (ایضاً)

اسی شمارہ میں صفحہ نمبر ۶۷ پر سورہ سجدہ کے اعداد ۱۱۳۳۳۲ ہے مگر اس نقش کی میزان ۱۱۰۴۶۳ آرہی ہے۔ ازراہ کرم اس کی وضاحت اور چال عرض عنایت ہو۔

جواب

سورہ سجدہ کے اعداد ۱۱۳۳۳۲ ہیں اور مذکورہ شمارہ میں جو نقش دیا گیا ہے وہ اصولی طور پر غلط ہے۔ دراصل یہ مضمون کسی اور قلم کار کا تھا جس کی صحیح معنوں میں تصحیح نہ ہوسکی اس کے لئے بھی ہم آپ سے اور تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں۔ صحیح نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۲۶۵۴	۲۲۶۷۹	۲۲۶۷۳	۲۲۶۶۶	۲۲۶۶۰
۲۲۶۶۷	۲۲۶۶۱	۲۲۶۵۵	۲۲۶۷۵	۲۲۶۷۴
۲۲۶۷۶	۲۲۶۷۰	۲۲۶۶۸	۲۲۶۶۲	۲۲۶۵۶
۲۲۶۶۳	۲۲۶۵۷	۲۲۶۷۷	۲۲۶۷۱	۲۲۶۶۴
۲۲۶۷۲	۲۲۶۶۵	۲۲۶۵۹	۲۲۶۵۸	۲۲۶۷۸

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷
۱۴	۸	۲	۲۱	۲۰
۲۲	۱۶	۱۵	۹	۳
۱۰	۴	۲۳	۱۷	۱۱
۱۸	۱۲	۶	۵	۲۴

چونکہ یہ نقش بہت اہم ہے اس لئے اس کی تصحیح ضروری تھی، یہ نقش عورت کے بانجھ پن کو دور کرنے کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہم آپ سے اور تمام قارئین سے اس طرح کی غلطیوں پر معافی چاہتے ہیں۔ دعا کریں کہ رب العزت ہمیں اس طرح کی غلطیوں سے آئندہ محفوظ رکھے اور غلطی ہوجانے پر اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا اور تدبیر

سوال از: الحاج ڈاکٹر محمد شعیب عادل رحمانی ــــــــــ مونگیر

میں طلسماتی دنیا کا لگ بھگ دس سال کا قاری ہوں، ہم ہر ماہ کا سلسلہ لگاتار ہر ماہ مستعدی سے پڑھتا ہوں، مختلف پھولوں کی خوشبو، علاج بالقرآن الحکیم اس دنیا میں ہر وقت اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی رہتی ہیں، یہ وہ راز تھا جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے دنیا میں انسان کی پیدائش کے وقت فرشتوں سے سوال پر فرمایا "جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے ہو" اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

مولانا حسن الہاشمی صاحب اللہ رب العزت کی نوازش ہے کہ آپ کے اندر ظاہری و باطنی تازگی سے آنکھوں میں ٹھنڈک ملتی ہے۔ رب العزت سے استدعا ہے کہ طلسماتی دنیا کے بلند حوصلے کا پرچم صلاح الدین ایوبی فاتح کے حوصلے پرچم کی طرح دنیا بھر میں لہراتا رہے رہتی دنیا تک دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا رہے۔ اگر رسالہ دستیاب نہیں ہوتا تو تشنہ لب ہوجاتا ہوں۔ میں آپ کی رہنمائی کا طالب ہوں، مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے لئے کچھ تعویذات دیں بہت پریشان ہوں۔ دوبار ۲۰۱۴ء میں اور دوسرا ۲۰۱۹ء ر ۲۴ اگست میری طبیعت بحال نہیں رہی، علاج (AHIim) دہلی میں ہوا ہے، میرا چھوٹا صاحبزادہ نظام الدین بستی میں رہتا ہے، بحیثیت امیر کے کام کررہا ہے مگر شادی کے لئے رضامند نہیں

ہوتا۔ شہنشاہ عملیات بدلہ ہوا نام عمر فاروق ہے، ماں شبنم نگار، اس کے لئے کچھ عنایت کیجئے گا بہت ممنون ہوں گا۔ دوسری میری چھوٹی بیٹی شائستہ پروین ماں شبنم نگار ہے، ہمیشہ بیمار رہتی ہے۔ لیور میں شکایت ہے، دوا کھاتی رہتی ہے، مکمل آرام نہیں ملتا ہے۔ میری پیدائش ۱۹۴۴ء۔

۴۔ ۱۔ اسم اعظم اور مفرد عدد کیا ہے مہربانی فرما کر بتا دیجئے گا، میری ماں کا نام خدیجہ بیگم ہے۔

۰۶/۵/۳۰ کو خط روانہ کیا ہوں جواب نہیں ملا، افسوس کا مقام ہے کہ آپ کی فرصت اوقات بہت محدود ہے، پھر بھی رب العزت سے دعا کرتا ہوں، آپ کی عمر دن دوگنی رات چوگنی دے اور دین کے کام میں روشنی کرتے رہیں۔

خدا نصیب کرے آپ کو اتنی شہرت
کہ ہاشمی کے نام کے آگے کسی کا نام نہ ہو

جواب

آپ نے جن تعریفی کلمات اور جس محبت بھرے شعور سے ہمیں نوازا ہے کہ اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور آپ کی اس محبت اور اس عقیدت پر قدر دانی کا اظہار کرتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ رب العزت ہمارے اندر وہ خوبیاں پیدا کر دے کہ آپ جیسے مخلص کا حسن ظن باقی رہے۔

آپ کا مفرد عدد ۳ ہے، آپ کا اسم اعظم "یالطیف" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ فائدے محسوس کریں گے۔

آپ کے بیٹے کے بارے میں معلومات ہوئیں ان کو کسی نفسیاتی ڈاکٹر کو دکھائیں اور اگر کسی حکیم کو بھی دکھالیں تو بہتر ہے، شادی نہ کرنے کی وجوہات مختلف ہوسکتی ہیں اگر یہ خود کو کوئی کمی محسوس کرتے ہیں تو پھر ان کو سنجیدگی کے ساتھ اپنا علاج کرانا چاہئے۔ کیوں کہ شادی انسانی ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہے اور سنت رسول بھی، شادی سے پرہیز کرنا مناسب نہیں ہے۔ آپ روزانہ "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ يَــا هَــادِىُ" ۲۱ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے ان کو روزانہ پلائیں، یہ کام ان کی والدہ بھی کرسکتی ہیں۔ اس عمل کو ۴۱ دن جاری رکھیں۔ اگر شادی میں کوئی دوسری رکاوٹ ہوگی یا ان کے مزاج میں کوئی گڑبڑ ہوگی تو انشاء اللہ اس سے نجات ہوگی اور پھر یہ شادی کے لئے راضی ہو جائیں گے لیکن اگر کوئی اور وجہ ہے تو پھر آپ کے صاحبزادے ہی کو اپنے علاج کے لئے قدم اٹھانا چاہئے۔ زندگی میں قدم قدم پر کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے ہم سب کو اسباب و تدابیر سے بھی دامن نہیں بچانا چاہئے اور دعائیں اور وظیفوں سے بھی وابستگی برقرار رکھنی چاہئے۔ اگر آپ روزانہ بعد نماز ظہر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۴۵۰ مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۳۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں تو انشاء اللہ چند ہی ماہ میں آپ کی تمام رکاوٹیں اور الجھنیں ختم ہو جائیں گی اور آپ قدم قدم پر روحانی سکون محسوس کریں گے۔ شائستہ سے کہیں کہ وہ روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ صبح شام پڑھنے کا معمول رکھے۔

طلسماتی دنیا کے لئے دعا کیجئے کہ یہ چراغ جو جہالت اور گمراہی کا سر قلم کرنے کے لئے روشن کیا گیا تھا یہ زندہ رہے اور یہ حسب معمول اپنے اجالے مسلم سماج میں بکھیرتا رہے اور یہ نوبت نہ آنے پائے کہ آپ جیسے لوگوں کو ہمارے بارے میں یہ کہنا پڑے کہ

جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دوکان اپنی بڑھا گئے

اثرات سے پریشانی

سوال از: مختار احمد ——— ممبئی

مجھے ہر مہینہ میں عجیب سی کیفیت محسوس ہوتی ہے، کوئی کام نہیں ہوتا، رکاوٹ آجاتی ہے، گھر میں کوئی پتھر مارتا، باہر جاتا کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ نام مختار احمد، پانچ سال سے گھر بیچنا چاہتا ہوں بکتا نہیں، پڑوسی بھی صحیح نہیں ہیں اس بندش کا توڑ کر دو مہربانی ہوگی۔

ماں کا نام بی بی جان۔ میں بہت پریشان ہوں۔ بھائی کا نام نور محمد اس کو بھی بہت رکاوٹ آتی ہے، عمر ۴۰ سال ہوگئی ہے، ہم دونوں بھائی پریشان ہیں، بہن کو لقوہ مارا ہے، دونوں کی شادی بھی نہیں ہوتی، لوگ ہمیں باتیں سناتے ہیں، اس کا توڑ کر دو۔

جواب

آپ کے گھر میں آسیبی اثرات ہیں، ان کو دفع کرنے کے لئے اصحاب کہف کا نقش لٹکالیں، انشاء اللہ آسیب سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

الٰهی بحرمة يمليخا مكسلمينا كشفوطط
اذرفطيونس كشافطيونس تبيونس يوانس
بوس وكلبهم قطمير وعلى الله قصد السبيل
ومنها جائر ولو شاء لهدكم اجمعين
برحمتك ياارحم الراحمين.

آپ خود بھی اور آپ کی بہن اور بھائی بھی آسیبی اثرات کا شکار ہیں، بہتر تو یہی ہوگا کہ آپ مقامی کسی عامل سے رجوع کریں اور باقاعدہ اپنا اور اپنے اہل خانہ کا علاج کرائیں۔ اس بارے میں غفلت نہ برتیں ورنہ نقصان پہ نقصان ہوتا رہے گا اور طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوجانے کا اندیشہ رہے گا، گھر میں پتھروں کا آنا بھی جنات اور شیاطین کی شرارت ہے۔ اس سے تو انشاء اللہ آپ کو نجات مل جائے گی۔

ہم نے جو نقش تحریر کیا ہے اس کو خود ہی نقل کرلیں یا پھر عامل یا مسجد کے امام سے نقل کرالیں۔ عوام کی آسانی اور سہولت کے لئے ہم اصحاب کہف کی گھڑی بھی تیار کی ہے جو دفع اثرات اور دفع سحر وجادو میں بہت مؤثر ہورہی ہے اور اس کے آویزاں کرنے سے گھروں کے اثرات رفع ہورہے ہیں۔ فی الحال آپ اسی نقش کو گھر میں لٹکالیں، انشاء اللہ آپ راحت محسوس کریں گے۔ اپنے بھائی اور بہن کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں، اس کو بھی خود نقل کرلیں یا پھر کسی سے نقل کرالیں۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کو چالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے خود بھی پئیں اور اپنے اہل خانہ کو بھی پلائیں، اس کے بعد چالیس دن تک گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کا اہتمام کریں، انشاء اللہ اثرات سے نجات ملے گی اور تندرستی بحال ہوگی۔

جو گھر فروخت کرنا چاہتے ہیں اس گھر میں بیٹھ کر ۴۵ دن تک حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ گھر فروخت ہوجائے گا۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اثرات سے نجات دے اور آپ کی تمام الجھنوں کو رفع فرمادے آمین۔

عمل میں کامیابی اور ناکامی کا مسئلہ

سوال از: عبداللہ جی ــــــــ تمکور

آپ کی روحانی رہنمائی میں روحانی علم وعمل میں اضافہ ہورہا ہے اور طلسماتی دنیا سے بھی برابر علم روحانی میں اضافہ ہورہا ہے مگر یہ رسالہ برابر نہیں مل رہا ہے، وقت بے وقت موصول ہوتا ہے اور کسی مہینہ کا ملتا بھی نہیں ہے۔

استاد محترم "سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍ رَّحِيْم" کا عمل دو مرتبہ مع شرائط کے کرچکا ہوں مگر پہلی بار عمل فاسد ہوگیا، دوسری بار کامیابی کے قریب پہنچ کرنا کام ہوا ہوں اب آپ کی رہنمائی اور نشاندہی پر عمل کررہا تھا، مجھے کامل یقین تھا ضرور کامیابی ملے گی اور کامیابی کے آثار بھی نظر آرہے تھے کیوں کہ خواب نظر آرہے تھے مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔

حضرت عمل کے آٹھ دس دن بعد خواب نظر آیا، خواب میں لال رنگ میں ملبوس ایک پیکر جس کا سینہ سے اوپر کا حصہ نظر نہیں آرہا تھا، ایک ٹکٹ دے کر ایک بڑا سا ہال میں جانے کے لئے کہہ رہا ہے اور یہ بھی تاکید کررہا ہے صرف تم کو جانے کی اجازت ہے دوسروں کو نہیں، بہر حال میں ہال کے اندر گیا، ہال کے اندر بہت سے بچے ہیں، مجھے محسوس ہورہا ہے، سب لال رنگ کے لباس میں ہیں۔ سینہ کے اوپر کا حصہ نظر نہیں آرہا ہے اور ایک شخص جو سفید ازار میں ہے باقی بدن ننگا ہے، کوئی عمل سیکھ رہا ہے اور کوئی سفید لباس میں ملبوس سکھا رہا ہے۔ حضرت عمل کے ۲۰ دن بعد بھی کوئی مؤکل نہیں آیا جیسا کہ عمل میں کہا گیا ہے کہ بیس دن بعد ایک مؤکل آئے گا، البتہ بیس دن سے پہلے پہلے دو خواب نظر آئے وہ یوں ہے۔

"میں ندی میں مچھلی پکڑ رہا ہوں اور مجھے مچھلی مل بھی گئی ہے اور میں اسے ٹوکری میں رکھے ہوئے ہوں، کوئی پوچھنے والا پوچھ رہا ہے کیوں پکڑ رہے ہو۔ میں نے جواب دیا کھانے کے لئے پکڑ رہا ہوں وہ بولا ٹھیک ہے!

(۲) ایک آدمی نے مجھے خواب میں دودھ دینے والی گائے دی میں نے کہا ارے بھائی روپے لے لو، اس نے کہا میں "ان" سے لے

لوں گا اور یہ بول کر چلا گیا۔ حضرت عمل میں غلطی کہاں ہوئی نشاندہی فرمادیں میں آپ کا شکر گزار رہوں گا اور میں نے عمل شروع کرنے سے پہلے استخارہ کیا تھا اور یہ خواب دیکھا تھا اسکی تعبیر کیا ہے۔ ایک خاتون نے ایک دودھ پیتے بچے کو جھولے میں کر کے دیدیا اور بولی اسے لے کر جاؤ۔

اور ایک ضروری بات دریافت طلب یہ ہے کہ عمل چاند کی پہلی تاریخ میں کرنا ہے اور تین بار کرنا ہے۔ (۱) فجر کے بعد (۲) ظہر کے بعد (۳) عشاء کے بعد۔ اگر پہلی چاند کی تاریخ کو فجر اور ظہر کے بعد عمل کرتا ہوں تو یہ بلاشبہ چاند کی پہلی تاریخ کو شمار ہوگا لیکن جو عمل عشاء کے بعد کرتا ہوں اس کے بارے میں تردد اور شک میں ہوں، یہ عمل پہلی تاریخ کا ہوگا یا دوسری تاریخ کا کیوں کہ چاند کی پہلی تاریخ غروب آفتاب کے بعد ختم ہو اور دوسری تاریخ شروع ہو جاتی ہے۔ ذرا وضاحت سے طلسماتی دنیا میں جواب عنایت فرمائیں اور میری کامیابی کے لئے بھی خصوصی دعا فرمائیں، اللہ ہماری مدد فرمائے۔

جواب

طلسماتی دنیا چھپنے کے بعد بھی ایجنٹوں اور خریداروں کو ایک ساتھ بھیج دیا جاتا ہے، اگر کسی جگہ نہیں پہنچ پاتا تو یہ محکمہ ڈاک کی عنایت ہے، ورنہ ہمارا عملہ اس ذمہ داری کو ادا کرنے میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتا، ہمیں افسوس ہے کہ بعض رسالوں کی رسائی آپ تک نہیں ہو پاتی اور آپ استفادے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

مؤکلین والے عملیات موجودہ زمانہ میں زیادہ تر ناکامی سے دوچار ہو رہے ہیں، اس کی کئی وجوہات ہیں اکثر تو لوگ بغیر سمجھے عمل شروع کر دیتے ہیں اور عمل کی شرائط چلہ کو پورا بھی نہیں کرتے اس لئے انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے اور بھی دیگر وجوہات ایسی ہیں جن میں طلباء کو مؤکل حاضر کرنے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، غذائیں مشکوک ہوگئی ہیں، اچھی بری نیت کا بھی عمل پر اثر پڑتا ہے اور فضائیں بھی گناہوں اور معصیتوں کی وجہ سے اس قدر آلودہ ہوگئی ہیں کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول اور رحمت کے فرشتوں کا نزول ناممکن سا ہوگیا ہے، سوچئے کونسی ایسی جگہ ہے جہاں گانوں کی، فحش تصویروں کی بہتات نہ ہو۔ یوں تو ہر انسان آج کے دور میں تنہا سا ہو کر رہ گیا ہے لیکن پھر بھی کسی انسان کو وہ تنہائی میسر نہیں ہے، جو تنہائی بعض عملیات میں ضروری ہوتی ہے۔ اس دور میں یکسوئی مسجدوں میں بھی نہیں ہے، مسجدیں بھی عبادتوں کے علاوہ دوسری کارروائیوں کا مسکن بن گئی ہیں اور لوگ اپنی اپنی من مانیوں کے پرچار کے لئے مسجدوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ جب کہ مسجدیں اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ تو بن سکتی ہیں لیکن انہیں اپنے مسلک اور اپنے مشرب کو پھیلانے کا اگر ذریعہ بنایا جائے تو یقیناً غلط ہے اور اس کے نقصانات ملت کے سامنے آ رہے ہیں۔

جنگل بھی جنگل نہیں رہا، وہاں بھی شور و شغب ہے اور وہاں بھی چہل پہل کے سلسلے ہیں اس لئے خلوت صحراؤں میں بھی نصیب نہیں ہے اور خلوت ہی مؤکلین والے عمل کے لئے ضروری ہے۔

آپ نے تو تمام شرائط کو پورا کیا اس کے باوجود آپ کو من چاہی کامیابی نہیں مل سکی لیکن آپ کا خط پڑھ کر یہ اندازہ ہوا کہ آپ کامیابی کے بہت قریب پہنچ گئے تھے اور آپ کی کشتی کسی وجہ سے کنارے پر جا کر ڈوب گئی۔ کوئی بات نہیں جب انسان کسی بھی سلسلہ میں اپنے قدم اٹھاتا ہے تو وہ دو ہی صورتوں سے دوچار ہوتا ہے، کامیابی یا ناکامی، لیکن کسی بھی سلسلہ میں قدم اٹھانا بھی ایک طرح کی کامیابی ہے۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ قدم اٹھانے سے گریز نہ کریں، ناکامیوں کے باوجود بھی آپ اپنا روحانی سفر جاری رکھیں اور تمام تر احتیاط کے ساتھ پھر اپنی تقدیر آزمائیں، انشاء اللہ ایک دن آپ کو آپ کی محنت کا صلہ مل جائے گا۔

مؤکلین والے اعمال میں بہت پہلے سے عمل کی تیاری کرنی چاہئے، عمل کی شروعات ہمیشہ عروج ماہ میں کرنی چاہئے، اگر نوچندی جمعرات سے عمل شروع ہو تو سونے پر سہاگہ ہے ورنہ عروج ماہ میں عمل شروع کرنا ضروری ہے جو عمل زوال ماہ سے شروع ہوتا ہے وہ عموماً ناکامی سے دوچار ہو جاتا ہے۔ ثابت یا ذوجسدین مہینہ میں عمل کریں، عروج ماہ میں شروع کریں اور عمل سے متعلق تمام چیزیں عمل سے پہلے جمع کر لیں، چٹائی، لوٹا، گلاس، چراغ، بخورات وغیرہ وغیرہ اور جس کمرے میں عمل کریں اس کمرے کو عمل کے بعد مقفل کر دیں اس میں عامل کے سوا ۴۰ دن تک کسی کی آمد و رفت نہ ہو۔ دوران ریاضت اس بات کا لحاظ رکھیں کہ رجال الغیب روبرو نہ ہونے چاہئیں ورنہ ناکامی یا رجعت کا اندیشہ رہے گا۔

کسی بھی عامل کو عمل سے پہلے اس طرح کی تیاری پہلے سے کرنی چاہئے، تب عمل کے لئے بیٹھنا چاہئے، جو لوگ بغیر تیاری کے عمل کرتے

ہیں وہ بالعموم ناکام ہوجاتے ہیں۔

آپ نے دوران عمل دو خواب دیکھے تھے، ایک مچھلی والا اور ایک گائے والا، یہ دونوں خواب اس بات کی نشاندہی کررہے تھے کہ آپ عمل میں کامیابی سے ہمکنار ہونے والے ہیں لیکن آپ پوری طرح عمل میں کامیاب نہ ہوسکے۔ بس یوں سمجھئے کسی وجہ سے اللہ کی مرضی نہیں تھی۔ آپ نے یہ بھی ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک عورت نے آپ کی جھولی میں ایک بچہ ڈال کر کہا کہ جاؤ اس کو لے کر جاؤ، یہ خواب بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ کو مؤکل عطا ہونے والا تھا لیکن ایسا نہیں ہوسکا، شاید کوئی نہ کوئی بھول چوک دوران عمل ہوگئی تھی، جس کی وجہ سے آپ کامیابی کے بہت قریب جاکر بھی ناکام رہے۔ آپ کا پورا خط بغور پڑھنے کے بعد ہم تو آپ سے یہی کہیں گے کہ آپ مایوس نہ ہوں اور پھر عمل کرنے کے لئے کمربستہ ہوجائیں اور اپنی جدوجہد کو قیود و شرائط کے ساتھ جاری رکھیں، انشاء اللہ ایک نہ ایک دن آپ عمل میں کامیاب ہوجائیں گے اور آپ کو وہ روحانی دولتیں عطا ہوں گی جو یقیناً قابل رشک ہوں گی۔ چاند کی تاریخ مغرب کے وقت سے شروع ہوجاتی ہے، نوچندی جمعرات جسے کہتے ہیں وہ چاند کی ۱ تاریخ ختم ہونے کے بعد بدھ کے دن مغرب کے وقت سے شروع ہوجاتی ہے۔ انگریزی تاریخ رات ۱۲ بجے بدلتی ہے۔ اگر آپ نوچندی جمعرات سے کسی عمل کے لئے بیٹھنا ہے تو نوچندی جمعرات بدھ کے دن مغرب کے وقت سے شروع ہوگی۔ ہمارا مشورہ ہے کہ آپ "سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" والا ہی عمل ایک بار پھر شروع کریں اور عمل کی تمام لوازمات کا لحاظ رکھ کر عمل کریں اور اس مالک دوجہاں پر بھروسہ رکھیں کہ جس کی مرضی کے بغیر کوئی بھی انسان کسی بھی جدوجہد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ عمل سے پہلے دو نفل بہ نیت قضائے حاجت ضرور پڑھ لیا کریں اور اللہ سے دعا کرلیا کریں کہ وہ آپ کو عمل میں کامیابی عطا کرے، آپ کو مؤکل کا دیدار کرادے۔ ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو عمل میں کامیابی عطا کرے اور آپ کا مؤکل تابع کرنے کا ذوق پورا ہوجائے آمین۔

سات سلام کیا ہیں؟

سوال از: عبدالرشید نوری ____ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ سات سلام کیا ہیں، مع عبارت زیر زبر کے ساتھ عطا ہو۔ سات سلام کے فضائل کیا ہیں اور اس کے پڑھنے کا مکمل طریقہ کیا ہے۔ برائے کرم طلسماتی دنیا میں شائع کریں نوازش ہوگی۔

جواب

اس موضوع پر کئی بار لکھا جاچکا ہے اور کئی بار یہ تفصیل پیش کی گئی ہے کہ ہفت سلام سے مراد قرآن حکیم کی کونسی آیات ہیں اور ان کے پڑھنے کے کیا کیا فوائد ہیں، ہفت سلام کے ذریعہ سحرزدہ لوگوں کا علاج بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور سحر کیسا بھی ہو اس سے نجات مل جاتی ہے ہفت سلام لکھ کر اگر گلے میں ڈال لیں یا بازو پر باندھ لیں تو ہر طرح کی آفات سے آسیب و سحر کے اثرات اور گردش لیل و نہار سے حفاظت رہے۔ اگر روزانہ ہفت سلام پڑھنے کا معمول رہے تو بے شمار مصائب سے نجات ملے گی اور جان و مال محفوظ رہیں گے۔ ہفت سلام سے استفادہ کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ساتوں سلام کو لکھ کر گلے میں ڈال لیں اور ہر ہفتے پڑھنے کا اہتمام اس طرح رکھیں۔

جمعرات کے دن بعد نماز مغرب ۲۱ مرتبہ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْن۔ جمعہ کے دن بعد نماز مغرب ۲۱ مرتبہ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهَارُوْن۔ ہفتہ کے دن بعد نماز مغرب ۲۱ مرتبہ سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْن۔ اتوار کے دن بعد نماز مغرب ۲۱ مرتبہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم۔ پیر کے دن بعد نماز مغرب ۲۱ مرتبہ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ منگل کے دن بعد نماز مغرب ۲۱ مرتبہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْن۔ بدھ کے دن بعد نماز مغرب ۲۱ مرتبہ سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْر۔ انشاء اللہ اس ورد کی برکت سے آپ سلامتی و عافیت سے ہمیشہ بہرہ ور رہیں گے۔ اور آپ پر اور آپ کے اہل خانہ پر اور آپ کے روزگار پر اللہ کی رحمتیں برسیں گی۔ عافیت اور سلامتی کے لئے ہفت سلام کا وظیفہ بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے، فتنوں، خطروں، اندیشوں اور طرح طرح کی الجھنوں کے موجودہ دور میں سلامتی اور عافیت سے بڑی دولت اور کیا ہوسکتی ہے؟

اسماء حسنیٰ سے استفادہ

سوال از: (ایضاً)

میرا نام عبدالرشید ہے کیا میں "یارشید یا اللہ" کا ورد کرسکتا ہوں، یہ

ورد میرے لئے کیا بہتر ہوگا، یہ ورد میرے لئے اسم اعظم کا کام کرے گا اس کے فائدے کیا ہوں گے، پڑھنے کا طریقہ کیا ہوگا، تعداد کیا ہوگی، برائے کرم مفصل جواب عطا ہو۔

جواب

''رشید'' اسماء حسنیٰ میں شامل ہے اور یہ حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہے، اس کے اعداد ۵۱۴ ہیں۔ اگر اس اسم الٰہی کو روزانہ ۵۱۴ مرتبہ پڑھیں گے تو انشاء اللہ آپ خیر و برکت کی دولت سے سرفراز رہیں گے اور ضلالت وگمراہی سے بطور خاص آپ کی حفاظت رہے گی، لیکن یہ آپ کا اسم اعظم نہیں ہے آپ کا اسم اعظم ''یاوہاب'' ہے۔ اگر روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ''یاوہاب'' صرف ۱۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں تو آپ کے لئے روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے اور رزق حلال وہاں سے بھی ملے گا جہاں سے رزق ملنے کا گمان بھی نہیں ہوگا۔ آپ یہ بھی کرسکتے ہیں کہ نماز فجر کے بعد ۵۱۴ مرتبہ ''یارشید'' پڑھا کریں اور عشاء کی نماز کے بعد ''یاوہاب'' صرف ۱۴ مرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ اسماء الٰہی کے ورد سے برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور خواہشیں اور ضرورتیں بھی پوری ہوتی ہیں۔

اگر ہم اسماء الٰہی کے ورد کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی زبان کی حفاظت کریں اور جھوٹ، غیبت اور فضول باتوں سے اس کو لگام دیں تو پھر اسماء الٰہی کے ورد کے فوائد بہت جلد ظاہر ہوں اور ہمیں اندازہ ہو کہ اسماء الٰہی پڑھنے سے کیسی کیسی انمول نعمتیں انسان کو حاصل ہوجاتی ہیں۔

صرف ایک وظیفہ

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ روزی کا وظیفہ الگ ہے، بیماری سے شفاء کے لئے الگ ورد ہے۔ قرض کی ادائیگی، مقدمہ میں جیت کے لئے الگ وظیفہ ہے، بے روزگاری کا الگ، روزگار کا الگ، ٹرانسفر کا الگ، شادی کے لئے الگ اور بچے ہونے کے لئے الگ وظیفہ ہے۔

التجا ہے کہ ایسا کوئی وظیفہ بتائیں جو سب کاموں کے لئے ایک ہو، ایک وظیفہ سے سب کام بنیں، ایک ہی وظیفہ زندگی بھر کام دے۔

جواب

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو الگ الگ ضرورتوں کے الگ الگ وظیفے نہ پڑھنے پڑیں اور کوئی ایک وظیفہ ہی آپ کی تمام ضرورتوں اور خواہشوں میں مؤثر ثابت ہو تو پھر آپ روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ ظہر کی نماز کے بعد پڑھا کریں، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

وظائف اور اوراد سے استفادہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کی تعداد وہی رکھیں جس تعداد کی نشاندہی اکابرین نے کی ہے، اپنی مرضی سے ان میں کمی یا زیادتی کرنے کی غلطی نہ کریں۔ یہ بات پلّے باندھ لیجئے کہ ہر وظیفہ میں اس کی صحیح تعداد بھی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اگر کوئی طبیب کوئی دوا دیتے وقت اس کی تعداد مقرر کردے تو مریض کے لئے ضروری ہوگا کہ اس تعداد کو برقرار رکھے اس تعداد میں کمی یا زیادتی کرنے سے فائدہ نہیں ہوگا بلکہ الٹا کوئی نقصان ہونا ممکن ہے۔ وظائف کا اہتمام کرتے ہوئے حق تعالیٰ کی قدرت پر کامل بھروسہ کرنا بھی بہت ضروری ہے، پڑھنے والے کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ حق تعالیٰ ہی اس کائنات کے فرماں رواں ہیں، ان ہی کے دست قدرت میں اس کائنات کا نظام ہے، ان کی مرضی کے بغیر کسی کا برا بھلا ہونے والا نہیں ہے۔ اگر وہ کسی کو محروم رکھنا چاہیں تو اس کو کوئی کچھ دے نہیں سکتا اور اگر وہ کسی کو عطا کرنا چاہیں تو اس کو کوئی محروم نہیں کرسکتا، یہ یقین اگر دل میں پیوست ہو اس طرح کہ جس طرح کھال اور ہڈیاں جسم میں پیوست ہوتی ہیں تو پھر وظائف پڑھنے کا مزہ ہی کچھ اور ہوتا ہے، خالی زبان ہلانے سے بات نہیں بنتی، یقین کامل اور اعتقاد خالص ہی بندے کی نیّا کو پار لگاتے ہیں۔

غزوۂ بدر کے موقع پر صحابہ کرامؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ کفار ومشرکین کے مقابلہ میں ہماری تعداد بہت کم ہے۔ ہم صرف ۳۱۳ ہیں اور ان کی تعداد چار ہزار سے زیادہ ہے ان کے پاس گھوڑے، اونٹ اور ہاتھی اور ہتھیار بھی بہت زیادہ ہیں۔ ہمارے پاس سواریوں کی بھی بہت کمی ہے اور ہمارے پاس ہتھیار بھی بہت کم ہے، ہم ان سے مقابلہ کیسے کرسکیں گے اور آپ ان کفار ومشرکین پر کیسے فتح پائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت اطمینان کے ساتھ یہ فرمایا تھا کہ میں اس وقت حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کا ورد کررہا

ہوں اور یہ ورد کرتے وقت میں پہاڑوں سے بھی ٹکرا سکتا ہوں، یہی ہے وہ یقین جو بندے کو سرخرو رکھتا ہے اور سربلندی عطا کرتا ہے۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی شاندار فتح ہوئی اور ۳۱۳ افراد ساڑھے چار ہزار لوگوں پر غالب رہے۔ آپ ظہر کی نماز کے بعد اس وظیفے کو ایمان ویقین کے ساتھ پڑھیں، انشاء اللہ یہ وظیفہ آپ کی تمام ضرورتوں اور تمام حوائج میں کام دے گا اور آپ کو ہر معاملے میں سرخرو رکھے گا۔

عورتوں کی جماعت کا مسئلہ

سوال از: (ایضاً)

عورتوں کو تین دن کی جماعت یا چالیس دن کی جماعت میں ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجنا چاہئے یا نہیں، کیا علماء دیوبند اور حضرت جی نے اس کی اجازت دی ہے۔

جواب

بہتر تو یہ ہے کہ اس طرح کے مسائل کے لئے کسی دینی مدرسہ کے دارالافتاء سے رجوع کرنا چاہئے اور افضل یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند سے رابطہ کرنا چاہئے۔ ویسے ہم نے سنا ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے عورتوں کی جماعت کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔ اس سے فتنے پھیلنے اور بے راہ روی عام ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ احناف کے نزدیک جب عورتوں کا مسجد میں آکر نماز پڑھنا احتیاط کے خلاف ہے تو پھر ان کا تبلیغ کے لئے گھروں سے نکلنا اور دوسرے شہروں کا سفر کرنا کیسے جائز ہوگا؟ آج کل زمینوں سے فتنے اُبل رہے ہیں اور موبائل پرستی کی بے راہ روی نے شرافتوں کے جنازے نکال دیئے ہیں، لڑکیوں کی احتیاط اب کہیں دیکھنے کو نہیں ملتی، ہر طرف بداحتیاطی اور بے حیائی کا دور دورہ ہے، ایسے ناگفتہ بہ حالات میں عورتوں کا برائے تبلیغ گھروں سے اور شہروں سے نکلنا اسلامی احتیاط اور دینی مصلحت کے منافی ہے۔ عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں رہ کر ہی اسلام کی تبلیغ کریں اور ہفتہ میں کوئی دن مقرر کرکے کسی گھر میں جمع ہوکر تعلیم وتبلیغ کے لئے سلسلہ کو جاری رکھیں اور اس طرح کی مجلسوں میں غیر مسلم عورتوں کو بھی مدعو کریں تاکہ تبلیغ کا فریضہ صحیح معنوں میں ادا ہوسکے۔ تبلیغ کا اصل مفہوم یہی ہے کہ ہم غیر مسلمین کو اسلام کی دعوت دیں۔

مسلمانوں کے درمیان اسلام اور اس کی تعلیمات کی اشاعت کرنا اصلاحی کام ہے اور اس کی بھی شدید ضرورت ہے لیکن اس کام کو تبلیغ سمجھنا شاید غلط ہے۔ دورِ رسولؐ میں اور دورِ صحابہ میں عورتوں کا برائے تبلیغ سفر کرنا احادیث سے ثابت نہیں ہے، کسی جہاد کے موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی سے مروجہ تبلیغ کے لئے استدلال کرنا درست نہیں ہے، جو لوگ اس طرح کی روایتوں سے استدلال کرتے ہیں وہ مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کا کام کررہے ہیں۔ اب دور وہ آگیا ہے کہ ہم اپنے اپنے مذہب، مسلک اور نقطہ نظر کی تبلیغ کرنے کے بجائے اس اسلام کی تبلیغ کریں جو انسان کی پوری زندگی پر محیط ہے اور اپنے وطن کی اکثریت کو اس اسلام سے روشناس کرانے کا فریضہ انجام دیں جو لاریب پوری دنیا کے انسانوں کے لئے آیا ہے۔

اصلاحی کاموں کی جدوجہد کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کی بھی مسلم سماج کو ضرورت ہے، اس میں امر بالمعروف کے ساتھ ساتھ نہی عن المنکر کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ گناہوں اور نافرمانیوں سے امت کو بچائے بغیر اصلاح ممکن نہیں ہے اور اصلاحی کاموں کی کوششوں کے ساتھ غیر مسلمین کو اسلام کی دعوت دینے کے کام کو بھی عام کیا جائے۔ یہی دراصل تبلیغ ہے اور یہ تبلیغ خواتین بھی اپنے گھروں میں بیٹھ کر کرسکتی ہیں، عورتوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ فضائل کی کتابوں کے ساتھ بہشتی زیور کی تعلیم کو ضروری سمجھیں جب سے خواتین مسائل سے بے پرواہ ہوگئی ہیں، تب سے گھروں میں بے راہ روی ہے اور یہ بے راہ روی مسائل سے ناواقفیت کی بنا پر ہے اس کا سدِ باب بہت ضروری ہے۔ اتنا لکھنے کے بعد بھی ہم عرض کریں گے کہ اس طرح کے مسئلوں کے لئے دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء سے رجوع کریں اور دارالعلوم دیوبند کسی کے بھی بارے میں جو رائے دے اس کو اہمیت دیں۔ اگر مسلمان مسلمان رہنا چاہتے ہیں تو فتوے کا احترام کرنا ضروری ہے۔ فتویٰ ہی وہ وثامن ہے جو ہدایتوں کو تقویت پہنچاتا ہے۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے،ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے،ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا بھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا،اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے،اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے،دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

قسط (۴)

مولانا حسن الہاشمی

رموزِ عملیات

آیاتِ خمسہ

قرآن حکیم کی وہ پانچ آیتیں جو کئی اعتبار سے بہت اہمیت کی حامل ہیں اور اکابرین نے ان آیات سے استفادہ کرنے کے کئی طریقے نقل کئے ہیں۔ اگر ان طریقوں پر صحیح معنوں میں محنت کر لی جائے تو عامل کو پھر کچھ اور کرنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ ان پانچ آیات ہی سے روحانی عملیات کا بادشاہ بن سکتا ہے۔

ان پانچ آیتوں کو ایک بار پھر ذہن نشین کر لیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاح. (سورہ کہف:۴۵)

(۲) هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِهُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (سورہ حشر:۲۲)

(۳) يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُطَاعُ. (سورہ غافر:۱۸)

(۴) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا اَحْضَرَتْ. فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ. الْجَوَارِ الْكُنَّسِ.وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ. وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ (سورہ تکویر،۱۴تا۱۸)

(۵) صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ. بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ (سورہ ص:۱تا۲)

ان آیات سے اگر محبت کے لئے کوئی عمل کرنا ہو تو آیات کے بعد اس عزیمت کا اضافہ کریں تَوَكَّلُوْا يَا خُدَّامُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَ يَاۤاَيُّهَا السَّيِّدمَيْطَطرُوْن. تَهِيْجُ قلب فلاں ابن فلاں عَلٰى مَحَبَّتِىْ وَ مَوَدَّتِىْ العجل العجل العجل الوَحَا الساعة علٰى سليمان بن داؤد بن عليه السلام بحق الانجيل و التورة و الزبور و الفرقران الحميد بحق محمد مصطفى صلى الله عليه وسلم و بحق هذه الآيات العظام و الاسماء الكرام و بحق كحفظمهيوش اللّٰهم انى اسئلك ان تسخر لى قلب فلاں ابن فلاں على محبتى و مودتى نصرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ.

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عامل ان آیات سے محبت اور تسخیر کے لئے استفادہ کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ ان آیات کو جمعہ کی نماز سے قبل ۹۳ مرتبہ پڑھے اور آخر میں ایک بار مذکورہ عزیمت پڑھے۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ مطلوب کا نام سے۔ اگر عمل کسی اور کے لئے کرنا ہو تو فلاں ابن فلاں کی جگہ طالب اور اس کی ماں کا نام لے۔

یہ بات واضح رہے کہ یہ ایک مجرب طریقہ ہے، اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ایمان ویقین کے ساتھ اگر کوئی کرے گا تو حیرتناک نتائج ظاہر ہوں گے۔

اگر کسی شخص کو طلب کرنا ہو تو ان آیات کو ۶۶ مرتبہ پڑھ کر عزیمت پڑھیں، انشاء اللہ دشمن حاضر ہوگا ورنہ موکل حاضر ہو کر اس کی نشاندہی کرے گا۔ کسی بھی حاجت کے لئے ان آیات کو تنہائی میں ۶۶ مرتبہ پڑھ کر عزیمت پڑھیں اور اپنی حاجت کا ذکر کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد حاجت پوری ہوگی اور غیب سے ایسی مدد ہوگی کہ عقل حیران ہوگی۔

حاصل یہ ہے کہ ان آیات سے کسی بھی حاجت کے لئے اور کسی بھی خواہش کی تکمیل کے لئے عمل کیا جا سکتا ہے۔ اگر یقین واعتقاد کے ساتھ

عامل کوئی عمل کرے گا تو انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔

مذکورہ عزیمت محبت و تسخیر کے لئے ہے اور کسی بھی شخص سے اپنی حاجت پوری کرنے کے لئے ہے۔ اگر کوئی عامل طریقہ سے کام کرے گا تو ممکن نہیں ہے کہ اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے لیکن کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری یہ ہے کہ عمل یقین و اعتقاد کے ساتھ کیا جائے اور مکمل طہارت کے ساتھ کیا جائے، انشاء اللہ یہ عمل کبھی بے اثر نہیں ہوگا۔

تکالیف اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے ان آیات کو پڑھ کر آخیر میں یہ پڑھیں: اَللّٰھُم اشفِنِیْ وَ فَرِّجْ ھَمِّیْ وَ حُزْنِیْ وَ غَمِّیْ. اَللّٰھُمَّ احفظنی من البلاَءِ وَالْقضاءِ والاعداءِ وَالحرق والسرق بحرمة هذه الآيات والخصائص والاسراء و بحرمة حبيبك سيد الابرار و بحرمة محمد صلى الله عليه وعلى آله و اصحابه الاخيار.

اس عمل کے بعد عامل اپنے دشمنوں اور حاسدوں پر غالب رہے گا اور اس عمل کے بعد کوئی حاسد اور کوئی دشمن اپنی سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

ان پانچ آیات میں بے شمار تصرفات اور منافع ہیں۔ ان سب کو بیان کرنا بہت تفصیل چاہتا ہے۔ یہاں صرف یہ بیان کر دینا کافی ہے کہ زندگی کے کسی بھی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ان پانچوں آیتوں کو ۶۶ مرتبہ پڑھیں اور اپنی زبان میں اپنی حاجت بیان کریں۔ انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی۔ حاجتیں پوری ہوں گی اور غیب سے ایسی مدد ہوگی کہ اس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ بے شمار اکابرین ان ہی آیات سے اس کائنات میں تصرف کرتے تھے اور ان ہی پانچ آیتوں سے استفادہ کرنے کے بعد وہ صاحب کرامات بن گئے تھے۔

ان آیات سے استفادہ کرتے وقت ذہن اور قلب کو منفی سوچ و فکر سے پوری طرح پاک وصاف کرلیں۔ روح کی طہارت کے ساتھ ساتھ جسم اور لباس کو بھی پاکیزہ کرلیں۔ ممکن ہو تو اپنا لباس زیب تن کریں ورنہ پاک صاف اور ستھرا لباس پہن کر عمل کریں۔ اگر دوران عمل خوشبو بھی لگالیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔ دوران عمل میں عطر لگائیں، سینٹ نہ لگائیں۔ دوران عمل اگر لباس سفید رنگ کا ہو تو بہتر ہے۔ پانچوں آیات کو صحیح تلفظ کے ساتھ ازبر کرلیں اور ان آیات سے استفادہ اگر عروج ماہ میں کریں تو افضل ہے۔ چاند کی پہلی تاریخ سے چاند کی ۱۴ تاریخ تک کا وقت عروج ماہ کہلاتا ہے۔

آیاتِ خمسہ سے تسخیر جنات

یہ بات واضح رہے کہ ان آیاتِ خمسہ میں اسم اعظم مخفی ہے۔ یہ آیات حروف مقطعات کھٰیعص کے ایک ایک حرف سے بالترتیب شروع ہوتی ہیں اور حروف مقطعات حٰمعسق کے ایک ایک حرف پر بالترتیب ختم ہوتی ہیں۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ حروف مقطعات کے تمام حروف نورانی ہیں اور ان دونوں حروف مقطعات کے اعداد ۷۴۳ ہیں۔

کل حروف دس ہیں: ان حروف کی چلہ کشی کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی اتوار کو ریاضت کی شروعات کی جائے اور ان حروف سے شروع اور ختم ہونے والی آیات روزانہ ۶۵ مرتبہ پڑھی جائیں۔ دوران چلہ پرہیز جمالی اور جلالی اور ترک حیوانات کا اہتمام کریں۔ یہ پڑھائی مکمل تنہائی میں ہو۔ اور تنہائی بھی ایسی کہ ادھر ادھر سے کسی کی اور کسی بھی طرح کی آواز کانوں میں نہ آئے۔ دوران چلہ وقت اور جگہ کی پابندی رکھیں۔ روزانہ ریاضت کے وقت حصار کو ملحوظ رکھیں۔ حصار کے بغیر عمل شروع نہ کریں۔ ریاضت کی شروعات روزانہ عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھنے سے قبل کریں۔ وتر عمل کے بعد پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

حصار کھینچ کر حصار کے اندر مٹی کا ایک چراغ رکھیں اور اس میں زیتون کا تیل ڈال کر روئی کی بتی میں روشن کریں اور چراغ کی لو کی طرف دیکھ کر آیات خمسہ کو ۶۵ مرتبہ پڑھیں۔ چند ہی روز میں ایسا محسوس ہوگا کہ جیسے ریل گاڑی چل رہی ہو، پھر کچھ دنوں کے بعد ایسا محسوس ہوگا کہ جیسے ٹرین بہت قریب آگئی ہے اور وہ اس کمرے سے ٹکرا جائے گی جہاں عامل عمل کر رہا ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ آواز دھیمی ہو جائے گی اور پھر رفتہ رفتہ

بالکل ختم ہوجائے گی۔
عمل کے گیارہویں یا بارہویں دن کمرے میں ایک روشنی سی محسوس ہوگی اور ایک گھنٹی کی آواز آئے گی، آہستہ آہستہ یہ دونوں چیزیں یعنی روشنی اور گھنٹی کی آواز کے حصار کے بالکل قریب محسوس ہونے لگیں گی۔ دوران عمل یہ دونوں چیزیں کبھی تیز ہوجائیں گی اور کبھی ہلکی لیکن یہ حصار سے باہر ہی رہیں گی۔ عامل کو چاہئے کہ کسی طرح کا خوف دل میں نہ لائے اور اپنی ریاضت میں مشغول رہے اور دوران ریاضت چراغ کی طرف دیکھتا رہے۔ چالیس راتوں میں چلہ پورا ہوگا اور ۴۱ویں رات۔
شاہ جنات حاضر ہوں گے جو نہایت خوبصورت ہوں گے یعنی ان کی صورت ڈراؤنی نہیں ہوگی۔ لباس بھی ان کا شاہانہ ہوگا۔ ان سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے، وہ خود علیک سلیک کریں گے اور وہ خود ہی یہ سوال کریں گے کہ آپ نے مجھے بلانے کی زحمت کیوں کی ہے؟ عامل کو یہ جواب دینا چاہئے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ خلق خدا کی خدمت میں۔ میں آپ کی مدد چاہتا ہوں اور جب بھی میں آپ کو بلاؤں تو آپ فوراً حاضر ہوجائیں۔ شاہ جنات عہد کرلے کہ وہ اللہ کے بندوں کی خدمات کے معاملہ میں عامل کی بھرپور مدد کرے گا اور جب بھی اس کو طلب کیا جائے گا وہ حاضر ہوگا اور عامل کے حکم کی تعمیل کرے گا، عامل کو چاہئے کہ اس سے دوبارہ بلانے کا طریقہ بھی معلوم کرلے۔ وہ عامل کو کوئی نشان دے گا اور حاضر ہونے کا کوئی آسان طریقہ بھی بتائے گا۔ یہ بات یاد رکھیں، روزانہ عامل کے لباس کا عطر سے معطر ہونا ضروری ہے اور عمل کی چالیسویں اور اکتالیسویں رات کو تو عطر زیادہ لگائیں اور کمرے کو اگربتی اور دیگر بخورات سے روشن اور معطر رکھیں۔ یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ دوران ریاضت حصار کرکے سوئیں، بغیر حصار کے سونے کی غلطی نہ کریں۔
۴۱ راتوں کی ریاضت کے بعد اور شاہ جنات کو تابع کرنے کے بعد ان آیات خمسہ کو رات کو عشاء کے بعد ۱۳ مرتبہ پڑھنے کا اہتمام رکھیں اور ہر ماہ نوچندی اتوار کو آیات خمسہ کو ۱۴۱۳ مرتبہ پڑھیں تاکہ شاہ جنات اور اس کے خادم ہمیشہ حکم کی تعمیل کرتے رہیں اور عامل کی حفاظت بھی کرتے رہیں۔
اس عمل میں کامیابی کے بعد عامل کو وہ سرخروئی اور عظمت حاصل ہوگی جس کی وہ توقع بھی نہیں کرسکتا۔ اس عمل کی مدد سے اور شاہ جنات کو تابع کرنے کے بعد عامل سنگ دل محبوب کو بھی اپنے قدموں میں بلاسکتا ہے۔ جو لوگ گھر سے فرار ہوں انہیں طلب کرسکتا ہے، امتحانات اور مقدمات میں کامیابی خود بھی حاصل کرسکتا ہے اور دوسروں کو بھی ان کامیابیوں سے بہرہ ور کرسکتا ہے۔ موذی اور مہلک بیماریوں سے نجات مل سکتی ہے۔ آندھی، طوفان اور دیگر آفتوں کو اس عمل کے ذریعہ کرسکتا ہے۔ اگر تیز بارش برس رہی ہو اور عامل کہیں راستے میں ہو اور وہ ان آیات خمسہ کی تلاوت شروع کرے تو بارش سے وہ محفوظ رہے گا بارش کا ایک قطرہ بھی اس کے کپڑوں پر نہیں گرے گا۔ اس طرح عامل ہر آفت سے اور ہر طاعون سے ان پانچوں آیات کے طفیل میں محفوظ رہے گا اور اگر وہ دوسروں کے لئے دعا کرے گا تو وہ بھی ان آیات کی برکت سے آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ ہوجائیں گے۔
اگر عامل نہر، دریا یا سمندر کو عبور کرنا چاہے تو اس کے لئے بہت آسان ہوگا، وہ اس طرح پانی کا سینہ چیرتے ہوئے ایک کنارے سے دوسرے کنارے پر پہنچ جائے گا، جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کا لشکر پہنچ گیا تھا۔ اس طرح کی راحتیں عامل کو حاصل ہوجائیں گی اور وہ کائنات پر تصرف کرنے کا اہل ہوجائے گا۔
لوگوں کو نظر نہ آنا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اڑنا وغیرہ۔ اس طرح کے امور عامل کے لئے آسان ہوجائیں گے اور شاہ جنات عامل کی ہر ہر معاملہ میں مدد کرے گا اور اسے پلک جھپکتے ہی ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچادے گا۔ شاہ جنات کو تابع کرنے کے بعد عامل کے لئے زیر زمین دبے ہوئے خزانوں کو نکالنا بھی بہت آسان ہوگا اور عامل سمندر کی تہہ میں چھپے ہوئے خزانوں کو بھی نکال سکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اس دنیا میں کوئی بھی کام اللہ کی مرضی کے بغیر نہیں ہوتا۔ آیات خمسہ کی مذکورہ ریاضتوں کے بعد اللہ ہی کے حکم سے شاہ جنات عامل کے تابع ہوتا ہے اور اللہ ہی کی مرضی سے عامل شاہ جنات سے کام لینے کا اہل بنتا ہے اور اگر اللہ چاہے تو یہ دولت ملنے کے بعد چھن بھی سکتی ہے، اس لئے ہمیشہ عامل اللہ کو راضی رکھنے کی جدوجہد کرتا رہے اور ناجائز امور میں لوگوں کی مدد کرنے سے احتیاط رکھے۔ یہ دولت حاصل ہونے کے بعد خود کو خدا نہ سمجھنے لگے۔ جو لوگ ہر

حال میں اللہ کے مطیع رہتے ہیں اور خزانے میسر آنے کے بعد بھی عاجزی اور انکساری کے دامن کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتے وہ سدا کامیاب رہتے ہیں اور انہیں اس مالکِ حقیقی کی نصرتیں بھی میسر رہتی ہے کہ جن کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں کچھ نہیں ہوتا۔ نہ ہوائیں چلتی ہیں، نہ سمندر میں طغیانی پیدا ہوتی ہے۔ بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر آیاتِ خمسہ کی مذکورہ ریاضتوں سے پہلے ان آیات کا نقش بنا کر اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں تو کامیابی کے امکانات اور زیادہ روشن ہوجاتے ہیں اور شاہِ جنات کا تابع ہونا آسان ہوجاتا ہے۔

ان آیات کے اعداد ۲۲،۳۳۱ ہیں۔ ان میں عامل اپنے اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد شامل کر کے اپنے عنصر کے اعتبار سے نقش بنائے اور اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لے۔ مثلاً: زبیر ابن سلمہ عامل ہے اور وہ آیاتِ خمسہ کا نقش بنانا چاہتا ہے تو اس کو اپنے نام مع والدہ، اعداد اخذ کرنے ہوں گے۔ زبیر ابن سلمہ کے اعداد یہ ہیں: ۳۵۴۔ ان کو آیاتِ خمسہ کے اعداد ۲۲۳۳۱ میں شامل کیا تو کل اعداد ۲۲۶۸۵ ہوگئے۔

ان میں ۳۰ کم کئے اور باقی اعداد کو ۴ سے تقسیم کیا۔ حاصلِ تقسیم کو نقش کے پہلے خانہ میں رکھ کر نقش کو پورا کیا اور چوں کہ زبیر کا عنصر آب ہے، اس لئے آبی چال سے اس نقش کی تکمیل کی۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۶۶۳	۵۶۷۷	۵۶۷۴	۵۶۷۱
۵۶۷۵	۵۶۷۰	۵۶۶۴	۵۶۷۶
۵۶۶۹	۵۶۷۲	۵۶۷۹	۵۶۶۵
۵۶۷۸	۵۶۶۶	۵۶۶۸	۵۶۷۳

انشاء اللہ یہ نقش زبیر ابن سلمہ کے لئے موثر ثابت ہوگا اور آیاتِ خمسہ کی ریاضتوں کو پر اثر بنانے میں زبیر ابن سلمہ کی باذن اللہ مدد کرے گا۔

یہ بات واضح رہے کہ آیاتِ خمسہ کے ذریعہ تسخیر کردہ شاہِ جنات۔ جنات کے بے شمار قبیلوں کا بادشاہ ہے۔ یہ شاہِ جنات حق تعالیٰ کی عطا کردہ انمول قوتوں سے سرفراز ہے، یہ باذن اللہ آیاتِ خمسہ کے عامل کی بھرپور مدد کرے گا اور اس کے ہر حکم کی تعمیل کرے گا۔

حصار کا طریقہ

عامل کو چاہئے کہ وہ عمل سے پہلے حصار ضرور کرلے۔ حصار کے بغیر عمل کرنے کی غلطی ہرگز ہرگز نہ کرے۔ حصار کے لئے سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ ناس پانچ پانچ مرتبہ پڑھے اور آیت الکرسی، سورہ شمس اور سورۂ طارق ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ ان سورتوں کو پڑھنے کے بعد چھری یا لکڑی پر دم کر کے اپنے دائیں طرف سے حصار شروع کرے۔ اپنے سامنے خیدی لکڑی کو گاڑ دے۔ اگر زمین پختہ ہو تو شہادت کی انگلی سے حصار کرے۔ حصار سے پہلے کھیعص اور حمعسق کا نقش ذوالکتابت عامل اپنے پاس رکھے تاکہ عامل جنات کی شرارتوں سے پوری طرح محفوظ رہے۔ حصار ان ہی سورتوں کو حسب تعدد پڑھ کر ختم کریں اور حصار ختم کرتے وقت دائرہ بائیں سے دائیں طرف کو کھینچیں۔ نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

ک	ہ	ی	ع	ص
۷۱	۹۱	۲۱	۱	۱۱
۲	۷	۷۲	۹۲	۲۲
۹۳	۲۳	۳	۸	۶۸
۹	۶۹	۸۹	۲۴	۴

اسی نقش کی پشت پر یہ نقش بنائیں۔

۷۸۶

ق	س	ع	م	ح
۷۱	۳۶	۹	۱۰۱	۶۱
۱۰	۱۰۲	۶۲	۶۷	۳۷
۵۸	۶۸	۳۸	۱۱	۱۰۳
۳۹	۱۲	۹۹	۵۹	۶۹

ان دونوں نقش کی چال یہ ہے:

۷۸۶

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

آیات خمسہ سے استفادہ کرنے کے لئے چوں کہ نقش مثلث سے مدد لینی پڑتی ہے، اس لئے یہ ضروری ہے کہ عامل نقش مثلث کی زکوٰۃ چاروں عناصر کی طبعی چال سے ادا کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پندرہ نقش روزانہ لکھے اور ۱۵ دن تک لگاتار لکھے، درمیان میں ناغہ نہ کرے اور عنصر کے اعتبار سے ان نقوش کو ٹھکانے لگائے۔

آبی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں یا تالاب وغیرہ میں ڈالے، روز کے روز ڈالے تو افضل ہے ورنہ اکٹھے بھی ڈال سکتا ہے۔

بادی نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے کسی پھل دار درخت پر لٹکائے۔ انہیں بھی روز کے روز لٹکائے تو اچھا ہے، ورنہ پھر اکٹھے ہی آخیر میں لٹکا دے۔ ایک دن کے پندرہ نقش ایک کپڑے میں پیک کئے جا سکتے ہیں، نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔

خاکی نقوش کو زمین میں دبا دیں۔ زمین اگر کسی باغ کی ہو تو بہتر ہے۔ انہیں بھی روز کے روز دبائیں تو اچھا ہے۔ ورنہ پھر اخیر میں ایک ہی دن میں بھی دفن کر سکتے ہیں۔ ان نقوش کو بھی پندرہ پندرہ نقوش کی پوٹلی بنا کر دفن کریں۔ ان نقوش کو سفید کپڑے میں پیک کریں۔ آتشی نقوش کو لکھنے کے بعد جلا دیں، انہیں بھی اگر روز کے روز جلا دیں تو بہتر ہے ورنہ پھر اکٹھے بھی جلا سکتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے نقوش کی طبعی چالیں یہ ہے:

آبی چال

۷۸۶

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۲	۴

بادی چال

۷۸۶

۲	۷۰	۶
۷	۵	۱
۴	۳	۸

خاکی چال

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

آتشی چال

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اگر آیات قرآنی کی زکوٰۃ بھی الگ الگ ادا کردی جائے تو عامل کو وہ روحانی قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ جس کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی اور پھر ہر عمل اس طرح موثر ثابت ہوتا ہے کہ عقلیں بھی حیران ہو جاتی ہیں۔ قرآن حکیم کی آیات کی زکوٰۃ ادا کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ آیت شریفہ کو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھ کر چالیس دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کی جائے۔ ان طریقوں پر عمل کرے اور پرہیز اور بخور وغیرہ کو ملحوظ رکھ کر عامل "عامل کامل" بن جاتا ہے اور دنیا کی کل مخلوقات اس کے قدموں میں آجاتی ہے۔

جو حضرات روزانہ کسی بھی آیت قرآنی کو ۳۱۲۵ مرتبہ نہ پڑھ سکیں وہ روزانہ ۱۰۴۵ مرتبہ پڑھ سکتے ہیں اور تین چلوں میں یعنی ۱۲۰ دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

یہ بات بھی واضح رہے کہ آیات قرآنی کی زکوٰۃ میں صغیر اور کبیر کا چکر نہیں چلانا چاہئے۔ یہی زکوٰۃ کافی ہے اور اس زکوٰۃ کے بعد قرآن کی آیات کے عملیات اللہ کے فضل و کرم سے موثر ثابت ہوتے ہیں۔ آیات پڑھ کر بھی مریضوں پر دم کیا جاسکتا ہے اور آیات کے نقوش بنا کر بھی مریضوں کو دیئے جاسکتے ہیں۔ تمام قارئین کے لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ مذکورہ آیات قرآنی سے استفادہ کرنے کے لئے ان آیات کی زکوٰۃ ضرور ادا کریں۔ انشاء اللہ ایسے اثرات ظاہر ہوں گے اور ایسے نتائج برآمد ہوں گے کہ عقل حیران ہوگی۔ آیات خمسہ کے عملیات اکابرین کا ایک قیمتی راز ہے جس کو ہم نے اپنے قارئین کے لئے پیش کرنے کی جسارت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اہل لوگوں کو ان عملیات سے استفادہ کرنے کی توفیق دے اور نا اہل لوگ ان رازوں سے دور ہی رہیں تو بہتر ہے۔

☆☆☆

بسم اللہ کے اسرار مخفی

بسم اللہ کے کل ۱۹ حروف ہیں جو کہ یہ ہیں۔
"ب س م ال ل ہ ال رح م ن ال رح ی م"
ان تمام حروف کو جو کہ مکرر ہیں علیحدہ کیا تو پھر "ب س م ال ہ ن رح ی" رہ گئے۔
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور اسم اعظم میں اتنا فرق ہے کہ جتنا کہ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں فرق ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ "اے محبوب! کہہ دو ان سے کہ چاہے رحمٰن کہہ کر پکارو، چاہے رحیم کہہ کر یہ وہی اللہ ہے بس تم کو اختیار ہے کہ اللہ کہو یا رحمٰن کیوں کہ اللہ ربوبیت اور رحمانیت کی دونوں صفتوں کا جامع ہے۔ اللہ کا ہر نام بزرگ ہے اگر تم اللہ کی رحمت درکار ہو تو پھر یا رحمٰن کہہ کر پکارو۔

ب: بسم اللہ کی "ب" کو اگر ہرن کی کھال پر ہزار مرتبہ لکھیں اور دشمن کا نام بمع والدہ کے لکھیں تو انشاء اللہ دشمن دفع ہو جائے گا۔
☆ قیدی کی رہائی کے لئے ہزار بار پڑھیں تو قیدی کو رہائی نصیب ہوگی۔ اگر ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھیں تو کوئی مصیبت نہ آئے گی۔
☆ اگر کاروباری حضرات، ڈاکٹر، حکیم یا کوئی دکاندار اس کا وظیفہ رکھے تو اس کے ہاتھ میں شفا آئے گی اور دکاندار حضرات کی دکان داری زیادہ چلے گی۔
☆ اگر پھول پر ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر محبوب کا نام لے کر پڑھے اور سونگھائے تو محبوب فرماں بردار ہوگا۔

س: اسی طرح سین کو ۱۲۱ پیپل کے درخت کے پتے پر لکھیں اور ساتھ گمشدہ کا نام لکھیں انشاء اللہ گمشدہ جلد واپس آجائے گا۔
☆ ۴۰ مرتبہ بعد نماز ظہر پڑھیں تو صاحب کرامت ہوگا۔
☆ ۴۰ مرتبہ حروف لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں تو بچہ جلدی باتیں کرنے لگے گا۔
☆ ہر مصیبت مشکل میں آسانی کے لئے بکثرت پڑھیں۔ جائز مراد کے لئے ہر روز ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔
☆ کسی کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے ۷۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ ۷ روز تک خالی گلاس پر پڑھ کر دم کریں اور پانی ضدی بچے کو پلانے سے بچہ اپنی ضد چھوڑ دیا کرے گا۔

م: اگر میم کو ۱۰۱ مرتبہ سیب پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو لوگوں کے دلوں میں با کمال محبت پیدا ہوگی۔
☆ ۴۰ مرتبہ چینی کے پیالہ میں زعفران سے لکھ کر نسیان کے مریض پلائیں تو حافظہ تیز ہوگا۔ قرآن پاک حفظ کرنے والے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں
☆ کمر درد والے حضرات روزانہ ۷۸۶ بار پڑھ کر ہاتھ پر دم کریں اور ہاتھ کمر پر پھیریں تو کمر درد دور جاتا رہے گا۔
☆ جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو یا حمل ضائع ہو جاتا ہو تو وہ عورت ۷۰ مرتبہ روزانہ پڑھے تو حمل کبھی بھی ضائع نہیں ہوگا۔ کم از کم سات ماہ باندھے رکھے اس کے بعد اتار دے۔

الف: آنکھ کھلتے ہی بستر پر لیٹ کر ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں تو صاحب ثروت ہوں گے۔
☆ جو کوئی تہجد کی نماز کے بعد ۴۶۹۰ بار اس کا ذکر کرے تو مؤکل تابع دار ہوں۔
☆ ہر مشکل کو آسان کرنے کے لئے روزانہ ۳ ہزار مرتبہ پڑھیں نے مشکل آسان ہوگی۔
☆ اگر نگینہ پر کندہ کرا کے پہنیں تو خلق کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔
☆ آدھا سر کے درد کے لئے اگر ۵ بار ماتھے پر لکھیں اور دم

کردیں تو سر کا درد جاتا رہے گا۔

☆ ملازمت میں ترقی کے لئے ہر روز ۱۱۱ مرتبہ پڑھنے سے ملازمت میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔

لام: چھری پر ۷۱ مرتبہ لکھیں اور دم کریں اور کسی بچے کو نظر لگی ہوئی ہو تو چھری سے نظر اتار دیں۔ بچے کو فوراً سکون مل جائے گا۔

☆ ایک بادام جس کی دو گریاں ہوں اس پر پڑھ کر ایک گری عورت کو کھلا دیں، ایک آدمی کو تو دونوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوگی۔

☆ روزانہ اکتالیس روز تک ۲۰۰ مرتبہ پڑھ کر دشمن کے گھر کی طرف منہ کر کے پھونک ماریں تو دشمن سے نجات حاصل ہو۔

شادی کے بعد دلہن جب سسرال جانے لگے تو ۹۲ مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کرے اور ہاتھ پورے جسم پر پھیرے۔ انشاء اللہ محبت ملے گی۔ سکون کی زندگی بسر ہوگی۔

☆ بچہ اگر بہت زیادہ روتا ہو تو پڑھ کر دم کردیں۔ بچہ رونا بند کردے گا۔

ھ: اگر کوئی ۷۰۴ مرتبہ قبرستان کی مٹی پر دم کرے اور مٹی دشمن کے گھر ڈال آئے تو دشمن کا گھر برباد ہو جائے گا یا پھر اپنی آگ میں خود جلتا رہے گا۔

☆ اگر ایک کاغذ پر موٹا سا "ھ" کالی روشنائی کے ساتھ سرکنڈے کے ساتھ لکھے اور پھر ۱۰۰ مرتبہ دم کر کے کاغذ کو لیمو کے درخت، جس کا کانٹا موٹا ہو اس کے کانٹے پر صرف "ھ" چپک جائے لگاتے اور دم کرتے وقت دشمن کا نام بمع والدہ پڑھ کر دم کرے دشمن تباہ و برباد ہو جائے گا۔

ی: بچہ بہت زیادہ روتا ہو یا دودھ سے نفرت کرتا ہو تو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کردیا کریں، بچہ ٹھیک ہو جائے گا۔

☆ اگر عورت بدکردار ہو پانی پر روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور پانی عورت کو پلا دیا کرے۔

☆ اگر غصہ بہت زیادہ آتا ہو تو روزانہ ۱۱۰ مرتبہ پڑھنے سے غصہ کم ہو جائے گا۔ اور آخر کار ختم ہو جائے گا۔

☆ ہر کامیابی کے لئے ہر روز ۹۰ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ ہر نماز کے بعد ۲۵۶ مرتبہ پڑھ کر بعد میں دل کی طرف نگاہ کر کے پھونک ماریں۔ یہ عمل نوچندی جمعہ کو کریں۔ دل برائی کی طرف راغب نہیں ہوگا۔

ذ: ز، کو وردشقیقہ کے لئے پانچ مرتبہ ماتھے پر لکھیں۔

☆ جب کوئی نیا مکان بنانا شروع کرے تو ایک کاغذ پر ۱۰۰ مرتبہ دم کر کے مکان کی بنیاد میں رکھ دے، مکان کبھی خراب نہیں ہوگا، گھر میں لڑائی جھگڑے نہیں ہوں گے، مکان آگ سے بچا رہے گا۔

م: ہر روز ۳۵ مرتبہ چینی کے پیالے پر لکھ کر مریض کو پلائے تو شفاء ہوگی۔

☆ اگر کوئی جمعہ کے دن بعد نماز عشاء سجدے میں ۵۰۰ مرتبہ پڑھے اور پھر سو جائے تو آنے والے حالات معلوم ہوں گے۔

ی: سفید حریر پر روغن زیتون سے ۱۰۰ مرتبہ لکھے حاسدوں سے بچے۔

☆ اگر کوئی بعد نماز عصر ننگے سر روزانہ اس کا ذکر کرے تو ہر طرح کی آفات سے محفوظ رہے گا۔ رزق کی تنگی دور ہوگی، قرضہ سے نجات ہوگی۔

امیر و کبیر ہونے کے لئے

طلوع آفتاب کے وقت سورج کی طرف منہ کر کے ۱۰۷ مرتبہ درود شریف اور ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے تو اپنے علاقہ کا امیر ترین شخص بن سکتا ہے بس دوران پڑھائی ناغہ نہ ہو۔

ردسحر کے لئے

۷ کنوؤں کا پانی لے کر اس پر ۲۱ مرتبہ بسم اللہ پوری پڑھ کر دم کریں پھر اس پانی سے غسل کرائیں۔

دوستی کے لئے

کسی سے دوستی کرنا چاہتے ہو تو ۷۸۶ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں اور پھر اس شخص سے ملنے جائیں جس سے دوستی چاہتے ہیں انشاء اللہ پہلی ملاقات میں دوستی ہو جائے گی۔

دشمن ذلیل ہو

ہر روز ۷۸۶ مرتبہ پڑھ کر دشمن کا تصور کر کے آنکھیں بند کر

کے دم کریں، روزانہ ایسے ہی کیا کریں۔ ۷۔ ۲۱۔ ۴۰ر دنوں میں دشمن برباد ہوجائے گا۔

بیماری دور ہو

ایسے مریض جن سے طبیعت عاجز آجائے ان کو روزانہ ۷۰ر مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ صحت وتندرستی کے دروازے کھل جائیں گے۔

زبان بندی کے لئے

ہر روز بعد نماز مغرب ۷۸۶ر مرتبہ پڑھ کر جس کی زبان بندی کرنی ہو اس کا آنکھیں بند کر کے تصور کر کے دم کریں۔ انشاء اللہ اس کی زبان بندی ہوجائے گی، جس کی آپ زبان بندی چاہتے ہیں۔

ہر مقصد میں کامیابی کے لئے

آغاز ماہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس طرح پڑھیں کہ کسی وقت دن یا رات میں ۲ر رکعت نماز حاجت ادا کریں پھر ۱۲۰۰۰ر بار پڑھیں پھر دعا مانگیں۔ انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

مالک مکان خالی نہ کروائے

اگر مالک اپنا مکان خالی کروانا چاہتا ہے کہ مکان خالی ہوگا اور نیا کرائے دار رکھوں گا، کرایہ زیادہ وصول کرروں گا تو اس کے لئے آپ ہر نماز عشاء کے بعد ۷۸۶ر مرتبہ پڑھ کر دعا مانگ لیا کریں مالک مکان ،مکان خالی نہیں کروائے گا۔

شادی کے لئے: جس لڑکی کی شادی نہ ہورہی ہو، رشتے آتے ہوں مگر دوبارہ نہ آتے ہوں تو بروز جمعرات بعد نماز مغرب ایک سفید کاغذ پر ۷۸۶ر بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سرخ مارکر سے لکھ کر ایک لوہے کے ڈبے میں بند کر کے کسی اونچی جگہ پر رکھ دیں۔ اب اگلی جمعرات کو اسی وقت ڈبے کو کھول کر لکھے ہوئے کاغذ پر ۷۸۶ر بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کریں۔ اسی طرح ۵ر جمعرات تک کرنا ہے۔ انشاء اللہ کوئی نہ کوئی رشتہ آئے گا اور رشتہ طے ہوجائے گا۔ جب رشتہ طے ہوجائے تو اس کاغذ کو نہر یا دریا میں بہادیں اور اللہ کے نام کی نیاز دے دیں۔

اگر کسی عورت کی بیوی بدزبان ہو اور بوجہ بدظنی مرد کے قابو سے نکل جاتی ہو یا اسی طرح کسی عورت کو مرد کے متعلق شکایت ہو تو یوں کرے کہ نام مطلوب معہ والدہ طالب معہ والدہ کے اعداد نکال کر ان میں حروف صوامت ۵۴۳ پھر وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ کے اعداد ۲۰۵۰

مثال نام طالب کے اعداد: ۲۵۷، نام مطلوب کے اعداد: ۸۵۰ حروف صوامت: ۵۴۳ آیت کے اعداد: ۲۰۵۰ میزان ۳۶۸۰ تفریق: ۳۰ بقایا: ۳۶۵۰ تقسیم: ۴ حاصل تقسیم ۹۱۲ کو خانہ اول رکھے ایک کے اضافہ سے نقش پر کرے اگر کسر ۱ ہو تو خانہ ۱۳ ایک اضافہ کسر ۲ ہو تو خانہ ۹ ایک اضافہ کسر ۳ ہو تو خانہ ۵ ایک اضافہ۔

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل

۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱
۴	۱۵	۱۰	۵

میکائیل

عزرائیل

الهم سخرلی ۲۵۷ حب قلب ۸۵۰ بحق یا بدوح

ایک نقش میوہ دار درخت پر باندھے اور ایک نقش طالب کے بازو پر باندھے

☆☆☆

ضال

سرگشتہ، گمراہ، حیران، ضال ہدایت کی ضد ہے، راہِ مستقیم سے بھٹک جانے یا پھر جانے کو ضال کہتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا گیا۔ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی. آپ کو ضال پایا تو راہ نمائی کی تو یہاں وہ حیرانی اور سرگشتگی مراد ہے جو نزول وحی سے آپ کو لاحق ہوئی کہ کس طرح مخلوق خدا کو کفر وعصیاں کے اندھیروں سے نکال کر ایمان وہدایت کی نیک راہ پر ڈالیں۔

ضان : اون والی بھیڑ۔

ضحک

ہنسنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس طرح نہیں ہنسا کہ ان کے منہ کا اندرونی حصہ نظر آئے، وہ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

حدیث میں ہے۔ اِیَّاکم و کثرۃ الضحک فاِنَّما تُمیت القلب. زیادہ ہنسنے سے بچو کہ وہ دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ قیامت کا ذکر فرمایا جس سے دل بے حد غمگین ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم سے زیادہ ضحک کبھی نہیں فرمایا، چونکہ آپ کو عظمت حق اور قدرت حق کا انکشاف تھا اس لئے ضحک نہ فرماتے تھے۔

ضحی : چاشت کا وقت، دن چڑھے۔ قرآن مجید میں والضحیٰ کہہ کر اللہ نے چاشت کے وقت کی قسم کھائی ہے۔ قرآن مجید کی ۹۳ ویں سورت کا نام ہے۔

ضرر رسانی : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو ضرور پہنچائے تو خدا اس کو ضرر پہنچاتا ہے اور جو شخص کسی کو مشقت دے خدا اس کو مشقت دیتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مومنوں کو ضرور پہنچائے یا ان کے ساتھ مکر کرے تو وہ ملعون ہے۔

ضمانت : کفالت، کسی کی ذمہ داری لینا، اصطلاح میں ضم الذمۃ فی المطالبہ یعنی کسی مال کی ادائیگی یا قرض کی ادائیگی یا کسی شخص کے وقت پر حاضر کردینے کی ذمہ داری کو ضمانت کہتے ہیں۔

ضیافت

مہمان نوازی، کسی کی دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ (مشکوٰۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ اخلاقی اور آپس میں بہترین سلوک کی تعلیم دی اور مہمان نوازی کے آداب بھی مقرر فرمائے۔ ان من سنۃ ان تشیع الصیف الی باب الدار. یعنی سنت یہ ہے (رخصت کے وقت) مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جاؤ۔ (بیہقی)

طائے حطی

(ط ط)

طابہ: طابہ اور طیبہ دونوں مدینہ منورہ کے نام ہیں۔

طاعون

سعد بن ابی وقاصؓ نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا کہ تم نے طاعون کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر اور تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا، جب تم کسی زمین

میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور تم جہاں ہو وہاں طاعون پھیل جائے تو بھاگ جانے کے خیال سے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون (میں مرنا) شہادت ہے ہر مسلمان کے لئے۔ (بخاری و مسلم)

طاغوت

شیطان، سرکش، بت، معبود باطل، ہر وہ چیز جس کی بندگی حکم خداوندی کے خلاف کی جائے، یہ طغیانی سے ہے، جس کے معنی سرکشی کے ہیں، وہ شخص جو اپنی جائز حد سے تجاوز کر گیا ہو یعنی وہ بندہ، جو بندگی کی حد پار کر کے خود کو خداوند ہونے کا دعویٰ کرے۔

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ط جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے پس تحقیق اس نے مضبوط رسی کو تھام لیا جس کے لئے ٹوٹنا نہیں ہے۔ (۲:۲۵۶)

طالب: ڈھونڈنے والا، طالب العلم، علم کا متلاشی۔

طالوت

حضرت شموئیل کے زمانہ میں ایک کافر اور ظالم بادشاہ جالوت کا بنی اسرائیل پر تسلط ہو گیا اور اس نے ان کو جلاوطن کر دیا تو حضرت شموئیل علیہ السلام نے ایک بہادر، مدبر مگر غریب طالوت کو سردار بنا کر جالوت کے مقابلہ کے لئے بھیجا، اکثر بنی اسرائیل نے ان کی نافرمانی کی، صرف تین سو تیرہ صالحین نے ان کا ساتھ دیا اور ایک سپاہی کی حیثیت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کر دیا۔

طائفہ: جماعت، گروہ۔

طبع

مہر، حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی بندہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے اور وہ بڑھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ سارے قلب کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اگر وہ شخص پہلے ہی سے محتاط ہو کر گناہوں سے توبہ کر لے تو یہ نقطہ صاف ہو جاتا ہے۔

طریق: طریقت، تصوف کی راہ۔ اہل طریقت کے کئی مذاہب ہیں۔ (۱) فرقۂ محاسبیہ (۲) فرقۂ قصاریٰ (۳) فرقۂ طیفوریہ (۴) فرقۂ جنیدیہ (۵) فرقۂ نوریہ (۶) فرقۂ سہلیہ (۷) فرقۂ حکیمیہ (۸) فرقۂ خفیفیہ (۹) فرقۂ سیاریہ وغیرہ۔ ان سب کے معاملات اور طریقت کے سلوک درست اور عمدہ ہیں۔ مشاہدات میں ان کے آداب لطیف و دقیق ہیں، اگرچہ باہم معاملات میں مجاہدات میں اور ان کی ریاضتوں میں اختلاف ہے تاہم توحید اور شریعت کے اصول و فروع میں سب متفق ہیں۔ (کشف المحجوب)

طعام

کھانا، خوراک۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ۔ یعنی اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ (۵:۵)

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ○ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ○ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ○ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ○ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ○ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ○ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ○ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ○ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ○

تو انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے، بے شک ہم نے ہی پانی برسایا، پھر ہم نے ہی زمین کو چیرا پھاڑا اور ہم ہی نے اس میں اناج اُگایا اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارا (یہ سب کچھ) تمہارے اور اور تمہارے چار پایوں کے لئے بنایا۔ (۸۰:۲۴/۳۲)

مچھلی اور ٹڈی کے علاوہ باقی جانور جو ذبح نہ کئے جائیں حرام ہیں۔ ہدایہ کے مطابق چار پائے اپنے دانتوں سے جن کا شکار کریں حرام ہیں، لومڑی، گیدڑ، ہاتھی، نیولے کے مانند چھوٹے گوشت خور جانور، کنکوا، نگر مچھ، گدھے وغیرہ حرام ہیں، گھوڑے کے گوشت کے متعلق اختلاف ہے۔

طلاق

قید نکاح سے عورت کی آزادی، طلاق کے معنی ہیں گرہ کھولنا اور

شرع میں جو گرہ نکاح کے ذریعہ لگادی گئی ہے اسے کھولنا طلاق کہلاتا ہے۔ جب میاں بیوی میں اختلاف اس حد تک بڑھ جائیں کہ نباہ مشکل ہوجائے تو مرد طلاق کے ذریعہ اور عورت خلع کے ذریعے ایک دوسرے سے چھٹکارا حاصل کرسکتے ہیں۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ . تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم اپنی عورتوں کو طلاق دیدو۔ (۲۳۶:۲)

اگرچہ کہ مرد کو کسی بھی وقت طلاق دینے کا حق حاصل ہے تاہم اسے ایک ناپسندیدہ فعل قرار دیا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قابل نفریں شئے طلاق ہے۔ (ابوداؤد)

طلاق کی تین قسمیں ہیں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق دیدے اور پھر عدت کے اندر اپنے فعل پر پشیمان ہوکر اپنے رشتہ کی تجدید کرنا چاہے تو وہ ایسا کرسکتا ہے، یہ طلاق رجعی کی صورت ہے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ. طلاق صرف دو مرتبہ ہے لہٰذا روکے رکھنا یا معروف طریقہ سے کچھ دے کر رخصت کردینا ہے۔ (۲۲۹:۲)

طلاق بائن وہ جب ایک یا دو طلاق کے بعد عدت کی مدت یعنی تین حیض گزر جائیں تو شوہر اس کو دوبارہ اپنے نکاح میں لے سکتا ہے مگر اس نکاح میں دونوں کی رضامندی پھر سے ضروری ہے۔ طلاق مغلظ وہ جب تین صریح طلاقیں ہوجائیں تو شوہر نہ تو رجعت کا حق دار ہے اور نہ بیوی۔ اس کے حلالہ ہونے تک اسے انتظار کرنا ہوگا، طلاق معلق یہ ہے کہ کسی نے اگر اپنی بیوی سے یہ کہا کہ فلاں کام کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے اگر عورت نے وہ کام کیا تو طلاق رجعی ہوجائے گی۔

بیک وقت تین طلاقیں دینا نہایت ناپسندیدہ فعل ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے ڈالی ہیں تو غصہ میں کھڑے ہوکر فرمایا کہ کیا وہ اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل کررہا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت دیکھ کر ایک صحابی نے پوچھا۔ "کیا میں اسے قتل نہ کردوں۔" (نسائی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے ڈالیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین طلاقوں کے ذریعے اللہ کی نافرمانی کے ساتھ وہ عورت اس سے جدا ہوگئی، باقی ۹۹۷ طلاقیں ظلم اور عدوان کے طور پر باقی رہ گئی ہیں جس پر اللہ چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو معاف کردے۔

صحابہ کرام کی عام رائے یہ تھی کہ آدمی اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دے کر چھوڑے رکھے یہاں تک کہ اسے تین حیض آجائیں، ایسی عورت جس کو حیض آنا بند ہوگیا ہو تو اسے مباشرت کے بعد بھی طلاق دی جاسکتی ہے کیوں کہ اس کے حاملہ ہونے کا امکان نہیں ہے۔ ایک یا دو طلاقوں کی صورت میں عدت گزر جانے پر بھی مطلقہ عورت اور اس کے سابق شوہر کے درمیان باہمی رضامندی سے پھر نکاح ہوسکتا ہے مگر تین طلاقوں کے بعد عورت جب تک دوسرے شوہر سے خلوت اور مباشرت کے بعد طلاق حاصل نہ کرے پہلے شوہر کے لئے جائز نہیں ہوسکتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو ایسے شخص کو درّے لگاتے تھے جو جہلا کے طریق پر ایک ہی بار میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا تھا۔

آدمی کی اپنی مرضی کے علاوہ کئی شرطیں ایسی ہیں جو طلاق کی وجہ بن سکتی ہیں اور ان میں سے کسی ایک وجہ کی بنا پر قاضی طلاق کی منظوری دے سکتا ہے۔

(۱) مرد کسی وجہ سے اپنی شادی سے پہلے اپنا عضو کھو چکا ہو، پاگل پن اور مرض جذام بھی طلاق کا باعث بن سکتے ہیں (۲) نامردی یا بانجھ پن (۳) قبیلہ کی برتری، کسی اونچے قبیلے کی عورت کو کسی ادنیٰ قبیلہ کے مرد سے نکاح کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اگر نکاح ہوچکا ہے تو قبیلے کے نزدیک طلاق کا تقاضہ کرسکتے ہیں بصورت دیگر نکاح قائم رہے گا (۴) اگر منظور شدہ جہیز نہ دیا جائے تو طلاق ہوسکتی ہے (۵) اگر دونوں میں سے ایک مسلمان ہوجائے اور دوسرا انکار کردے تو طلاق ہوسکتی ہے (۶) اگر خاوند اپنی بیوی پر بدچلنی کا الزام لگائے اور گواہ لائے یا خود ہی قسم کھا کر چار بار الزام دہرائے تو طلاق ہوجائے گی (۷) اگر مرد اپنی بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھائے اور اس پر قائم رہے تو طلاق واقع ہوجائے گی (۸) شوہر اگر دارالحرب سے دارالسلام کی جانب ہجرت کرے اور بیوی مہاجرت پر آمادہ نہ ہو تو طلاق ہوجائے گی۔

طویٰ : طور سینا کی وادی کا نام جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملی تھی اس کی وادی مقدس، وادئ ایمن کے نام سے بھی

مشہور ہے۔

طواف

گھومنا، چکر لگانا، طواف کعبہ، حج کا ایک اہم رکن ہے، بلکہ حج کا دوسرا فرض ہے، طواف تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک طواف سنت ہے، دوسرا فرض اور تیسرا واجب ہے، حرم میں آنے اور اس کو سلام کرنے کا طواف، طواف قدومیہ یا طواف تحیہ کہلاتا ہے، مکہ سے باہر رہنے والوں اور حج یا قران کی نیت کرنے والوں کے لئے یہ طواف ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہے، دوسرا طواف زیارت یا طواف فاضہ ہے جو فرض اور رکن حج ہے۔ اگر یہ چھوٹ جائے تو حج فاسد ہو جائے گا۔ اس طواف کا سب سے افضل وقت دسویں ذی الحجہ ہے، جب حلق اور قربانی وغیرہ سے فراغت حاصل ہو جائے اگر کسی مجبوری کی وجہ سے دس ذی الحجہ کو نہ کر سکے تو گیارہ تاریخ کو ادا کرنا ہوگا۔ حج سے فراغت کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت ایک بار پھر مکہ کا طواف کرنا چاہئے اسے طواف صدر یا طواف وداع کہتے ہیں یہ طواف واجب ہے۔

مکہ پہنچنے کے بعد جیسے ہی کعبہ مقدس پر نظر پڑے تکبیر و تحلیل اور پھر درود شریف پڑھ کر یہ دعا کریں۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. اس کے بعد طواف کریں، مسجد حرام سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَسَهِّلْ لِيْ اَبْوَابَ رِزْقِكَ. طواف سے پہلے اپنی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔ شریعت میں اسے اصطباغ کہتے ہیں، پھر کعبہ کی طرف رخ کر کے سنگ اسود اور رکن یمانی کے درمیان کھڑے ہو کر پھر طواف کی یہ نیت کریں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ بَيْتَكَ الْمُحَرَّمَ فَيَسِّرْ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ. (ہدایہ)

نیت کے بعد کعبہ کی جانب منہ کئے ہوئے اپنی داہنی جانب چلیں، جب حجر اسود کے قریب پہنچ جائیں تو دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ دونوں ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور اور یہ دعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. پھر حجر اسود کا استلام کر کے یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس کے بعد کعبہ کے دروازہ کی طرف بڑھیں، حجر اسود کے سامنے سے گزر جائیں تو پھر خانہ کعبہ کو اپنے بائیں جانب کر کے حطیم کے باہر سے ہو کر گزر جائیں، حطیم کی زمین خانہ کعبہ کے حکم میں ہے۔ اگر وہ ذرا بھی چھوٹ گئی تو طواف ناقص رہے گا۔ رکن شامی، رکن یمانی، رکن عراقی، تین گوشے ہیں، چوتھا گوشہ جہاں حجر اسود نصب ہے اس طرح پورے بیت اللہ میں چکر لگاتے ہوئے پھر حجر اسود کے پاس آ کر استلام کریں۔ اس طرح پہلا شوط (چکر) پورا ہو گیا اس طرح سات چکر لگانا چاہئے، مردوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے تینوں پھیروں میں رمل کریں، ملتزم، میزاب رحمت، مستجار، رکن عراقی اور رکن یمانی پر ٹھہر کر دعا کریں۔

طواف میں سات چیزیں واجب ہیں۔

(۱) طہارت (۲) ستر عورت (۳) طواف کی ابتدا، اپنے داہنی طرف سے کرنا اور کعبہ کو بائیں رکھنا (۴) اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل طواف کرنا (۵) کھڑے ہو کر طواف کرنا (۶) حطیم کے باہر سے طواف کرنا، (۷) سات پھیرے کرنا، اگر ان میں سے کوئی بات چھوٹ جائے یا قصداً چھوڑی جائے تو اس کو دوبارہ کرنا ضروری ہوگا۔ ورنہ ایک قربانی دینی ہوگی۔ طواف میں یہ چیزیں حرام ہیں۔ (۱) بغیر وضو طواف کرنا، غسل کی ضرورت ہو تو غسل کرنا ضروری ہے (۲) ستر کا کھلا رکھنا یعنی گھٹنے سے ناف تک کوئی حصہ کھول دینا یا اس کا کھل جانا (۳) کعبہ کو اپنے داہنے جانب رکھ کر الٹا طواف کرنا (۴) بغیر کسی مجبوری کے سواری پر طواف کرنا (۵) حطیم کے اندر سے ہو کر طواف کرنا، بغیر وضو طواف کریں تو اس کا کفارہ ایک بھیڑ یا بکری یا دنبے کی قربانی ہے، جنابت کی حالت میں طواف کریں تو ایک گائے یا اونٹ کی قربانی دینی ہوگی۔ طواف میں یہ باتیں مکروہ ہیں۔ (۱) جسم یا کپڑے پر نجاست خفیفہ یا غلیظہ لگی ہو اور اسی حالت میں طواف کرنا (۲) ذکر و دعا کے بجائے فضول باتیں کرنا (۳) کوئی چیز کھانا (۴) خرید و فروخت کرنا (۵) ایک دو پھیرے کے بعد دیر تک بیٹھ جانا (۶) ایک طواف پورا کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے سے پہلے دوسرا طواف شروع کرنا (۷) رمل یا اضطباغ چھوڑ دینا (۸) حجر اسود کا استلام نہ کرنا (۹) ذکر یا دعا چلا چلا کر پڑھنا، عورتوں کا طواف بھی یہی ہے صرف وہ دو باتیں نہ کریں یعنی رمل اور اضطباغ دونوں نہ وہ طواف میں اکڑ کر اور بازو ہلا کر چلیں اور نہ اپنی چادر بغل سے نکال کر اوڑھ لیں۔

قسط نمبر: ۱۰

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

بادام

شناخت: بادام کئی قسم کے ہوتے ہیں یہاں ان معمولی باداموں کا تذکرہ رہے گا جو رواج میں ہیں اس کے درخت کی اونچائی معمولی ہوتی ہے۔ انار اور بہی کے درخت کے برابر ہوتا ہے، درخت کی چھال سرخی اور تیرگی مائل ہوتی ہے، کچے پتے ہرے، ہلکے رنگ کے ہوتے ہیں، پورے بڑھ جانے پر وہ ہلکے سفید رنگ کے ہوجاتے ہیں اور پت جھڑ میں گرجاتے ہیں، یہ کنگرے دار کچھ لمبے ہوتے ہیں، اس کے لال چھینٹے دار اور سفید پھول الگ الگ یا دور دور لگتے ہیں جن کے اندر ریزے زرد رنگ کے ہوتے ہیں، بستانی بادام کا درخت بونے سے تیسرے اور چوتھے برس پھل دے دیتا ہے اور برسوں تک رہتا ہے، اس کے پھل کی مینگ پر تین چھلکے ہوتے ہیں، ابتدا میں یہ چھلکے باہم متاثر نہیں ہونے پاتے ہیں، تمام پھل کا مزہ بکسا ہوجاتا ہے، پھر کھٹا ہونے لگتا ہے، گدرا پھل ترش اور نازک اور لذیذ پڑجاتا ہے۔ اگر ذرا سے نمک سے کھایا جائے تو خوب مزہ دیتا ہے جتنا زیادہ نازک اور گدرا ہوتا ہے زیادہ ترش اور لذیذ ہوتا ہے، اس کے بعد اس میں مینگ جمنے اور چھلکا سخت ہونے لگتا ہے ایسی حالت میں اس کے چھلکے پھیکے پڑجاتے ہیں اور مینگ چکنی اور میٹھی ہوجاتی ہے۔ اس وقت تازہ پھل کی مینگ نازک اور لذیذ ہوتی ہے، سب سے اوپر کا پھل چھلکا مخملی یا رویدار ہوتا ہے جب خوب پک کر سوکھ جاتا ہے ایسی حالت میں بھی مغز مزیدار ہوتا ہے، اوپر کا مخملی چھلکا تھوڑا سا نازک ہوتا ہے، سوکھ جانے کے بعد خود بخود جدا ہوجاتا ہے یا باداموں کو باہم رگڑنے سے جڑ جاتا ہے اب اس کے تلے کا سخت چھلکا ظاہر ہوجاتا ہے، شکل اس کی آنکھ جیسی ہوتی ہے اور اس میں کھوکھلے سل اور چھوٹے چھوٹے چھید ہوتے ہیں، یہ چھلکا دو قسم کا ہوتا ہے، ایک بہت پتلا کہ چٹکی سے ملنے سے ٹوٹ جاتا ہے، اس کو کاغذی بادام کہتے ہیں اور یہ بستانی ہے دوسرا موٹا اور سخت اسے تھوڑا بادام بولتے ہیں، کاغذی بادام کا مغز بہت مزیدار اور لطیف ہوتا ہے، دوسری قسم کا نہ ایسا مغز چکنا ہوتا ہے نہ ایسا مزے دار اور لطیف اور میٹھا ہوتا ہے۔

مزاج: گرمی وسردی کا معتدل ہے۔

فوائد: قوتوں کا محافظ ہے، بدن کو غذائے معتدل پہنچاتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے، ہضم دیر میں ہوتا ہے، اس سے جس قدر خون بنتا ہے وہ صالح ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے خون قلت وکثرت میں متوسط بنتا ہے۔ اس میں جلا اور تنقیہ کی قوت ہے، گرمی بھی پیدا کرتا ہے، سینے اور حلق کی خشونت کو دور کرتا ہے اور ذات الجنب کے لئے مفید ہے، تھوک میں خون آتا ہو تو دیتے ہیں فائدہ کرتا ہے، کھانسی میں نصف وزن زفت ملا کردینے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے، پیشاب کی سوزش اور سوزاک کو مفید ہے، اس میں قبض بالکل نہیں ہے بلکہ نرم اجابت لاتا ہے اور قبض رفع کرتا ہے، سبب اس کا یہ ہے کہ اس میں جلا ہے، اس کام کے لئے شکر یا انجیر کے ساتھ کھانا چاہئے جو ہر دماغ اور باہ اور بینائی کو قوت پہنچاتا ہے، سینے کے موافق ہے، گھس کر چاٹیں تو زیادہ بہتر ہے، آنتوں اور مثانے کے زخموں کو دور کرتا ہے اگر رطوبت معدہ کی وجہ سے پیچش ہوجائے تو اسے بہت مفید ہے، منی پیدا کرتا ہے، اس کی حدت کو مٹاتا ہے، قولنج کو دفع کرتا ہے، باریک پسا ہوا اور گھسا ہوا بادام معدہ پر ثقل پیدا کرتا ہے اور دیر میں تلے اترتا ہے البتہ دردار اور موٹا کچلا ہوا جلد تلے اتر جاتا ہے، اس کا مربہ خون صالح پیدا کرتا ہے اور بدن کو موٹا کرتا ہے، گردے کی اصلاح میں اس کا اثر قوی ہے، پھپھوندی لگا بادام کرب اور متلی اور غشی پیدا کرتا ہے، بھوک کم کرتا ہے، اس کا پھول قابض ہے، اس کے سونگھنے سے دل ودماغ میں طاقت آتی ہے، اس سے مردوں کی باہ کو قوت حاصل ہوتی ہے اور عورتوں کی باہ کمزور ہوجاتی ہے، اس کے چھلکے کو جلا کر اس کے کوئلے کو پیس کر دانتوں پر ملنے سے مسوڑھوں اور دانتوں میں قوت آجاتی ہے، اس کے تازہ پتے دست آور ہیں معدے سے کیڑے نکالتے ہیں اور خشک قابض ہیں، خون آنے کو روکتا ہے، پتھری کو نافع ہے۔

باقلا

شناخت: ایک بیج ہے جس کے سر پر ایک سیاہ رنگ کی چیز ہلالی شکل کی ہوتی ہے، لمبی لمبی پھلیوں میں پیدا ہوتا ہے، اس کی پھلی گوشت وغیرہ میں پکا کر کھاتے ہیں، اچھا دانہ موٹا سفید پھولا ہوا خشک کیا ہوا ہے اور تازہ دانہ اچھا نہیں ہوتا ہے کیوں کہ اس میں فضلہ زیادہ ہوتا ہے، نفاخ ہوتا ہے۔

مزاج: اعتدال کے قریب اور سردی و خشکی رکھتا ہے۔

فوائد: اس کے دانوں میں تھوڑی سی تحلیل کی قوت ہوتی ہے، نفاخ ہوتے ہیں، جلا کی قوت بہت ہے، خفیف سے منضج بھی ہیں، سوکھ جانے پر خشکی پیدا کرتے ہیں مگر اس کی خشکی سے کوئی اذیت اور گرانی نہیں معلوم ہوتی، دانوں کے اوپر کے چھلکوں میں خشکی اور قبض پیدا کرنے کی قوت ہے، پھلیوں کے اوپر کا سبز چھلکا سوکھ کر خوب خشکی اور قبض پیدا کرتا ہے، تازہ پھلیوں میں رطوبت فضلا بھی ہے اور جلا کی قوت تھوڑی سی ہے، باقلا کا دانہ بدن کو بالخاصیت فربہ کرتا ہے، مگر اس سے جس قدر گوشت پیدا ہوتا ہے وہ سست اور کمزور ہوتا ہے، اپنی جلا کی وجہ سے سدہ کھولتا ہے، مگر ہضم دیر میں ہوتا ہے، مصر کے باقلا میں یہ خوبی ہے کہ وہ جلد معدے کے تلے اتر جاتا ہے۔ بعض مزاجوں میں خلط بلغمی پیدا کرتا ہے، تازہ بہت فضول اور نفخ پیدا کرتا ہے اور بہت دیر میں ہضم ہوتا ہے، اس سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہے، سستی اور تمدد اور اختلاج اور تر وخشک کھجلی تمام بدن میں پیدا کرتا ہے، اس کے کھانے سے پریشان خواب دکھلائی دیتے ہیں، ذہن میں فساد آجاتا ہے اور حواس کند ہوجاتے ہیں، فکر اور ذہن کی تیزی جاتی رہتی ہے، بے وقوفی پیدا ہوجاتی ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہمیشہ اور زیادہ کھاتے رہنے سے کھانے والا شخص غمگین اور رنجیدہ رہنے لگتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ اس سے جو بخارات اٹھتے ہیں وہ روح نفسانی میں مل کر اس کو بگاڑ دیتے ہیں اگر باقلا میں یہ عیب نہ ہوتا کہ یہ دیر میں ہضم ہوتا ہے، نفخ پیدا کرتا ہے تو کشک سے کسی طرح کم نہیں تھا بلکہ اس سے جو خون بنتا ہے وہ اس کے بنے ہوئے خون سے گاڑھا اور قوی ہوتا ہے۔ باقلا کو بھون لینے سے نفخ کم پڑ جاتا ہے اور پرانے باقلا میں بھی نفخ کم ہوتا ہے لیکن اس میں عیب یہ ہے کہ بہ نسبت نئے کے دیر میں ہضم ہوتا ہے، تازہ سے فضول اور ریاح زیادہ پیدا ہوتے ہیں، چھلکے سمیت اس کو پکا کر کھانے سے بہت نفخ پیدا ہوتا ہے، اس کو پیس کر روٹی پکا کر کھانے سے نفخ بہت پیدا ہوتی ہے، اصلاح اس کی ریاح شکن چیزوں اور شہد کے ساتھ کھائیں، اگر مرغیوں کو باقلا کے دانے ہمیشہ کھلاتے رہیں تو وہ اتنی موٹی ہوجائیں اور تہہ بہ تہہ اتنی چربی چڑھ جائے کہ انڈوں کا دینا بند ہوجائے۔ اگر کسی نے باقلا کی تعریف کی ہے تو اس کا صرف سبب یہ ہے کہ باوجود یہ کہ اس سے غلیظ خلط پیدا ہوتی ہے، سدہ پیدا نہیں کرتا بلکہ ان دواؤں میں داخل کیا جاتا ہے جو سدہ کش اور منضج ہیں، سینے اور پھیپھڑے کا تنقیہ کرتا ہے اور دونوں کو قوت دیتا ہے اگر اس کو پانی میں جوش دے کر صاف کر کے پانی پی لیا جائے تو تھوک کے ذریعہ سے رطوبت سینے اور پھیپھڑے سے نکل جائے اور دونوں کے امراض مٹ جاتے ہیں حلق کی خشونت مٹ کر تلئین پیدا ہوجاتی ہے۔ باقلا اور میتھی کے بیجوں کو پیس کر شہد میں ملا کر چاٹنے سے حلق کے اورام کو نفع دیتا ہے۔ یہی فائدہ اس کے جوش کیے ہوئے پانی سے غرارہ کرنے سے ہے اس کو جوش کر کے اس کا پانی شہد کے ساتھ پینے سے کھانسی بند ہوجاتی ہے، تھوک میں خون آتا ہو رک جاتا ہے، اس کو کھانسی کے نسخوں میں ملاتے ہیں، اس کے حریرے سے سینے اور نرخرے کی خشونت جاتی رہتی ہے یہ حریرہ ذات الجنب کو بھی نافع ہے، غیر مقشر باقلا کو سرکہ میں پکا کر کھائیں تو قے بند ہوجاتی ہے اس طرح کھانے سے پرانے دست بھی بند ہوجاتے ہیں، اس کام کے واسطے خشک غیر مقشر بہتر ہے، قولنج ریحی میں استعمال کرنا مناسب نہیں اگر سونٹھ کے ساتھ استعمال کریں تو باہ کو قوت دیتا ہے اس کو پانی میں جوش کر کے وہ پانی پینے سے عورتوں کا خون حیض جاری ہوجاتا ہے۔

وید کہتے ہیں کہ باقلا گراں ہے، صفرا بڑھاتا ہے، بلغم دور کرتا ہے، پیاس لگاتا ہے، روشنی اور منی کم کرتا ہے، شیریں اور سرد اور زیادہ قابض ہے، اشتہا کو کم کرتا ہے۔

بتھوا

شناخت: دو قسم کا ہوتا ہے، ایک بڑا بتھوا یہ بویا جاتا ہے، اسے چندن بتھوا کہتے ہیں، دوسرا چھوٹا اسے چیل بتھوا کہتے ہیں اور بعض چیل کا ساگ بھی کہتے ہیں، یہ گیہوں کے کھیتوں میں اپنے آپ اُگ آتا ہے۔

پہلا بستانی کہلاتا ہے، دوسرا جنگلی بتھوے کا پودا آدھے ہاتھ تک بلند ہوتا ہے اور اس سے کم وزیادہ بھی ہوسکتا ہے، بڑے بتھوے کے پتے چوڑے چھڑے ہوتے ہیں بعض پتہ ڈنڈی کی طرف ساڑھے تین انچ چوڑا اور ڈنڈی تک پونے پانچ پانچ انچ لمبا ہوتا ہے، کسی کی کھوہ کے پتے کی سی اور کسی کی بنگلے پان کی سی اور خودرو کے پتے پتلے اور ان پر کنگرے ہوتے ہیں نرم اور دبیز ہوتے ہیں، ان کا رنگ ہلکا سبز ہوتا ہے، ساق اونچی ہوتی ہے، پھول اور بیجوں کے رنگ میں زردی ہوتی ہے اور تھوڑی سی لزوجت اور شوریت بھی ہوتی ہے، انگریزی بتھوا بھی ہندوستان میں کاشت ہوگیا ہے۔ پودا اس کا قد آدم تک اونچا ہوتا ہے، ساق اور شاخیں ہندوستانی بتھوے سے بڑی ہوتی ہیں۔

مزاج: سرد پہلے درجہ میں اور تر دوسرے درجہ میں۔

فوائد: سردی اور لطافت پیدا کرتا ہے، بتھوے میں ردع اور تحلیل دونوں کی قوت موجود ہوتی ہے ہر قسم کے گرم ورم کو خواہ اندر ہو یا باہر نفع دیتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ورم گرم کو ابتدا میں مفید ہے، سینے کو تسکین کرتا جن لوگوں کو گرمی سے کھانسی اور سل کا عارضہ ہو ان کے لئے مناسب ہے کہ روغن بادام میں پکا کر کھائیں، سینے کو ملین کرنے میں پالک سے بھی بہتر ہے، جس کے جگر میں گرمی ہو اسے بھی نافع ہے، گرم مزاج والوں کو بھی مفید ہے، جلد ہضم ہوجاتا ہے، خلط صالح پیدا کرتا ہے، قبض رفع کرتا ہے، پاخانہ صاف لاتا ہے، ملین شکم ہے، جگر کے سدے کھولتا ہے، یرقان مٹاتا ہے، استسقا کو بھی مفید ہے، صفراوی مزاج کو راحت پہنچتی ہے، پیاس کو تسکین دیتا ہے، تیز بخاروں کو زائل کرتا ہے، چقندر اور تمام ترکاریوں سے اس امر میں بہتر ہے کہ معدے سے جلد خارج ہوجاتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اس میں تحلیل کی قوت ہے، نہ اس لئے کہ اس میں لزوجت ہے۔ رازی کہتا ہے کہ اس سے سرد و تر اور چیپ دار غذا حاصل ہوتی ہے، سرد مزاج والوں کو جوش کرکے اور روغن زیتون میں بھون کر اور گرم مصالحہ ملا کر کھلائیں اس کو جوش کرکے وہ پانی شکر ملا کر استعمال کرنے سے دست آتے ہیں، گردے اور مثانے کی پتھری ٹوٹ کر خارج ہوجاتی ہے، تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے، ایسی گرم دواؤں کے ساتھ جو تحلیل نہ ہوں کھانے سے قوت باہ بڑھ جاتا ہے، اس کے کچے اور اُبلے ہوئے پتوں کے لیپ سے گرمی کے ورم تحلیل ہوجاتے ہیں، فساد خون پیٹ کے کیڑوں، بواسیر اور سرسام کے لئے مفید ہے، مدر بول ہے، سدہ کھولتا ہے اس کے جوشاندے سے رنگین پشمینے کو دھونے سے دھبہ تو چھوٹ جاتا ہے اور رنگ میں تغیر نہیں آتا۔

وید کہتے ہیں کہ بتھوا خواہش طعام پیدا کرنے والا بھوک لگانے والا اور ہاضم ہے، ہضم میں ہلکا اور ملین مزیدار کیموس میں شیریں چرب اور کیلوس میں بھاری کیڑوں کا قاتل ہے، تلی اور صفرا کے امراض میں بتھوے کو پکا کر مریض کو کھلانا مفید ہے، بتھوے کا عرق نکال کر اس میں نمک ڈال کر پلانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں اس کو پکا کر کھلانے سے بواسیر کو نفع دیتا ہے کیوں کہ یہ ملین شکم ہے، باہ کو زیادہ کرتا ہے، اعضاء کو قوت دیتا ہے، مقعد میں چنچنے ہوجائیں تو انہیں دفع کرتا ہے، صفرا، بلغم اور باہ کے فساد کو دور کرتا ہے۔

معدن الشفا میں لکھا ہے کہ بتھوا اور چندن دونوں ایک سے افعال رکھتے ہیں، مدر ہیں، ملین ہیں، مزے میں ان کی تھوڑی سی شیرینی اور شوریت ہے، ہضم کے وقت تلخ ہوجاتے ہیں اور بلغم کو دفع کرتے ہیں، کھانے کی خواہش پیدا کرتے ہیں۔ ویدوں میں لکھا ہے کہ بتھوے کو پکا کر کھاتے ہیں تو ہضم کے وقت کھاری اور تیز ہوجاتا ہے، تمام امراض کو دور کرتا ہے، ہاضمہ بڑھاتا ہے، جڑ اس کی بہت گرم ہے، قوت دیتی ہے۔

بٹیر

شناخت: ایک چڑیا ہے خاکی رنگ، پروں پر سیاہ لکیریں ہوتی ہیں، نر کے کنٹھی ہوتی ہے، مادہ کے کنٹھی نہیں ہوتی ہے۔

بٹیر کی چار قسمیں بتلائی گئی ہیں، ایک چنک دوسرا گھاگس، تیسرا کلغا، چوتھا گھاگس کلغا نشان عمدہ کا یہ ہے کہ خدوخال باریک چونچ اور ناخن سیاہ ہوں، قد وقامت دراز جوڑ بند ہاتھ پیر کے مضبوط ہوں، بٹیر خریف کے موسم میں بہت ہوتا ہے اور ربیع کے موسم میں کم بعض کہتے ہیں کہ بغیر بادل کی گرج سن کر مرجاتا ہے اور اسی وجہ سے قتیل الرعد کہلاتا ہے مگر یہ بات درست نہیں ہے شرح قانون میں لکھا ہے کہ قتیل الرعد بڑا ڈرپوک پرندہ ہے مگر آدمی سے مانوس بھی جلد ہوجاتا ہے۔ بعض نے لوے کو بٹیر کی قسم میں لکھا ہے مگر وہ جداگانہ ہے اس کے پاؤں میں تیتر کی طرح کانٹے ہوتے ہیں اور لڑانے کے لئے پالتے ہیں، بٹیر سے ذرا ہی

چھوٹا ہوتا ہے لیکن اس کو کوئی بٹیر کی قسم سے نہیں گنتا ہے۔

مزاج: گرم وخشک دوسرے درجہ میں۔

فوائد: اس کو پکا کر کھانے سے جگر اور تلی اور گردے کے سدے کھلتے ہیں، قوت ہاضمہ بڑھتی ہے، بواسیر ریحی اور معدے کے نفخ اور استسقا کو نفع پہنچاتا ہے، پیشاب اور خون حیض جاری کرتا ہے، اس سے خون زیادہ بنتا ہے، بدن کو فربہ کرتا ہے، بشرے کو نرم کرتا ہے، گردے اور مثانے کی پتھری کو نکال دیتا ہے، سردی کے درد مفاصل کو نافع ہے، زلق الامعا اور ذرب کو فائدہ دیتا ہے، خاص کر سنگ دانہ اس کا اس کام کے لئے بہت نافع ہے۔ جن عورتوں کو بچہ پیدا ہوا ہو ان کو اس کا شوربہ دینا چاہئے، نہایت فائدہ مند ہے، اس کے گوشت میں خاصیت ہے کہ رقت قلب پیدا کرتا ہے، خصوصاً اس کے دل میں خاصیت بہت زیادہ ہے، اس کا گوشت عورتوں کی باہ کو جوش میں لاتا ہے اس کے گوشت کا قلیہ شوربے دار کباب سے بہتر اس کے انڈے بچوں کو کھلانا چاہئے، جلد بولنے لگتے ہیں، اس کا خون کان میں ڈالنا کان کے درد کو رفع کرتا ہے، اس کی بیٹ کا لیپ کلف اور نمش کو کھوتا ہے، اس کے پر کی دھونی بخار کو دور کرتی ہے، اس کے پتے کو ہر روز دو جو کی مقدار میں چاٹنے سے مرگی جاتی رہتی ہے۔ ایک عدد بٹیر کو بھون کر آلائش بھی صاف نہ کی جائے جس کے پاگل پن کا کتے نے کاٹ لیا ہو کھلائی جائے، بہت مفید ہے۔

وید کہتے ہیں کہ بٹیر کا گوشت کھانے سے کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ تپ اور اخلاط ثلثہ کے فساد کو مٹاتا ہے۔

حکیم شریف خاں نے لکھا ہے کہ اس کا گوشت کمزوروں کے لئے بہت موافق ہے، بیماروں کے لئے بھی بہت مناسب ہے، قبض پیدا کرتا ہے، اس کا گوشت زیادہ استعمال کرنے سے دردسر پیدا کرتا ہے، گرم مزاج والوں کے لئے موافق نہیں ہے۔ غرض کہ بٹیر کا گوشت لطیف اور باہ کے لئے مفید بتایا گیا ہے۔

بجورا

شناخت: اس کا درخت کاغذی لیموں کے مشابہ ہوتا ہے، اس کے تمام اجزاء طب میں مستعمل ہیں لفظ ترنج بولا جاتا ہے تو پھل مراد ہوتا ہے جو گول درازی مائل ہوتا ہے، پوست زرد رنگ اور تلخ ہوتا ہے، اندر کا گودا سفید اور موٹا اور تھوڑا شیریں ہوتا ہے، اس کے گودے کے اندر ترشی کی پھانکیں ہوتی ہیں۔ ہندوستان کا ترنج شیریں ہوتا ہے۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ بجورا دو قسم کا ہوتا ہے، شیریں وترش، افعال دونوں کے قریب قریب ہیں، مگر ترش زیادہ فائدہ دیتا ہے، شیریں اور ترش دونوں میں زرد رنگ اور تلخ مزہ پوست کے اندر سفید رنگ دلدار گودا ہوتا ہے جس کے مزے میں ذرا سی شیرینی ہوتی ہے لحم اترج اور گوشت ترنج اور بجورے کا گودا اور پید بالنگ اور تخم اترج یہی ہے اس کے اندر سفید پودوں میں پھانکیں ہوتی ہیں ترش قسم کی پھانکوں میں ترش گودا نکلتا ہے اور شیریں قسم میں شیریں گودا نکلتا ہے۔ اسحاق بن سلیمان نے کہا ہے کہ بجورا دو قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) پھیکا ضعیف شیرینی رکھتا ہے۔

(۲) ترش مزہ۔

بعض کا بیان ہے کہ فارسی میں چھوٹی قسم کو ترنج اور بڑی قسم کو بالنگ کہتے ہیں۔ اسکندریہ اور اس کے بعض علاقوں میں ایسا ترنج پایا جاتا ہے کہ اس کے بیج طولانی صنوبری شکل سفید چھلکے میں ہوتے ہیں جن کا گودا سفید اور مزہ تھوڑا تلخ ہوتا ہے اس کے پتے کاغذی لیموں کے پتوں سے بڑے ہوتے ہیں، پھول سفید اور پتیاں طولانی ہوتی ہیں جن میں خوشبو آتی ہے۔ بعض جنگلوں میں خودرو بھی بجورے کا درخت ہوتا ہے اس کا پھل دیر تک پیڑ میں ٹھہر سکتا ہے یہاں تک کہ دوسرے موسم کا پھل لگنے تک رہ جاتا ہے۔

مزاج: پہلے درجہ گرم اور دوسرے درجہ میں خشک۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆

از : بنگلور

نام : بشارت حسین کامل

نام والدین : تبسم، منور حسین

تاریخ پیدائش : ۱۷ر جولائی ۱۹۸۴ء

قابلیت : ہائی اسکول

آپ کا نام ۱۳ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے پانچ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۸ حروف، حروفِ صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۴ حروف آتشی ۴ حروف بادی، ۳ حروف خاکی اور ۲ حرف آبی ہیں، بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۱۴۲ مرکب عدد ۱۵ اور آپ کا مفرد عدد ۶ ہے۔

۶ کا عدد خوش منظری کی علامت ہے، جن لوگوں کا عدد ۶ ہوتا ہے وہ اپنی قوم کے لئے بھلائی کے کام کرتے ہیں۔ اس عدد کے لوگ دیانت دار بھی ہوتے ہیں، حد سے زیادہ شریف بھی ہوتے ہیں اور ہر لحاظ سے قابل بھروسہ بھی ہوتے ہیں، یہ لوگ تعمیری کاموں میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں، یہ لوگ کنبہ پرور بھی ہوتے ہیں، مختلف معاملات میں اپنے خاندان کو ترجیح دینا ان کی سرشت میں داخل ہوتا ہے۔ یہ لوگ صلح پسند بھی ہوتے ہیں اور عافیت جو بھی، یہ لوگ اپنی عزت وناموس کے سلسلہ میں بہت حساس ہوتے ہیں اور دوسروں کی عزت وناموس بھی انہیں عزیز ہوتی ہے۔ انہیں کسی کی بھی بدنامی اور رسوائی اچھی نہیں لگتی۔ ۶ عدد کے حامل لوگ عقل وتدبیر کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، ان کی دوراندیشی ضرب المثل ہوتی ہے، یہ لوگ ہر لائن میں اور ہر معاملے میں سرخرو رہتے ہیں۔ نمایاں ہونا اور نمایاں رہنا ان کے لئے مخصوص ہوتا ہے،

۶ عدد والے لوگ فنون لطیفہ اور قدرتی مناظر سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں، انہیں سیر وتفریح کا بہت شوق ہوتا ہے، یہ لوگ سفر کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور سفر ان کی ضرورت بھی بن جاتا ہے۔

۶ عدد کے لوگ چونکہ طبعاً حساس ہوتے ہیں اس لئے حالات سے یہ لوگ بہت جلدی متاثر ہوجاتے ہیں، یہ چھوئی موئی پھول کی طرح ہوتے ہیں جو جلدی مرجھا جاتا ہے۔ ۶ عدد کے لوگوں کو بے قاعدگی اچھی نہیں لگتی، یہ خود بھی بے قاعدگی سے دور رہتے ہیں اور ہر معاملہ میں سلیقہ کو، تہذیب کو اور باقاعدگی کو ملحوظ رکھتے ہیں، ان کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ بھی بے راہ روی سے اور بے قاعدگی سے پرہیز رکھیں اور تمام کاموں میں شائستگی اور سنجیدگی کو پیش نظر رکھیں۔

۶ عدد کے لوگوں کی تندرستی قابل رشک ہوتی ہے، خرچ کے معاملے میں یہ لوگ بہت محتاط ہوتے ہیں اور ذرہ ذرہ کا حساب رکھنا ان کی فطرت ہوتی ہے، یہ لوگ ایک اعتبار سے بخیل ہوتے ہیں، ان کا بخل انہیں زندگی کی اصل خوشیوں سے محروم رکھتا ہے اور یہ عیش وعشرت کے دور میں بھی عیش وعشرت سے پوری طرح لطف اندوز نہیں ہوپاتے۔

۶ عدد کے لوگوں میں ایک زبردست کمزوری ہوتی ہے کہ وہ دوست اور دشمن میں تمیز نہیں کرپاتے، یہ لوگ فطرتاً خوشامد پسند ہوتے ہیں اور اس کمزوری کی سزا انہیں یہ ملتی ہے کہ از راہ خوشامد بہت سے منافقین ان کے اردگرد اپنا حلقہ بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور پھر مخالفین انہیں نقصان جی بھر کے پہنچاتے ہیں اور اپنی دشمنی نکالنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگوں میں خوبیاں بے شمار ہوتی ہیں، ان کا باطن صاف ستھرا ہوتا ہے ان میں گفتگو کا سلیقہ ہوتا ہے، یہ لوگ اپنے حسن کلام سے سامعین کو پوری طرح متاثر کرلیتے ہیں اور ان کے دل ودماغ پر چھا جاتے ہیں، یہ لوگ ظاہری طور پر بھی پرکشش ہوتے ہیں،

اپنے حلقہ احباب میں بے حد سے زیادہ مقبول ہوتے ہیں، اپنی بے شمار خوبیوں کے باوجود یہ احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں اور احساس کمتری کی وجہ سے یہ بروقت کوئی اقدام نہیں کر پاتے اور اکثر و بیشتر خوشیوں سے محروم ہوجاتے ہیں، ان میں ایک طرح کی بزدلی بھی ہوتی ہے اور کئی بار بزدلی کی وجہ سے یہ برے لوگوں سے بھی سمجھوتہ کرلیتے ہیں جو ان کے لئے نقصان کا باعث بنتا ہے۔ مستقل مزاج بھی ہوتے ہیں اور ان میں استحکام بھی زبردست ہوتا ہے لیکن حوصلے کی کمی ہوتی ہے اور یہ کمی انہیں دنیاوی مراعات سے محروم رکھتی ہے اور انہیں خواہ مخواہ کی اذیت میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۶ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ اخلاق سے پوری طرح بہرہ ور ہیں، آپ میں وفاداری کی صفت موجود ہے، آپ دولت حیا سے بھی مالا مال ہیں، بیشمار اوصاف حمیدہ آپ کی ذات کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔ آپ کے اندر انتظام کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں، آپ کی سادگی اور آپ کی وفاداری آپ کے مزاج کا اصل سرمایہ ہے اور یہ سرمایہ آپ کی مقبولیت اور محبوبیت کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۶، ۱۵ اور ۲۴ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاءاللہ کامیابی قدم چومے گی۔

آپ کا لکی عدد ۴ ہے۔ ۴ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا عدد ۳ یا ۹ ہو۔ ۲، ۵ اور ۷ عدد آپ کے لئے عام سے عدد ہیں۔ یہ عدد آپ کے لئے نہ خاص فائدے مند ہوں گے اور نہ نقصان دہ، حالات کے ساتھ ساتھ یہ عدد اپنا اثر دکھائیں گے، ان عددوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان۔

ایک اور ۸ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی اشیاء اور شخصیتیں آپ کے لئے نقصان کا باعث بنیں گی۔ اگر آپ ان عددوں کی چیزوں سے اور افراد سے خود کو بچائیں گے تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۵ ہے، یہ عدد خوش بختی کی علامت ہے اور ذریعہ معاشی اور حصول دولت کے لئے مبارک ثابت ہوتا ہے لیکن یہ عدد کنجوسی کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے، یعنی کہ اس عدد کے حاملین دوسروں پر اپنا کچھ بھی خرچ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہے اور عدد آپ کی کامیابی کا عدد ہے۔ اس عدد کی وجہ سے آپ پر خوشیاں برسنے کا امکان تھا لیکن چونکہ آپ کی تاریخ پیدائش ۱۷ ہے اور اس تاریخ کا مفرد عدد ۸ بنتا ہے اور ۸ آپ کا دشمن عدد ہے، اس لئے ان دونوں عددوں کی تکرار کی وجہ سے آپ پر خوشیاں حسب توقع نہیں برس پائیں گی اور زندگی میں خواہ مخواہ کی رکاوٹیں درپیش رہیں گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۶، ۷، ۱۲ اور ۱۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے خاص کام کرنے سے پرہیز رکھیں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کے لئے پیر کا دن بہت اہم ہے، اس کے علاوہ اتوار اور بدھ بھی آپ کے مبارک دن ہیں۔ اپنے اہم کاموں کے لئے آپ اتوار، پیر اور بدھ کو اہمیت دے سکتے ہیں۔ آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، سچا موتی اور یمنی عقیق کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کو باذن اللہ فائدہ پہنچائیں گے اور آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لانے کا موجب بنیں گے۔ ان میں سے کوئی نگینہ آپ ساڑھے ۴ گرام کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر استعمال کریں اور اپنے رب پر بھروسہ کریں کہ وہ اپنی اثر ڈالنے کی قدرت رکھتا ہے۔

سبز اور زرد رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کے پردے اگر آپ اپنے گھر کی کھڑکیوں اور دروازوں پر آویزاں کرلیں تو انشاءاللہ آپ کو راحت محسوس ہوگی اور آپ گھریلو سکون سے بہرہ ور رہیں گے۔

مئی، اکتوبر، اور نومبر میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں اگر ہلکی سی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی حصہ میں آپ کو امراض سینہ، امراض کمر، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ، زکام، امراض معدہ اور خرابی خون کی شکایت ہوسکتی ہے۔ وقتاً فوقتاً آپ خربوزہ، تربوز، انار، سیب، خوبانی اور پودینہ کا استعمال کرتے رہیں، ان چیزوں سے آپ کی تندرستی پر خوشگوار اثر پڑے گا۔

آپ کے نام میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۳۶۰ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۴۲۶ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۹	۱۱۲	۱۰۹	۱۰۶
۱۱۰	۱۰۵	۱۰۰	۱۱۱
۱۰۴	۱۰۷	۱۱۴	۱۰۱
۱۱۳	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۸

آپ کے مبارک حرف ح، اور ہ ہیں، ان حرف سے شروع ہونے والی اشیاء آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔

آپ کی فطرت میں جذبۂ ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے، آپ سے لوگوں کی پریشانیاں برداشت نہیں ہوتیں، آپ خرچ کے معاملے میں چونکہ بہت محتاط رہتے ہیں اس لئے آپ رقم کو پس انداز کرنے میں کامیاب رہیں گے۔ عشق ومحبت کرنا اور اپنے حلقہ احباب کو وسیع کرنا آپ کا ایک مشغلہ ہے۔ آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں۔ موافقت، امید پرستی، قدرتی مناظر سے دلچسپی، علمی مسائل سے لگاؤ، خود اعتمادی، کریمانہ اخلاق، تندرستی، طبیعت میں چستی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: عیب جوئی، بے اعتباری، احساس کمتری، پست ہمتی، بخل، قوت ارادی کی کمی وغیرہ۔

اس دنیا میں کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے کہ جس میں کوئی نہ کوئی خوبی اور کوئی نہ کوئی خامی نہ ہو۔ ہر انسان میں کچھ خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں بھی۔ اچھا انسان وہ کہلاتا ہے کہ جس میں خوبیاں زیادہ ہوں اور برا انسان وہ سمجھا جاتا ہے جس میں خوبیوں کے مقابلے میں خامیاں زیادہ ہوں۔ اگر آپ اور بھی زیادہ اچھے انسان بننا چاہتے ہیں تو اس کالم کو پڑھ کر اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد کریں اور ان خامیوں سے نجات پانے کی کوشش کریں، جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، ان خامیوں کی وجہ سے آپ کی خوبصورت شخصیت میں گھن لگ رہا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹		
۸		
۷۷	۴	۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد ۲ بار آیا ہے جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ آپ کے اندر اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے۔ آپ بہت باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنی لچھے دار باتوں سے سامعین کا دل موہ لیتے ہیں۔

آپ کے تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۲ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے اور اس عادت کی وجہ سے آپ کی خوبصورت شخصیت پامال ہو جاتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی آپ کے انجانے خوف کو ظاہر کرتی ہے، یہ خوف عموماً اس وقت پیدا ہوتا ہوگا کہ جب آپ کئی لوگوں کی موجودگی میں اپنے کسی ارمان کا ذکر کرتے ہوں گے، چونکہ کبھی کبھی آپ لاپرواہی کا مظاہرہ کر گزرتے ہیں، اس لئے کبھی کبھی آپ کو کسی بھی طرح کا اقدام کرتے وقت اور کسی خاص موضوع پر زبان کھولتے وقت آپ خوف زدہ سے ہو جاتے ہیں، جب کہ آپ کے اندر بات چیت کرنے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر زبردست جدوجہد کرنے اور انتھک محنت کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، آپ جب کسی کام پر لگ جاتے ہیں تو پھر جھکنے کا نام ہی نہیں ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اعتدال سے محروم ہیں، آپ اکثر وبیشتر افراط وتفریط کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۶ کی غیر موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ گھریلو زندگی میں آپ اکثر سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں آپ قطعاً گرم جوشی سے پرہیز کرنے لگتے ہیں، یہ عادت آپ کی شخصیت کو مجروح کر کے رکھ دیتی ہے اور آپ اہل خانہ کی نظروں سے گر جاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کا عدد ۲ بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی سوچ وفکر کو فلسفیانہ ہے اور اس میں ایک طرح کی شدت بھی موجود ہے، لوگ آپ کے خیالات سے بیزار رہتے ہیں کیوں کہ اس دنیا میں گہرے خیالات کو سمجھنے کے لئے جس عقل وخرد کی ضرورت ہوتی ہے، عام طور پر اس کا فقدان ہے اس لئے آج کل فلسفیانہ باتیں کرنا بے سود

ہے، جب لوگ سمجھتے ہی نہیں تو پرانی باتوں کو ہضم نہیں کرپاتے اور جب ہضم نہیں کرپاتے تو پھر وہ ان باتوں کا سننا پسند نہیں کرتے۔

آپ کے چارٹ میں ۸ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ بہت صفائی پسند ہیں، آپ گندگی اور غلاظت پسند نہیں کرتے، آپ کو کباڑ کوڑے سے بہت وحشت ہوتی ہے، آپ بے حد صفائی پسند ہیں، آپ خود بھی صاف ستھرے نظر آتے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی صاف ستھرے دکھائی دیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی آپ کے فطری استحکام آپ کی مستقل مزاجی اور آپ کے خیالات کی پختگی کو ظاہر کرتی ہے، آپ قوت اعتمادی کی دولت سے بھی مالا مال ہیں۔

آپ کے چارٹ میں صرف ایک سطر مکمل ہے، باقی دو سطریں نامکمل ہیں، مکمل سطر یہ بتاتی ہے کہ آپ بھرپور توانائی حاصل کرنے میں کامیاب رہیں گے، آپ صرف خواب دیکھنے پر اکتفا نہیں کریں گے بلکہ آپ منصوبہ بندی کے بعد عمل بھی کریں گے اور اپنے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی جدوجہد بھی کریں گے۔

درمیان کی لائن ادھوری ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی زندگی بے شمار کامیابیوں اور خوش حالیوں کے باوجود ایک طرح کا ادھورا پن باقی رہے گا، جسے کہتے ہیں کہ مکمل کامیابی اور مکمل خوشی اس سے آپ اکثر وبیشتر محروم رہیں گے۔

آپ کے چارٹ میں پہلی سطر بھی نامکمل ہے، یہ سطر آپ کو یہ دعوت دیتی ہے کہ آپ کسی بھی اقدام سے پہلے خوب سوچ سمجھ لیں اور کبھی عجلت سے کوئی کام نہ کریں، جو بھی قدم اٹھائیں وہ ٹھوس بنیادوں پر اٹھائیں، ورنہ ناکامیوں سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوگا۔

آپ کی تصویر ایک خاص اسٹائل سے اتروائی گئی ہے، یہ تصویر آپ کی سادگی اور آپ کی سادہ لوحی کی غماز ہے، لیکن آپ کی تصویر یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ آپ کو فریب دینا آسان ہے، فہم وادراک کی دولتوں سے بہرہ ور ہونے کے باوجود آپ کو چکمہ دینے مشکل نہیں ہے۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ اگرچہ آپ کی زندگی ایک کھلی کتاب کی مانند ہے لیکن آپ خود کو "چیستاں" بنانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آپ اپنے سادہ مزاجی کی وجہ سے اس کوشش میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔

واضح رہے کہ یہ کالم صرف آپ کے لئے قلم بند کیا گیا ہے۔ اس کالم کو غور وفکر کے ساتھ پڑھیں اور اس سے بھرپور طریقہ استعمال کریں تاکہ آپ کی شخصیت ایک مکمل شخصیت بن سکے۔ کسی انسان میں کوئی بھی خامی نہ ہو تو یہ بات ممکن نہیں ہے لیکن اچھے لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں کہ جن میں خوبیاں زیادہ ہوں اور خامیاں کم۔ لیکن اگر آپ کا کوئی خیرخواہ آپ کی کسی خامی کی طرف انگلی اٹھادے تو دوراندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ اس خامی سے نجات حاصل کرلیں، دامن پر دھبہ برا لگتا ہے اور لوگ اس کو دھونے کی فکر کرتے ہیں۔ اسی طرح شخصیت کے دامن پر بھی اگر کوئی داغ محسوس ہو تو اس کو صاف کردینا بیداریٔ عقل کی علامت ہے۔

ازتحریر : حافظ سید محسن علی زنجانی

درود شریف کے فوائد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰه.

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

درود ابراہیمی علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کی راہ بھول گیا۔

فرمان باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا٥ (القرآن)

درود حل المشکلات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ وَاَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰه.

حضور نبی کریم ﷺ نے فرماتے ہیں کہ جو شخص میرے نام کے ساتھ ﷺ لکھتا ہے جب تک اس کتاب میں میرا نام موجود ہے فرشتے اس کے گناہوں کی معافی اور رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔

درود خاص

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ.

کوئی رنج یا مصیبت آ جائے تو صدق دل سے اس درود پاک کو پڑھنے سے ہر قسم کی مصیبتیں تکلیفیں اور رنج و غم ختم ہو جاتے ہیں۔

خزینہ فضائل وبرکات

صَلَّ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِهٖ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ. یہ درود شریف ہر نماز خصوصاً نماز جمعہ کے بعد مدینہ منورہ کی جانب منہ کر کے ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے سے بے شمار فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

چھ لاکھ درود شریف کے ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰهِ.

شیخ الدلائل سید علی بن یوسف نے حضرت جلال الدین سیوطی سے روایت کی ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

فتنہ اور تنگی دور کرنے کے لئے درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ.

یہ درود پاک مفتی دمشق علامہ حامد قنوی عماریؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ فتنہ و فساد اور تنگی دور کرنے کے لئے بہترین نسخہ ہے۔

روحانی تربیت کا مجرب نسخہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَةٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ.

دعا میں جب تک نبی کریم ﷺ پر درود شریف نہ بھیجو گے تب تک دعا زمین اور آسمان کے درمیان لٹکی رہے گی۔

اَلصَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ. وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

ہزاردن تک نیکیاں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ. حزرع الحسانات میں ہے کہ جو شخص یہ درود پاک ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

منہ کی بدبو زائل کرنے کا نسخہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ.

یہ درود پاک ایک ہی سانس میں گیارہ بار پڑھنے سے بدبودار چیزیں کھانے سے منہ میں پیدا ہونے والی بدبو دور ہو جاتی ہے۔

درود اسم اعظم

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم.

یہ درود شریف کم از کم سو مرتبہ روزانہ پڑھنا اپنا معمول بنا لیجئے پھر اس کی برکات دیکھئے کہ دین و دنیا کی ہر کام میں کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ ناکام باد خزاں کبھی دور سے بھی نہیں گزرے گی۔

درود خضر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

یہ ایسا درود پاک ہے کہ نہ فقط روضہ نبی کریم ﷺ کی حاضری نصیب ہوتی ہے بلکہ مراد دین پائی جاتی ہے اور محبت میں یقیناً اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ فی الحقیقت درود خضری ایک بڑی نعمت ہے۔

صلوٰۃ الروف الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِیْمٍ. یہ درود شریف بزرگ ترین الفاظ سے ہے اسے بکثرت پڑھنا چاہئے۔

درود جمالی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ.

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مہم یا پریشانی یا مصیبت میں ہو وہ درود پاک کو ہزار مرتبہ محبت وعشق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دے گا اور ان کو اپنی مراد میں کامیاب کردے گا۔

درود نور

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ.

درود ہزارہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے درود شریف کو کثرت سے پڑھنے والا ایک آدمی دیکھا وہ اسپین کا لوہار تھا۔ جب میں نے ان سے ملاقات کی اور دعا کے لئے درخواست کی تو مجھ کو عجیب وغریب فائدہ حاصل ہوا۔

شفاعت رسول ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

۸۰ برس کے گناہ معاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ.

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

برائے کشادگی رزق

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے تو وہ یوں کہا کرے۔

دفع نسیان

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَ كَمَالِهٖ. دفع نسیان کے لئے یہ درود شریف مغرب اور عشاء کے درمیان کسی عدد معین کے بغیر پڑھیں۔

درود شافعی شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

امام اسماعیل بن ابراہیم مدنی نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ پاک نے آپ سے کیا معاملہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس درود شریف کی برکت سے مجھے تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جایا گیا۔

درود برائے مغفرت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلِّمْ.

فضیلت تاجدار عرب وعجم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود پاک پڑھے اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا ہے تو اٹھنے سے پہلے اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

حدیث شریف

لمولای صل وس م دائما ابد اعلیٰ حبیبك خیر الخلق کلهم . اللہ کریم درود شریف پڑھنے والے کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور دس گناہ مٹا دیتا ہے۔

ادائیگی قرض

ایسا شخص جو مقروض ہو اور اس کے پاس لوگ کو دینے کے لئے رقم نہ ہو اور قرض خواہ اسے تنگ کرتے ہوں تو وہ بعد از نماز جمعہ اپنے گھر کے سب افراد کو اکٹھا کرے اور اگر گھر میں زیادہ افراد نہ ہوں تو ہمسایوں کی بھی مدد لی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد جب سب اکٹھے ہوجائیں تو شروع میں ۱۱ مرتبہ درود پاک اور ۱۱ مرتبہ استغفار پڑھے۔ اس کے بعد سب مل کر یَــاوَهَّــابُ کا ورد ۱۴۱۷۰۰ مرتبہ کریں۔ جب یہ عمل کرچکیں تو سائل ۴۰ دن متواتر اسم پاک یاوہاب کو اول وآخر درود پاک اور استغفار کے ساتھ ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ مسئلہ حل ہوجائے گا۔ پروردگار ایسی جگہ سے مالی مدد فرمائے گا۔ جہاں کی وہ سوچ بھی نہ رکھتا ہو۔ انسان کے پاس جب مال ودولت ہوتا ہے تو اسے زندگی گزارنے کا خاص ڈھنگ مل جاتا ہے اور وہ دنیا کے اتار چڑھاؤ سے بے خبر اپنا ایک مقام بنالیتا ہے۔ اس کے وسائل زیادہ ہوتے ہیں لہٰذا اس کے تمام مسائل حل ہوتے رہتے ہیں۔ یَــاوَهَّــاب کا ذکر ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اول وآخر ۳ مرتبہ درود پاک اور بعد از نماز عشاء ایک تسبیح اول وآخر ۳ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے تو مال وزر کی کبھی کمی نہ پیش آئے اور جو مقام اس نے اپنا معاشرہ میں بنا رکھا ہو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی یہ شان ہے کہ وہ انسان کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر اسے ماں کی طرح گلے لگالیتا ہے اور اس کی تمام غلطیاں اور کوتاہیاں معاف فرما کر اسے اپنی رحمت سے نواز دیتا ہے تو انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات بے حد پسند ہے کہ انسان اس کے سامنے عاجزی انکساری سے کام لے کر سوال کرے۔ وہ ذات اپنی طرف آنے والوں کو طعنے نہیں دیتی بلکہ ہر پلٹنے والے کو اس کی تمام غلطیاں بھلا کر اپنی رحمت سے نواز دیتی ہے۔ شکر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور معاشی بدحالی کا بہترین اور لاجواب وظیفہ یَاوَهَّاب ہے جو اس کی مداومت کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم

سرورِ کائنات حضور اکرم نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم جب باتیں کرتے تو لہجہ بہت مدھم ہوتا اور باتوں باتوں میں مزاح کا عنصر بھی نمایاں رہتا ہے۔ آپ ﷺ کبھی کھلکھلا کر نہیں ہنسے، صرف مسکراتے تھے۔ ایک دفعہ ایک بڑھیا آپ کے پاس آئی اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے دعا کیجئے کہ خدا مجھے جنت عطا فرمائے" حضور اقدس ﷺ نے مزاحاً فرمایا "اے ام فلاں! جنت میں کوئی بوڑھی عورت نہیں جاسکتی" بڑھیا روتے ہوئے اٹھ کر جانے لگی تو آپ ﷺ نے حاضرین سے فرمایا، اسے کہو کہ خدا تعالیٰ اسے بڑھاپے کے ساتھ جنت میں نہیں لے جائے گا بلکہ اس کا ارشاد ہے وہ جنت میں جانے والوں کو جوانی سے سرفراز فرمائے گا۔" خوشی کے موقع پر آپ ﷺ چھوٹی بچیوں کا دف بجانا پسند فرماتے۔ ایک مرتبہ عید کی تقریب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب بیٹھی دو لڑکیاں گیت گا رہی تھیں۔ حضور ﷺ پاس ہی لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو غصے میں انہیں ڈانٹا کہ رسول ﷺ کے گھر یہ ہنگامہ مچا رکھا ہے۔ اس پر حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں گانے دو۔ آپ ﷺ تفریح کے طور پر شعر سنایا کرتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے شعر سنا کرتے تھے۔

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک سو سے زیادہ مجالس میں شریک ہوئے جن میں جاہلیت کے قصے بھی بیان ہوئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے شعر بھی سنائے۔

آپ ﷺ اکثر باغوں کی سیر کرنے جاتے، کبھی تنہا اور کبھی کچھ صحابہ کرام کے ساتھ۔ آپ ﷺ کو تیر اندازی کے ساتھ ساتھ تفریحات تیراکی بھی پسند فرماتے۔ کبھی کبھار احباب کے ساتھ تالاب میں تیراکی کرتے اور دو ساتھیوں کے جوڑے بنائے جاتے۔ ایک موقع پر حضور ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی منتخب فرمایا۔

آپ ﷺ کی باتیں مجلس میں شگفتگی پیدا کر دیتی تھیں۔ کبھی مزاحاً بھی خلاف حق بات نہیں کہی اور نہ ہی کوئی ایسی بات جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔ آپ ﷺ صرف مسکراتے تھے، کبھی زور سے قہقہہ لگا کر نہیں ہنسے۔ آپ ﷺ نے اس طرح ہنسنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا "زیادہ مت ہنسا کرو دل مردہ ہو جاتا ہے"۔ آپ ﷺ کا تبسم و مزاح ایک حد کے اندر تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضور پرنور ﷺ کے ساتھ شوخی سے بات کرتے دیکھا تو غضب ناک ہو کر مارنے کو دوڑے۔ حضور ﷺ نے انہیں ٹھنڈا کیا کہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ اسی غصے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے۔ ان کے جانے کے بعد آپ ﷺ نے بڑے دیکھے انداز میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا دیکھا! ہم نے تمہیں بچالیا۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں "ایک مرتبہ میں نے خزیرہ (گوشت کا قیمہ بنایا جو پانی میں پکایا جاتا ہے اور پھر اس پر آٹا چھڑکتے ہیں جو ساتھ ہی پکایا جاتا ہے) تیار کیا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ خزیرے کھاتے وقت رسول اکرم ﷺ ہم دونوں کے درمیان بیٹھے تھے اور بے تکلفی کی فضا تھی۔ میں نے سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ انہوں نے انکار کیا، میں نے اصرار کیا وہ نہ مانیں۔ آخر میں نے کہا کہ کھائیے ورنہ میں اٹھا کر آپ پر مل دوں گی۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خزیرے میں ہاتھ ڈالا اور واقعی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے چہرے پر لیپ دیا اس بے تکلفی پر حضور ﷺ ہنسے اور سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا، "تم اس کے منہ پر ملو تا کہ حساب برابر ہو جائے" چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے بھی ایسا ہی کیا۔ حضور اکرم ﷺ مکرر ہنسے۔ سرور کائنات نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ کیا میری بخشش ہو جائے گی؟" آپ ﷺ نے فرمایا "کوئی نابینا جنت میں نہیں جائے گا"۔ یہ سن کر نابینا رونے لگا۔ حضور ﷺ ہلکا مسکرائے اور فرمایا "بھائی کوئی اندھا! اندھے کی حیثیت سے جنت میں داخل نہ ہوگا سب کی آنکھیں روشن ہوں گی۔ نابینا یہ سن کر بے حد خوش ہوا۔ نبی کریم ﷺ کی شگفتہ مزاجی آپ ﷺ کے اخلاق کے اندر تھی اور آپ ﷺ کے مزاح میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہوتی تھی۔ اس طرح کے کئی ایک واقعات ہیں جن سے ہمیں حضور پاک ﷺ کے مزاج کی پاکیزگی کا علم ہوتا ہے۔

دعا یعنی بندے کا خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرنا، رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے ”دعا مومن کا ہتھیار اور نماز دین کا ستون ہے۔“

بیماری اور آزادی سے نجات کے لئے

بابویہ اور دیگر نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ شبیہ بذلی کو رسول اکرم ﷺ نے یہ دعا تعلیم کی کہ نماز صبح سے فارغ ہو تو دس مرتبہ پڑھو۔

سُبْحَانَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّتَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ تا کہ خدا عافیت دے اس دعا کی برکت سے اندھے پن، دیوان گی، برص، جذام اور پریشان حالی سے۔

بینائی کی حفاظت کے لئے

بینائی چشم کی کمزوری دور کرنے اور حفاظت کے لئے بہت ہی مجرب عمل ہے۔ آیت اللہ بہجت نے ایک طالب علم کو یہ دعا تعلیم کی جس کو پڑھنے سے اس طالب علم کی بینائی واپس آ گئی تھی۔ بعد نماز پنجگانہ داہنے ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کو ملا کر بائیں آنکھ پر رکھے اور اسی طرح بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو داہنی آنکھ پر رکھے پھر تین مرتبہ صلوات پڑھے اور ۷ مرتبہ کہیں: اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حَدَقَتَيَّ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍؑ۔ بعد میں آیت الکرسی پڑھے اور پھر تین مرتبہ صلوات پڑھے۔

بیماری سے نجات

سید بن طاؤس نے مہج الدعوات میں نقل کیا ہے کہ سید بن ابو الفتح قمی کو ایک ایسی بیماری لاحق ہوئی جس کے علاج سے طبیب عاجز تھے اور ان کی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے ایسی حالت میں سید نے ایک کتاب میں دیکھا کہ امام صادقؑ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا بیماری سے نجات کے لئے نماز صبح کے بعد ۴۰ مرتبہ ہاتھ مرض کی جگہ پر پھیرتے ہوئے پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

اس دعا کی برکت سے سید بن ابوالفتح قمی شفایاب ہو گئے اور جب طبیبوں کو بتایا گیا تو وہ یہ معجزہ دیکھ کر اسی وقت مسلمان ہو گئے۔

آفات و پریشانیوں سے نجات کے لئے

بابویہ اور حمیری نے چھٹے امامؑ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول خدا ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا جس کو مخدوش مکان کے نیچے دب جانے کا خوف ہو یا غرق ہونے، جلنے اور کنویں میں گرنے اور درندوں کے پھاڑ کھانے و بری موت مرنے بلا و مصیبت کے نازل ہونے کا خوف ہو تو اس سے نجات کے لئے ہر نماز کے بعد ۳۰ مرتبہ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

قید سے رہائی کے لئے

کلینی اور ابن بابویہ نے صحیح سندوں کیساتھ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی کہ جناب جبرائیلؑ قید خانے میں جناب یوسفؑ کے پاس آئے اور کہا کہ ہر نماز کے بعد پڑھو: اُرْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ لَا يَحْتَسِبُ۔

خوف کے لئے

بچھو اور دوسرے جانوروں سے ڈرتا ہو تو یہ دعا پڑھے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے اس کے پڑھنے والے لئے سلامتی کی ضمانت لی ہے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُ وِزْهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا

اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ.

حفاظت مکان کے لئے

مکان کی حفاظت کے لئے یہ آیت پڑھے:

اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا. بعد میں یہ دعا پڑھے یَامَنْ یُّمْسِکُ السَّمَآءَ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اَمْسِکْ عَنَّا السُّوْ ٥

روایات میں ہے کہ گھر میں تنہا نہ رہے جو شخص گھر یا کمرہ میں تنہا رات گزارے وہ پڑھے آیت الکرسی اور یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر درندہ جانوروں کو دیکھو جیسے شیر، چیتا بھیڑیا وغیرہ تو یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُ بِرَبِّ دَانِیَالَ وَ الْجُبِّ مِنْ کُلِّ اَسَدٍ مُّسْتَاسِدٍ.

تنگ دستی، فقیری، اور بیماری سے نجات کے لئے

رسول خدا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا تعلیم کی اور صبح وشام پڑھنے کے لئے کہا:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا.

تنگ دستی اور فقیری سے نجات کے لئے روزانہ ۱۰۰ رمرتبہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.

حضرت امام صادق جعفر سے منقول ہے کہ جب تم پر کسی کام کا کرنا دشوار ہو تو ۲ ررکعت نماز دن میں وقت زوال پڑھو پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھو پھر کہو اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا.

☆سفر سے بخیریت واپسی کے لئے سورۂ اخلاص کو درج ذیل ترکیب سے لکھیں اور درمیان سے لمبائی میں کاٹ کر دو ٹکڑے کریں پہلا حصہ اپنے پاس رکھیں اور دوسرا حصہ گھر میں محفوظ کر کے چھوڑ جائیں سفر سے واپسی پر دونوں حصوں کو یکجا کر کے کنویں یا تالاب یا دریا میں ڈال دیں۔

پہلا حصہ	دوسرا حصہ
بِسْمِ اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ ھُوَ	اللّٰہُ اَحَدٌ
اَللّٰہُ	الصَّمَدُ
لَمْ	یَلِدْ
وَلَمْ	یُوْلَدْ
وَلَمْ	یَکُنْ لَّہٗ
کُفُوًا	اَحَدٌ

☆اگر گھر سے کوئی بھاگ جائے تو درج ذیل نقش کو لکھ کر کسی درخت کی ٹہنی پر لٹکا دیں یہ نقش ہوا سے ہلتا رہے گا اور بھاگا ہوا آدمی واپس آجائے گا۔ بھاگنے والے کا نام درمیان میں لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ
(نام فرد)
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ
لَا یُبْصِرُوْنَ
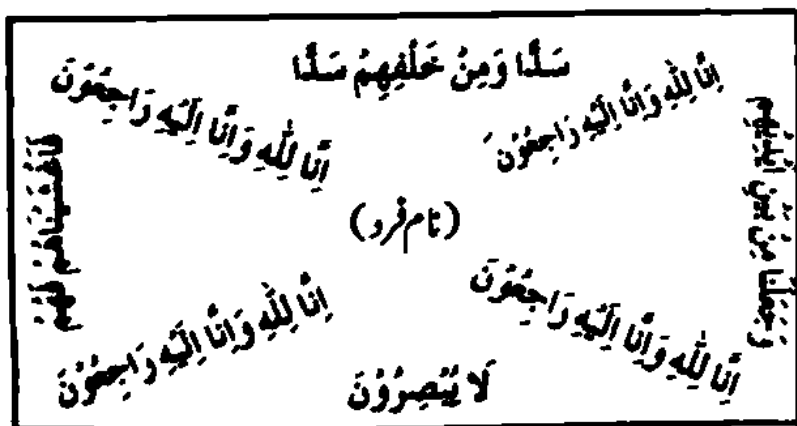
☆حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ وسوسہ شیطانی کو دور کرنے کے لئے داہنا ہاتھ سینے پر رکھے اور پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَمْسَحْ عَنِّیْ مَا اَحْذَرُ اس کے بعد شکم پر ہاتھ پھیرے اور تین مرتبہ اس دعا کو پڑھیں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

ترقی حافظہ

اگر کوئی طالب علم درج ذیل آیت کو لکھ کر کتاب میں اپنے سبق کی جگہ رکھے اور سبق یاد کرے تو سبق اس طرح یاد ہوگا جس طرح یاد ہونے کا حق ہے۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْا اَنَّهٗ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوْا مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ٥

شادی اور ازدواجی زندگی کے لئے

شوہر اپنے بیوی بچوں کی خبر گیری نہ کرے یا زوجہ پر ظلم کرے تو یہ تعویذ زوجہ کے داہنے بازو پر باندھا جائے۔ انشاء اللہ شوہر مناسب ومعرف طریقے پر زوجہ کے ساتھ پیش آئے گا۔ مکمل تعویذ ایک سطر میں لکھا جائے۔

مع لع وددده لحح طه وما حسه مالی کٓھٰیٰعٓصٓ فلاں بن فلاں (شوہر کا نام) موافق فلاں بن فلاں (زوجہ کا نام)

☆خواص الآیات میں تحریر ہے کہ جس لڑکی کا رشتہ ہونے میں پریشانی ہورہی ہو مذکورہ آیات کو لکھ کر لڑکی کے گلے میں پہنادے ان شاءاللہ بہت جلدی شادی ہوجائے گی۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ قَوْلِكَ هٰذَا وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَنْ تَرْزُقَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ زَوْجاً مُوَافِقاً غَيْرَ مُخَالِفٍ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ٥

برائے آسانی وضع حمل

آسانی سے وضع حمل تعویذ لکھ کر حاملہ کی ران میں باندھے بعد وضع حمل کھول کر کسی کنویں یا پانی میں ڈال دے۔

اخرج نفسی من هذا المجبس

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸

(دائیں جانب) [illegible] — (بائیں جانب) اذا انت عاطمی

ولا تکتمونی اتد لوک

جن دو شخصوں کے درمیان ناجائز تعلقات ہوں یا دو شخص کا ملاپ تمہیں نقصان پہنچا رہا ہو تو ذیل کا باہمی مفارقت کے لئے موثر ہے اس اسرار خفی کا ناجائز جگہ استعمال نہ کریں ورنہ خود عنداللہ ماجور ہوں گے۔ ناجائز یہ ہے کہ کسی مرد کی بیوی اپنے مرد کو چھوڑ کر کسی اور مرد کے پاس جائے اور کسی عورت کا مرد اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی اور جگہ عورت کے پاس جائے تو اس جگہ کرنا چاہیے۔

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۱۱	۱۲	۷
۹	۱۶	۱۵	۶
۸	۱۳	۱۴	۵
۱	۲	۳	۴

اصل نقش یہ ہے۔

۷۸۶

والقینا بینهم فلاں بن فلاں جدائی العراوه ابغضاء الی یوم القیامة

وانت الذی	لایطاق	انتقامه	یا قاهر
الشریر	وانت الذی	لا یطاق	انتقامه
ذوابطش	الشریر	انت الذی	لایطاق
یا قاهر	ذوابطش	الشریر	وانت الذی

کلا اذابلغت التواتی وقیل من راق وظن انه الفراق اللهم فرق بین فلاں بن فلاں بن فلاں کمافرقت بین السماء والاض وبین ادم ابلیس وبین محمد ﷺ وابوجهل

سورۂ ''الفیل'' کے خادم جن ''امطیش'' کی دعوت کا عمل

سورۂ الفیل کے خادم جن امطیش کی تسخیر کے لئے الگ کمرے کا انتظام کریں جہاں شور وغل نہ ہو۔ نوچندی اتوار کی رات یا جمعرات یا جمعہ سے عمل شروع کریں، عمل جب آپ شروع کرنے کا ارادہ کریں تو اس دن سے ایک ہفتہ پہلے جانور کی تمام چیزیں بند کریں اور جماع سے مکمل پرہیز کریں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے غسل کریں اور احرام باندھ لیں، دھوتی سفید یا آسمانی شلوار قمیض بھی زیب تن کر سکتے ہیں، کمرے میں داخل ہو کر لوبان کی خوب دھونی سلگائیں پھر حصار باندھ لیں، اب قبلہ رو ہو کر پہلے دو نفل نماز توبہ، دو نفل نماز برائے ایصال ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ دونوں رکعت میں بعد سورۂ الفاتحہ تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں اور دو نفل نماز حاجت حاضری جن کی نیت سے ادا کریں، اب آپ سورۂ الفیل کو پڑھنا شروع کریں جب سورت ختم ہو تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں۔ اسی ترکیب کے ساتھ سورۂ ''الفیل'' کی تعداد ۵۸۶۵ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم سورت الفیل کے خادم جن ''امطیش'' تشریف لائیں گے جب وہ حاضر ہوں تو عہد و پیمان کریں، جب آپ چلّہ ختم کریں تو سورت مع عمل حاضری کو گیارہ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تا کہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم. اَجِبْ یا امطِیش حاضرشوحاضرشوحاضرشو بحق سورۃ الفیل بحقِّ توریت موسیٰؑ وانجیل عیسیٰؑ بِحَقِّ زبور، داؤد علیہ السلام وقران محمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ المدد الواسعُ جلَّ جلالہٗ بِحَقِّ سلیمان بن داؤد علیہ السلام۔

حق تعالیٰ کی طرف سے جنوں کے لئے یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ تمہیں بغیر اجازت انسانوں کی ملکیت میں رہنے کا حق نہیں، تم ویرانوں اور صحراؤں میں جاکر رہو، جہاں انسان نہیں رہتے۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں (مجموعہ فتاویٰ: ۱۹/۴۲) مقصد یہ ہے کہ اگر جنات انسانوں پر ظلم وزیادتی کریں تو انہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم سے باخبر کرکے ان پر حجت قائم کی جائے گی۔ معروف کا حکم دیا جائے گا اور منکر سے روکا جائے گا جیسا کہ انسانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا. (الاسراء: ۱۵)

''اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لئے) ایک پیغمبر نہ بھیج دیں۔''

نیز فرمایا: يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا. (الانعام: ۱۳۰)

''اے گروہ جن وانس، کیا تمہارے پاس خود تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے؟''

گھر کے سانپوں کو قتل کرنے کی ممانعت

ابن تیمیہ کہتے ہیں: ''اسی لئے نبی ﷺ نے گھر کے سانپوں کو تین مرتبہ تنبیہ کئے بغیر قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ جن نصوص میں اس کی وضاحت آئی ہے ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ ابن تیمیہؒ نے ان نصوص کو نقل کرنے کے بعد وہ سبب بیان کیا جس کی وجہ سے گھر کے جنات کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں: ''جنات ناحق قتل کرنا اسی طرح ناجائز ہے جس طرح انسان کو ناحق قتل کرنا۔ ظلم بہرحال حرام ہے۔ کسی کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ دوسرے پر ظلم کرے خواہ وہ کافر کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى. (المائدہ: ۸)

''کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔''

اگر گھر کا سانپ جن ہو تو اس کو تین مرتبہ تنبیہ کی جائے گی وہ بھاگ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا۔ اگر وہ حقیقت میں سانپ ہے تو اسے مرنا ہی ہے اور اگر جن ہے تو اس نے سانپ کے روپ میں ظاہر ہوکر لوگوں کو دہشت زدہ کرکے جارحیت پر اصرار کیا۔ جارح حملہ آور ہوتا ہے اس کے مقابلہ کے لئے ہر وہ چیز استعمال کی جاسکتی ہے جو اس کے ضرر کو دفع کرسکے۔ خواہ وہ قتل ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ بغیر کسی وجہ جواز کے جنوں کو قتل کرنا جائز نہیں۔

جن کو برا بھلا کہنا اور مارنا

ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ مظلوم بھائی کی مدد کرنا ایک مومن کا فرض ہے۔ یہ آسیب زدہ شخص بھی مظلوم ہے لیکن اللہ کے حکم کے مطابق انصاف کے ساتھ مدد کرنا ہوگا۔ اگر جن سمجھانے بتانے کے بعد بھی باز نہ آئے تو اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا، گالی گلوچ کرنا، دھمکی دینا اور لعن طعن کرنا جائز ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس شیطان کے ساتھ کیا تھا جو آپ کے چہرے پر مارنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا، آپ نے کہا تھا: ''میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں اس طرح آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ آسیب زدہ شخص کا علاج کرنے اور اس سے جن کو ہٹانے کے لئے کبھی مار پیٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ اس کو بہت زیادہ مارا جاتا ہے۔ یہ مار جن پر پڑتی ہے آسیب زدہ شخص کو اس کا احساس نہیں ہوتا۔ اس کو جب ہوش آتا ہے تو وہ خود کہتا ہے کہ اس کو ذرا بھی مار محسوس نہیں ہوئی حالاں کہ کم و بیش تین چار سو لاٹھیاں اس کے پیروں پر ماری جاتی ہیں۔ اگر اتنی پٹائی کسی انسان کی ہو تو دم توڑ دے۔ یہ پٹائی دراصل جن کی ہوتی ہے۔ جن چیختا چلاتا ہے اور حاضرین کو مختلف قسم کی باتیں بتاتا ہے۔

ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے بہت سے لوگوں کی موجودگی میں اس کا بارہا تجربہ کیا ہے۔

جنات چھڑانے کے لئے ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن سے مدد

انسان کے بدن سے جن چھڑانے میں جو چیز سب سے بہتر مدد و معاون ہوسکتی ہے وہ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن مجید ہے۔ ذکر و تلاوت میں سب سے عظیم چیز آیت الکرسی کی تلاوت ہے "جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے اس پر اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر کیا جاتا ہے اور صبح طلوع ہونے تک شیطان اس کے قریب بھی نہیں پہنچتا۔ یہ صحیح بخاری سے ثابت ہے۔

ابن تیمیہ فرماتے ہیں (مجموعہ فتاویٰ ۱۹/۵۵)

بے شمار تجربہ کرنے والوں نے تجربہ کیا کہ شیاطین کو بھگانے اور ان کے طلسم کو توڑنے میں آیت الکرسی اتنی موثر ہے کہ ٹھیک طور پر اس کی قوت و تاثیر کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ آسیب زدہ شخص سے اور شیاطین جن کی مدد کرتے ہیں مثلاً اہل ظلم و غضب، اصحاب شہوت و طرب اور ارباب رقص و سرود سے شیاطین کو بھگانے میں آیت الکرسی غیر معمولی اثر رکھتی ہے۔ اگر صدق دل سے ان لوگوں پر آیت الکرسی کی تلاوت کی جائے تو شیاطین دفع ہوجاتے ہیں۔ شیطانی خیالات کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے اور شیطان کے بھائیوں کے شیطانی کشف و کرامات بے حقیقت ہوجاتے ہیں کیوں کہ شیطان اپنے شاگردوں پر جو باتیں الہام کرتا ہے جاہل لوگ اسے اللہ کے تقویٰ شعار ولیوں کی کرامتیں سمجھتے ہیں حالاں کہ وہ شیطان کی اپنے گمراہ اور ملعون ولیوں کے ساتھ فریب کاری ہوتی ہے۔

آسیب زدہ کے جسم سے ﷺ کا جن بھگانا

یہ کام نبی ﷺ نے ایک سے زائد مرتبہ کیا ہے۔ سنن ابوداؤد اور مسند احمد میں ام ابان بنت وازع بن زارع سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا زارع نبی ﷺ کے پاس گئے تو ساتھ میں اپنے ایک پاگل بیٹے یا بھانجے کو لیتے گئے۔ میرے دادا کہتے ہیں: جب ہم نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو میں نے کہا میرے ساتھ میرا ایک پاگل بیٹا یا بھانجا ہے۔ میں اسے آپ کے پاس لے کر آیا ہوں تاکہ آپ اللہ سے اس کے لئے دعا فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: "لاؤ" وہ کہتے ہیں: میں اس کو رکاب میں آپ کے پاس لے کر آیا، اس کے سفر کے کپڑے اتارے اور دو عمدہ کپڑے پہنا دیئے، پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا، آپ نے فرمایا: "اس کو میرے قریب لاؤ اس کی پیٹھ میرے سامنے کرو۔" پھر آپ اس کی پیٹھ پر مارنے لگے یہاں تک کہ میں نے آپ کے بغل کی سفیدی دیکھی۔ آپ فرماتے تھے "نکل اللہ کے دشمن" "نکل اللہ کے دشمن" چنانچہ وہ لڑکا صحت مندی کی طرح دیکھنے لگا پہلے کی طرح نہیں پھر اس کو نبی ﷺ نے اپنے سامنے بٹھایا اور پانی منگوا کر اس کے چہرہ کو پونچھا اور اس کے لئے دعا کی۔ آپ کے دعا کرنے کے بعد وفد کا کوئی شخص اس سے بڑھ کر صاحب فضیلت نہیں تھا۔

مسند احمد ہی میں یعلی بن مرۃ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے تین چیزیں ایسی دیکھیں جن کو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں دیکھا نہ میرے بعد کوئی دیکھے گا۔ میں آپ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا ہم ایک راستہ سے چل رہے تھے کہ ہمارا گزر ایک عورت سے ہوا جو بیٹھی ہوئی تھی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔ عورت نے کہا: "اے اللہ کے رسولؐ! اس بچہ کو کچھ پریشانی لاحق ہوگئی ہے اس کی وجہ سے ہم بھی پریشان ہیں۔ دن میں نہ جانے کتنی مرتبہ اس پر حملہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: "اس کو مجھے دو" اس نے بچہ کو آپ کی طرف بڑھایا۔ آپ نے بچہ کو اپنے اور پالان کے اگلے حصہ کے درمیان بٹھایا پھر اس کا منہ کھولا اور اس میں تین مرتبہ پھونکا اور فرمایا: بِسْمِ اللّٰہِ، اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ، اخسأ عَدُوَّ اللّٰہِ کے نام سے، میں اللہ کا بندہ ہوں، بھاگ جا اللہ کے دشمن۔ پھر بچہ کو عورت کے ہاتھ میں تھما دیا اور فرمایا: "تم واپسی میں ہم سے اسی جگہ پر ملاقات کرنا اور بتایا کہ کیسی حالت ہے۔"

یعلی بن مرہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ روانہ ہو گئے پھر واپس ہوئے اس عورت کو اسی جگہ پر پایا اس کے ساتھ تین بکریاں بھی تھیں، آپ نے فرمایا ''تمہارے بچے کا کیا حال ہے؟'' اس نے کہا ''جس ذات نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا اس کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اب تک اس سے کوئی چیز دیکھنے میں نہیں آئی، آپ یہ بکریاں لیتے جایئے'' آپ نے فرمایا جاؤ ان میں سے ایک بکری لے لو باقی واپس کر دو۔

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے جنات کو حکم دے کر، ڈانٹ کر اور لعن طعن کر کے بھگایا ہے، لیکن صرف اس سے کام نہیں چلتا۔ اس معاملہ میں ایمان کی قوت، یقین کی پختگی اور اللہ کے ساتھ حسن تعلق کا بہت بڑا دخل ہے۔ اس کی وضاحت درج ذیل واقعہ سے ہوتی ہے۔

امام احمدؒ کے حکم سے جن کا نکل جانا

بیان کیا جاتا ہے کہ امام احمد مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس خلیفہ متوکل کی طرف سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین کے گھر میں ایک لڑکی آسیب کا شکار ہو گئی ہے۔ امیر المؤمنین نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ اس کی عافیت کے لئے اللہ سے دعا کریں۔ امام احمد نے اس کو لکڑی کے دو جوتے دیئے اور کہا: امیر المؤمنین کے گھر جاؤ اور لڑکی کے سرہانے بیٹھ کر جن سے کہو کہ احمد نے کہا ہے کہ تمہیں دو باتوں میں سے کون سی بات پسند ہے آیا اس لڑکی کا پیچھا چھوڑو گے یا ستر جوتے کھاؤ گے۔

وہ شخص جوتا لے کر لڑکی کے پاس گیا اور اس کے سرہانے بیٹھ کر ویسا ہی کہا جیسا امام احمد نے اس کو کہا تھا۔ جن نے لڑکی کی زبان سے کہا: ہمیں امام احمد کی بات منظور ہے، ہم ان کی بات مانتے ہیں۔ اگر وہ ہمیں عراق سے نکلنے کا حکم دیں تو ہم عراق سے بھی نکل جائیں۔ انہوں نے اللہ کی اطاعت کی اور جو اللہ کی اطاعت کرے ہر چیز اس کی اطاعت کرتی ہے۔

پھر وہ لڑکی کے بدن سے نکل گیا، لڑکی ٹھیک ہو گئی اور اس کے اولاد بھی پیدا ہوئی۔ جب امام احمدؒ کا انتقال ہوا تو وہ جن دوبارہ لڑکی پر سوار ہو گیا۔ خلیفہ نے امام احمد کے کسی شاگرد کو طلب کیا، وہ شخص وہی جوتا لے کر آیا اور جن سے کہا: نکل جا ورنہ اس جوتے سے تیری پٹائی ہوگی۔ جن نے کہا: میں نہ تمہاری بات مانوں گا نہ نکلوں گا۔ احمد بن حنبلؒ اللہ کے اطاعت گزار بندے تھے اس لئے ہم نے بھی ان کی اطاعت کی۔

معالج کو کیسا ہونا چاہئے؟

معالج کو اللہ کی ذات پر قوی ایمان اور مکمل بھروسہ نیز ذکر و تلاوت قرآن کی تاثیر پر کامل یقین ہونا چاہئے۔ اس کا ایمان و ایقان جتنا مضبوط ہوگا اس کا اثر اتنا ہی گہرا ہوگا۔ اگر وہ جن سے زیادہ طاقت ور ہوگا تو جن کو نکال سکتا ہے اور اگر جن اس سے زیادہ طاقت ور ہوگا تو نہیں نکلے گا۔ بسا اوقات ہو سکتا ہے کہ جن نکالنے والا کمزور ہو تو جنات اس کو پریشان کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے وہ بکثرت دعا مانگے، جنوں کے خلاف اللہ سے مدد طلب کرے اور قرآن خصوصاً آیت الکرسی کی تلاوت کرتا رہے۔

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے

علامہ ابن تیمیہ مجموعہ فتاویٰ ۲۴/۲۷۷ میں رقم طراز ہیں:

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں سے آسیب زدہ کے علاج کی دو شکلیں ہیں۔ اگر جھاڑ پھونک اور تعویذ ایسے ہوں جن کا معنی و مفہوم سمجھ میں آتا ہو اور جن کو آدمی دین اسلام کی نظر میں بطور دعا پڑھ سکتا ہو تو اس سے آسیب زدہ کو جھاڑ پھونک کیا جا سکتا ہے۔

صحیح بخاری میں نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے جھاڑ پھونک کی اجازت دی جب تک کہ وہ شرک نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو ضرور پہنچانا چاہئے۔

اگر جھاڑ پھونک اور تعویذ میں ایسے الفاظ موجود ہوں جو حرام ہوں مثلاً اس میں شرک کی بو باس ہو یا جن کے معنی سمجھ میں نہ آتے ہوں اور اس میں کفر کا احتمال ہو تو ایسے الفاظ سے تعویذ بنانا یا منتر پڑھنا کسی کے لئے جائز نہیں، خواہ ان کے ذریعہ آسیب زدہ شخص سے جنات کیوں نہ بھاگتے ہوں کیوں کہ اس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اور اس میں نفع سے زیادہ نقصان ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ دوسری جگہ (مجموعہ فتاویٰ ۱۹/۴۶) فرماتے ہیں کہ شرکیہ تعویذ گنڈے والے جنات کو بھگانے میں اکثر ناکام رہتے ہیں اور اکثر و بیشتر جب وہ جنات سے کہتے ہیں کہ وہ اس جن کو قتل یا قید کر دیں جو انسان پر سوار ہے تو جنات ان کا تمسخر کرتے ہیں۔ چنانچہ انہیں محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کو قتل یا قید کر دیا ہے حالاں کہ یہ محض تخیل اور جھوٹ ہوتا ہے۔

جن کو منانا

کچھ لوگ جانور کی قربانی دے کر اس جن کو منانے کی کوشش کرتے ہیں جو انسان پر سوار ہوگیا ہے حالاں کہ یہ شرک ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے جنات کے ذبیحہ سے منع کیا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس کا تعلق حرام چیزوں سے علاج کرنے سے ہے حالاں کہ یہ زبردست غلطی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی حرام چیز میں شفا نہیں رکھی ہے مانا کہ حرام چیزوں مثلاً مردار اور شراب سے علاج جائز ہے لیکن ان سے جن کے لئے قربانی دینے پر استدلال کرنا جائز نہیں کیوں کہ حرام چیزوں سے علاج کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے لیکن شرک اور کفر سے علاج کی حرمت میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں۔ شرکیہ چیزوں سے علاج کرنا بالاتفاق ناجائز ہے۔

قسط نمبر:۲۲

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

حضرت سید عبداللہ صومعیؒ کی دختر کا خاندانی نام فاطمہ تھا، کنیت ام الخیر اور لقب امت الجبار تھا، یہ اپنے وقت کی بہت بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں اور جس نوجوان سے سیدہ فاطمہؒ کی شادی ہوئی تھی وہ اپنے عہد کے نامور بزرگ حضرت سید ابوصالح موسیٰؒ تھے اوران ہی عالی مرتبت ماں باپ کی روشن ترین نشانی تھے حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔

☆☆☆

خدا قادر مطلق بھی ہے اور بے نیاز بھی وہ بت پرستوں میں پیغمبر پیدا کرتا ہے اور پیغمبر کی نسل میں منکر نافرمان اولادیں، یہ اس کی قدرت اور خلاق کی عجیب مثال ہے ورنہ عام طور پر جب اللہ اپنے کسی مخصوص بندے کی تخلیق کرتا ہے تو اس کے لئے ایک ایسی زمین بھی ہموار کرتا ہے جس میں دنیا کی بہترین فصل پیدا ہوسکے۔ ایک نوجوان جو اپنے عہد شباب میں پرہیزگاری کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز تھا، غوث اعظمؒ اسی مرد پاکباز کے فرزند تھے۔ ایسے فرزند کہ جس پر ماں باپ ہی نہیں سارا عالم اسلام ناز کرتا تھا اور یہ سلسلہ ناز ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ ساڑھے آٹھ سو سال گزر جانے کے باوجود اس مجلس ادب میں گناہ گاروں کا تو ذکر ہی کیا، ہر دور کا بڑے سے بڑا ولی بھی خوف سے لرزتا ہوا داخل ہوتا ہے۔

غوث اعظم صحیح النسب سید تھے، والد محترم کی طرف سے بارہویں پشت میں آپ کا سلسلہ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے۔ آپ کا خاندانی نام محمد عبدالقادر اور لقب محی الدین (مذہب کو زندہ کرنے والا) تھا، آپ کی ولادت ۴۷۰ھ میں ہوئی آپ کا آبائی وطن ایران کا ایک قدیم قصبہ جیلان ہے۔

آپ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو دنیا میں تشریف لائے۔

اسی رات آپ کے والد محترم حضرت ابوصالحؒ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں۔

"اے ابوصالح! تجھے اللہ تعالیٰ نے فرزند صالح عطا فرمایا ہے وہ میرے بیٹے کے مانند ہے اور اولیاء میں اس کا مرتبہ بہت بلند ہے۔"

آپ کی پیدائش کی رات ایک اور عجیب وغریب واقعہ پیش آیا، معتبر مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس رات پورے شہر میں جس قدر بچے پیدا ہوئے وہ سب کے سب لڑکے تھے پھر وہ تمام لڑکے جوان ہوکر ولایت کی منزل تک پہنچے۔

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ عبدالقادر رمضان المبارک میں پیدا ہوئے اور انہوں نے پورے مہینے دن کے وقت دودھ نہیں پیا۔ دوسرے سال گھرے بادل ہونے کی وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آسکا اور لوگ شبہے میں پڑ گئے، آخر قرب وجوار کے چند لوگوں نے حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی والدہ ماجدہ سے دریافت کیا۔

"سیدہ! کیا تمہیں رویت ہلال کی کوئی خبر ملی ہے؟"

جواب میں سیدہ نے فرمایا۔ "آج میرے عبدالقادر نے خلاف عادت دن کے وقت دودھ نہیں پیا ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ آج پہلا روزہ ہے۔"

کچھ دن بعد معتبر شہادتوں سے اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ دوسرے شہروں میں رمضان کا چاند نظر آگیا تھا پھر یہ بات دور دراز کے علاقوں میں بھی مشہور ہوگئی کہ سادات عجم میں ایک مبارک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔

خود حضرت غوث اعظمؒ نے بھی اپنے ایک شعر میں اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

"میرے ابتدائی حالات کے ذکر سے تمام عالم بھرا ہوا ہے اور میرا گہوارے میں روزہ رکھنا مشہور ہے۔ (ترجمہ)

☆☆☆

حضرت شیخ عبدالقادر نے ابھی ہوش نہیں سنبھالا تھا کہ اچانک آپ کے والد محترم بیمار ہوئے اور دار فانی سے رخصت ہو گئے، اکثر اولیائے کرام کی زندگی میں یہ قدر مشترک پائی جاتی ہے کہ وہ عہد طفلی ہی میں سایۂ پدری سے محروم ہو جاتے ہیں اور پھر مادہ پرست لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ان یتیم بچوں کی زیست کیسے بسر ہوگی اور دنیا میں کون ان کا پرسان حال ہوگا مگر ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ جب بھی بے سہارا بچے ساری دنیا کا مرکز نظر قرار پاتے ہیں اور بڑے بڑے شاہان وقت ان کے آستانے پر کاسۂ سوال لئے کھڑے رہتے ہیں۔ قدرت کی اسی رسم خاص کے مطابق حضرت شیخ عبدالقادرؒ بھی بچپن میں یتیم ہوئے لیکن ابھی آپ کے نانا حیات تھے۔ حضرت سید عبداللہؒ نے آپ کو اپنی آغوش محبت میں لے لیا اور محبوب نواسے کی تعلیم وتربیت جاری رکھی۔ حضرت شیخ عبدالقادر کا عہد طفلی دوسرے بچوں سے یکسر مختلف تھا آپ کو دوسرے بچوں کے کھیلوں اور مشغلوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی پھر بھی اگر کبھی بشری تقاضوں سے مجبور ہو کر دوسرے بچوں کی طرف متوجہ ہوتے تو ایک غیبی صدا آپ کا تعاقب کرتی۔

''اے برکت دیئے ہوئے میری طرف آ۔''

یہ آواز سن کر حضرت شیخ عبدالقادرؒ خوف زدہ ہو جاتے اور بھاگ کر اپنی مادر گرامی کی آغوش میں چھپ جاتے۔

کسی معتبر تاریخ سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ حضرت شیخ عبدالقادر کی تعلیم کا آغاز کب ہوا؟ پھر بھی ایک مستند روایت موجود ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ دس برس کی عمر میں حصول علم کی غرض سے مکتب تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس روایت کی بنیاد ایک مشہور واقعہ ہے، ایک بار حضرت شیخ عبدالقادرؒ سے پوچھا گیا۔

''آپ کو اپنے ولی ہونے کا علم کب ہوا؟''

جواب میں حضرت شیخؒ نے فرمایا۔ ''جب میں دس برس کا تھا تو اپنے شہر کے مکتب میں پڑھنے جایا کرتا تھا، راستے میں مردان غیب میرے پیچھے پیچھے چلتے دکھائی دیتے تھے پھر جیسے ہی میں مدرسہ میں داخل ہوتا تو مردان غیب کو بار بار کہتے ہوئے سنتا۔ اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو، اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو۔''

اٹھارہ سال کی عمر میں والدہ محترمہ نے ایک قافلہ کے ساتھ آپ کو مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے بغداد بھیجا، قافلہ ایک سنسان راستے سے گزرا تو اس علاقے کے ڈاکوؤں نے تمام مسافروں کا ساز وسامان لوٹ لیا اور حضرت شیخ عبدالقادرؒ کو کسی غریب آدمی کا بچہ سمجھ کر چھوڑ دیا، جب یہ لٹا ہوا قافلہ آگے بڑھنے لگا تو رہزنوں کے سردار نے آپ سے ازراہ مذاق پوچھا۔

''بچے! تیرے پاس بھی کچھ ہے؟''

''ہاں۔'' غوث اعظمؒ نے لٹیروں کی توقع کے خلاف جواب دیا۔

آخر سردار کے اشارے پر غوث اعظمؒ کی جامہ تلاشی لی گئی مگر رہزنوں کو کچھ نہیں ملا۔

''ہمیں بے وقوف بناتا ہے۔'' ڈاکوؤں کا سردار ایک بچے کی بات کو مذاق سمجھ کر جھنجھلاہٹ کا شکار ہو گیا تھا۔

''مجھے نہیں معلوم کہ مذاق کیا ہوتا ہے میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ میں جھوٹ نہیں بولتا۔ میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں جو قبا کے دبیز استر میں بغل کے نیچے ٹانکی گئی ہیں۔'' حضرت شیخ نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

سردار کے کہنے پر دوبارہ تلاشی لی گئی آخر اس کے ساتھی اشرفیاں پانے میں کامیاب ہو گئے، تمام رہزنوں کو اس بات پر حیرت تھی کہ اگر لڑکا ان اشرفیوں کی نشاندہی نہ کرتا تو وہ اس طرف متوجہ بھی نہیں ہوتے۔ لڑکے کی صاف گوئی پر سردار کو اپنے ساتھیوں سے زیادہ تعجب ہوا تھا اس لئے وہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ سے یہ سوال کئے بغیر نہ رہ سکا۔

''لڑکے! تو جھوٹ بول کر اپنی ان اشرفیوں کو چھپا سکتا تھا پھر تو نے ایسا کیوں نہیں کیا؟''

''رخصت کرتے وقت میری مادر گرامی نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ اگر جان پر بھی بن جائے تو جھوٹ نہ بولنا، یہی میری والدہ کا حکم تھا، اگر تم مجھے قتل بھی کر دیتے تو میں اس حکم کو ٹال نہیں سکتا تھا۔'' حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے اس قدر جرأت بے باکی کے ساتھ فرمایا کہ تمام رہزن دم بخود رہ گئے؟ قزاقوں کے سردار پر سکتہ طاری تھا پھر اچانک اس کے ساتھیوں نے اسے روتے ہوئے دیکھا، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ چند لفظوں کی حرارت سے پتھر بھی پگھل جائے گا۔ عجیب انقلابی لمحات تھے جس شخص کے لئے قتل وغارت ایک کھیل تھا اس کی آنکھیں اشک

برساری تھیں۔

"سردار! یہ آپ کو کیا ہوگیا ہے؟" ساتھی لٹیروں نے پوچھا۔

"افسوس! میاں ہلاک ہوگیا، اس لڑکے کو اپنی ماں سے کئے ہوئے عہد کا اس قدر پاس ہے اور میں اپنے اس عہد کو دن میں کئی بار توڑ دیتا ہوں جو میں نے خالق کائنات سے کیا ہے۔" یہ کہہ کر سردار نے لوٹا ہوا مال تمام مسافروں کو واپس کردیا اور حضرت شیخ عبدالقادرؒ کے ہاتھوں کو بے اختیار چوم لیا۔

"تو عظیم ہے کہ مجھ جیسے پستی میں گرے ہوئے انسان سے ملا، تو میرا راہ نما ہے کہ تو نے مجھے سچائی کا راستہ دکھایا تو حق کی روشنی ہے کہ اگر آج کی رات تجھ سے ملاقات نہ ہوتی تو میں زندگی بھر گناہوں کے اندھیرے میں بھٹکتا رہتا۔"

پھر قزاقوں کے سردار پر ناقابل بیان وحشت طاری ہوگئی اور وہ رات کے سناٹے میں چیختا ہوا کہیں گم ہوگیا۔

"اے دنیا! میرا پیچھا چھوڑ دے، میں تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں۔"

یہ غوث اعظمؒ کی پہلی کرامت تھی جس نے ایک رہزن کی زندگی کا نقشہ بدل دیا تھا۔

☆☆☆

حضرت غوث اعظمؒ فطرتاً نہایت رقیق قلب اور فیاض انسان تھے، آپ سے لوگوں کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی تھی نتیجتاً بغداد پہنچتے پہنچتے آپ نے تمام اشرفیاں ضرورت مندوں پر صرف کردیں اور خود فاقہ کشی میں مبتلا ہوگئے۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا۔ "جب میں پہلے پہل بغداد میں داخل ہوا تو وہاں تین دن تک مجھے کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی آخر میں تنگ آکر "ایوان کسریٰ" کی طرف نکل گیا۔" (یہ وہی ایوان ہے، جس کے چودہ کنگرے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت کے وقت گر گئے تھے) وہاں پہنچ کر اندازہ ہوا کہ مجھ سے بھی زیادہ ضرورت مند لوگ اس دنیا میں موجود ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایوان کسریٰ میں تقریباً ستر اولیا اپنے شکم کی آگ بجھانے کے لئے جائز اور حلال چیزیں تلاش کر رہے تھے، اس لئے میں نے سوچا کہ ان بزرگوں کے راستے میں رکاوٹ ڈالنا مروت کے خلاف ہے، مجبوراً بغداد کی طرف لوٹ آیا۔

راستے میں مجھے ایک اجنبی شخص ملا اس نے بتایا کہ وہ میرے شہر جیلان کا رہنے والا ہے گرچہ میں اس سے واقف نہیں تھا لیکن پھر بھی ایک عجیب سی خوشی کا احساس ہوا، کچھ دیر بعد اس شخص نے سونے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا یہ تمہاری والدہ محترمہ نے بھیجا ہے میں نے سونے کے اس ٹکڑے سے کھانے پینے کی کچھ اشیاء خریدیں اور دوبارہ ایوان کسریٰ پہنچ کر وہ ساری چیزیں ان درویشوں کے سامنے رکھ دیں۔

"یہ کیا ہے؟" ان فاقہ زدہ مگر غیرت مند درویشوں نے مجھ سے پوچھا۔

میں نے سارا ماجرا بیان کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے گوارہ نہیں ہوا کہ میں تو پیٹ بھر کر روٹی کھاؤں اور آپ جیسے صاحبان کمال بھوکے رہ جائیں اسے قبول فرمالیجئے تاکہ مجھے سکون قلب حاصل ہو۔"

درویشوں نے میری اس نذر کو قبول کرلیا اور میں ان کی دعاؤں کے سائے بغداد کی طرف لوٹ آیا، میرے پاس کچھ رقم باقی تھی میں نے اس سے کچھ اور کھانا خریدا پھر فقراء کو آواز دی۔

"آؤ! میرے بھائیو! رزاق عالم نے غیب سے ہمارے لئے سامان رزق فراہم کردیا ہے۔"

میری آواز سنتے ہی وہ درویش جمع ہوگئے جو فاقہ کشی کی شدت سے جاں بہ لب ہو رہے تھے پھر ہم سب نے سیر ہوکر کھانا کھایا اور دوسرے وقت کے لئے ایک لقمہ بھی بچا کر نہیں رکھا۔

خدا خود میر سامان است ارباب توکل را

☆☆☆

حضرت شیخ عبداللہ سلمیؒ کی روایت ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار مجھے کئی دن تک کھانا نہیں ملا۔ اتفاق سے ایک روز میں محلہ "قطیعہ شرقیہ" میں چلا گیا سر راہ مجھے ایک شخص ملا اور اس نے ایک لفافہ میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کسی باورچی کی دوکان پر چلے جاؤ اور میرا یہ خط دکھا کر اپنے کھانے کے لئے پسندیدہ چیزیں خریدلو۔"

میں نے حیرت سے اس شخص کی طرف دیکھا اور خط لے لیا، پھر وہ اجنبی مجھے نظر نہیں آیا۔ میں دل ہی دل میں تعجب کا اظہار کرتے ہوئے

باورچی کی دوکان پر پہنچا اور اس اجنبی شخص کا لفافہ آگے بڑھا دیا، باورچی نے میرے ہاتھ سے خط لے کر رکھ لیا اور مجھ سے پوچھا۔

"لڑکے! تمہیں کیا درکار ہے؟"

میں نے میدہ کی چند روٹیاں اور خبیص (ایک خاص قسم کا حلوہ) طلب کیا۔

باورچی نے کسی پس وپیش کے بغیر دو چیزیں میرے حوالے کردیں۔

مجھے باورچی کے اس طرز عمل پر بڑی حیرت ہوئی تھی، آخر میں اس سے یہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا۔ "تم نے اس خط کو کھول کر بھی نہیں دیکھا اور مطلوبہ اشیاء میرے سپرد کردیں یہ کیا راز ہے۔"

باورچی نے مسکراتے ہوئے ایک نظر مجھے دیکھا۔ "لڑکے! تم اپنے کام سے کام رکھو۔" یہ کہہ کر وہ دوسرے گاہکوں کی طرف متوجہ ہوگیا۔

میں کھانا لے کر اس سنسان مسجد میں چلا گیا، جہاں بیٹھ کر اپنا سبق دہرایا کرتا تھا، کھانا میں نے اپنے سامنے رکھ لیا ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے کھاؤں یا نہ کھاؤں کہ اچانک میری نظر ایک اور لفافے پر پڑی، یہ لفافہ مسجد کی دیوار کے سائے میں زمین پر پڑا تھا، میں نے وہ لفافہ اٹھالیا اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔

"اللہ کے شیروں کو لذتوں اور خواہشوں سے کیا غرض؟ یہ لذتیں تو ضعیف اور کمزور لوگوں کے لئے ہیں۔"

یہ تحریر پڑھتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور پورا جسم خوف ودہشت سے کانپنے لگا۔ میں نے فوراً ہی اپنا رومال اٹھالیا اور کھانے کی چیزیں وہیں چھوڑ دیں پھر مسجد کے ایک گوشے میں دو رکعت نماز ادا کی اور وہاں سے چلا آیا۔

☆☆☆

شیخ ابوبکر تمیمیؒ کا بیان ہے حضرت غوث اعظمؒ فرماتے تھے۔

"ایک بار بغداد میں قحط پڑا جس کی وجہ سے مجھے کئی روز تک کھانا میسر نہیں آیا۔ میں گری پڑی چیزیں تلاش کر کے کھالیتا تھا۔ ایک دن بھوک کی شدت اتنی بڑھی کہ میں دریائے دجلہ کی طرف چلا گیا تا کہ "کاہو" کے پتے یا اور کوئی سبزی کھا کر اس کڑے وقت کو گزار سکوں مگر جہاں بھی جاتا وہاں پہلے سے سیکڑوں افراد موجود ہوتے اگر کوئی چیز ملتی بھی تو اس پر ضرورت مندوں کا ہجوم ہوتا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ کھانے کے ایک لقمے کے لئے دوسرے بھوکوں سے مزاحمت کروں آخر مجبور ہو کر شہر کی طرف واپس لوٹ آیا لیکن یہاں بھی مجھے کوئی گری پڑی چیز دستیاب نہ ہوسکی۔

غرض بھوک کی شدت مجھے کوچہ کوچہ پھراتی رہی یہاں تک کہ میں ایک مسجد کے قریب پہنچ گیا، ضعف وناتوانی کے سبب تیز چکر آرہے تھے۔ کبھی آنکھوں کے سامنے اندھیرا اچھیل جاتا اور یوں محسوس ہونے لگتا جیسے میں زمین پر گر کر بے ہوش ہوجاؤں گا، آخر بڑی مشکل سے مسجد کے اندر داخل ہوا اور ایک گوشے میں جا کر بیٹھ گیا۔

اسی دوران ایک عجمی نوجوان مسجد میں نان اور بھنا ہوا گوشت لے کر آیا اور مجھ سے کچھ فاصلے پر بیٹھ کر کھانے لگا، بھوک کی وجہ سے میری یہ حالت تھی کہ جب وہ نوجوان کھانے کے لئے لقمہ اٹھاتا تو بے اختیار میں اپنا منہ کھول دیتا۔ جب کئی بار مجھ سے یہ اضطراری عمل سرزد ہوا تو میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا۔

"اے میرے نفس! یہ بے صبری تجھے اہل دنیا کے سامنے رسوا کردے گی آخر توکل اور قناعت بھی تو کوئی شئے ہے تو اس راستے کو اختیار کیوں نہیں کرتا؟"

اتنے میں اچانک اس عجمی نوجوان کی نظر مجھ پر پڑی، اس نے بڑی محبت سے کہا۔ "آئیے بھائی! بسم اللہ!"

میں نے انکار کیا مگر وہ مسلسل اصرار کرتا رہا، کچھ اس کی تواضع کا اثر تھا اور کچھ میری مجبوری، آخر میں عجمی نوجوان کے ساتھ کھانے میں شریک ہوگیا۔ ابھی میں نے چند لقمے ہی لئے تھے کہ وہ نوجوان مجھ سے میرے حالات دریافت کرنے لگا۔ "آپ کون ہیں، کہاں سے آئے ہیں اور کیا مشغلہ ہے؟"

"میں نے اسے بتایا کہ جیلان کا رہنے والا ہوں اور علم فقہ حاصل کرنے کی غرض سے بغداد آیا ہوں۔"

"میرا تعلق بھی جیلان سے ہے۔" اس نے مسرت آمیز لہجے میں کہا۔

دیار غیر میں اپنے ایک ہم وطن کو دیکھ کر مجھے بھی ایک عجیب سی خوشی کا احساس ہوا۔ (باقی آئندہ)

دعوت اسلام

پوری دنیائے انسانیت میں دعوتی فتوحات کی ولولہ انگیز روداد

پروفیسر آرنالڈ کی شہرہ آفاق کتاب "دی پریچنگ آف اسلام" کا مستند اردو ترجمہ جناب محمد عنایت اللہ کے قلم سے

مرتے وقت البتہ اس نے حکم دیا کہ اس کا مردہ ہندوؤں کی رسم کے مطابق جلایا نہ جائے۔ جب اس راجا کا انتقال ہوا تو سلطان فیروز شاہ تغلق شہنشاہ دہلی (۱۵۳۱ء تا ۱۵۸۸ء) کے عمائد سلطنت میں سے ایک شخص سلطان ظفر نے صوبہ گجرات کو فتح کیا، چند علمائے سنت و جماعت، جو سلطان ظفر کے ساتھ تھے، شیعہ نومسلموں کو سنی کرنا چاہتے تھے، چنانچہ کیرا (۱) کے ضلع میں بوہرا قوم کے ایسے چند لوگ موجود ہیں جو سنی ہیں، لیکن اکثر بوہرے شیعہ ہیں، چودھویں صدی عیسوی کے اخیر میں ایک اور داعی اسلام جنھوں نے صوبہ گجرات میں تبلیغ کے لئے کوشش کی، شیخ جلال تھے جو مخدوم جہانیاں کے نام سے مشہور ہیں، یہ بزرگ گجرات آکر سکونت پذیر ہوئے تھے، اور بہت ہندوؤں کو انھوں نے اوران کی اولادنے مسلمان کیا (۲)۔

بنگال میں اشاعت اسلام

داعیان اسلام نے تعداد کے لحاظ سے جیسی کامیابی صوبہ بنگال میں حاصل کی، اس کی نظیر کسی اور صوبہ میں نہیں ملتی، بارہویں صدی کے آخر میں بختیار خلجی نے بنگال و بہار کو فتح کرکے اول اسلامی سلطنت یہاں قائم کی، اور گور کو بنگال کا پایہ تخت قرار دیا، یہاں مدت تک مسلمانوں کی حکومت رہنے سے اسلام کو قدرتاً زیادہ ترقی ہوئی، دس برس کے لئے راجا کنس کے زمانہ میں ہندوؤں کا راج پھر بنگال میں قائم ہوگیا، اس راجا کے عہد میں مذہبی آزادی سب کو حاصل تھی، اور مسلمان رعایا بھی راجا کو بہت پسند کرتی تھی (۳) لیکن اس کے بیٹے جٹ مل نے ہندو مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کرلیا۔

بنگال میں مسلمانوں کی حکومت

۱۴۰۴ء میں جب جٹ مل کا باپ راجا کنس مرگیا، تو اس نے راج کے تمام سرداروں کو جمع کیا، اوران کے سامنے مسلمان ہونے کا قصد ظاہر کیا، اور کہا کہ اگر سرداراس کو گدی پر نہ بیٹھنے دیں گے تو وہ خوشی سے اپنے بھائی کو راج کا مالک بنادے گا، سرداروں نے یہ گفتگو سن کر کہا کہ راجا جو مذہب چاہے اختیار کرے، ہم ہر حال میں اس کو اپنا بادشاہ مانیں گے، اس کے بعد جٹ مل نے اکثر علمائے اسلام کو مدعو کیا، تاکہ جس وقت سرِ دربار ہندو مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو تو وہ بھی اس واقعہ کے شاہد ہوں، جٹ مل نے، جٹ مل نے مسلمان ہوتے ہی اپنا جلال الدین محمد شاہ رکھا، مشہور ہے کہ اس کے زمانہ حکومت میں کثرت سے ہندو مسلمان ہوئے (۴) مگر ان میں اکثر لوگ زبردستی مسلمان کیے گئے، اور مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی ساڑھے پانچ سو برس کی حکومت صرف جلال الدین محمد شاہ کا زمانہ ایسا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ہندوؤں پر ظلم ہوئے (۵) افغانوں کے جو گروہ بنگال میں آباد ہوئے انھوں نے بھی یہاں کے ہندوؤں کو مسلمان کرنے میں بڑی کوشش کی، ان افغانوں کی جو اولاد ہندنیوں کے پیٹ سے ہوتی تھی، وہ تو بہرحال مسلمان ہوتی تھی، مگر قحط کے زمانہ میں وہ مفلس ہندوؤں کے بچوں کو بھی کثرت سے خرید کر ان کی تعلیم وتربیت اسلامی

(۱) بمبئی گزیٹیر تیسیر جلد، ص ۳۶ (۲) بمبئی گزیٹیر، چوتھی جلد، ص ۴۱ (۳) تاریخ فرشتہ میں اسی طرح لکھا ہے "لیکن بلوک کے مضامین بنگال کی تاریخ اور جغرافیہ پر بھی دیکھنے چاہئے، (جے اے ایس بی) بیالیسویں جلد نمبر۔ا ص: ٦٤-٢٦٦ـ نطوعی ۱۸۷۳ء (۴) ریون شا کی کتاب، گورکا شہر، اس کے کھنڈر اور کتبے، ص ۹۹ مبور لنڈ: ۱۸۷۸ء۔ (۵) وائز، ص ۲۹،

طریقہ پر کرتے تھے۔ (۱) لیکن بنگالی نومسلموں کی کثرت ایسے شہروں میں نہیں ہے، جو کسی زمانہ میں اسلامی سلطنت کا پایہ تخت رہے تھے، بلکہ ان کی جس قدر کثرت ہے وہ دیہات میں یا ایسے اضلاع میں ہے جہاں مغربی صوبوں میں نوآباد مسلمانوں کا نشان تک نہیں، بلکہ صرف نیچ قوموں کے ہندو قوم اور برادیوں سے خارج ہو کر وہاں کثرت سے آباد ہیں (۲) نومسلموں اور نیچ قوم کے ہندوؤں میں اوضاع واطوار کا ایک سا ہونا ذات کی تفریق کا ان میں موجود ہونا، اوران کی آپس میں جسمانی مشابہت ایسی چیزیں ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بنگا کے مسلمان اور بنگال کے اصلی باشندے ایک ہیں۔

نیچ قوموں کا بہ کثرت اسلام قبول کرنا

صوبہ بنگال میں، برخلاف شمال مغربی ہند کے اسلام کو کسی ایسے قومی مذہب کا مقابلہ نہیں کرنا پڑا جو اس کی ترقی میں مخل ہوتا، شمال مغرب صوبوں میں مسلمان حملہ آوروں کو خوب معلوم ہوگیا تھا کہ برہمنوں کا مذہب، بدھ مذہب کو غارت کر کے بہت زور پکڑ گیا ہے، اور باوجود مسلمانوں کی سخت گیری کے وہ ہندوؤں میں مخالفت کے وقت زور پیدا کر دیتا ہے، اور سخت سے سخت تکلیف اور ذلت کی ساعت میں بھی ہندوؤں کو اپنے سے علاحدہ نہیں ہونے دیتا، لیکن داعیان اسلام جب بنگال میں پہنچے تو نیچی ذات کے ہندو اور وہاں کے اصلی باشندے جو ہندوؤں کے مذہب سے قریب قریب خارج سمجھے جاتے تھے، اور اپنے آرین سرداروں کے ہاتھوں سے طرح طرح کی ذلتیں اور اذیتیں اٹھاتے تھے، مسلمانوں کی طرف ہاتھ پھیلا کر بڑھے، ان لوگوں کے نزدیک جن میں مفلس، مچھلی پکڑنے والے اور شکاری اور قزاق اور ادنیٰ قوم کے کاشتکار تھے، اسلام ایک اوتار تھا، جو ان کے لئے آکاش سے اترا تھا، وہ حکمراں قوم کا مذہب تھا، اور ان کے پھیلانے والے وہ با خدا لوگ تھے جو توحید کی خبر اور سب انسانوں کے برابر ہونے کا مژدہ ایسی قوم پاس لائے تھے، جس کو سب ذلیل وخوار سمجھتے تھے، اسلام کی ابتداء رسوم ایسی ہوتی تھیں کہ ہندو کو مسلمان ہو کر پھر ہندو مذہب اختیار کرنا ناممکن ہو جاتا تھا، اس لئے ہندو نومسلم اور اس کی اولاد ہمیشہ کو مسلمان ہو جاتی تھی، غرض اس طرح اسلام ہندوستان کے ایسے شاداب اور زرخیز خطہ پر شائع ہوگیا جو بڑی سے بڑی اور جد سے جلد بڑھنے والی آبادی کو اپنی پیداوار سے پرورش کرسکتا ہے، جبراً مسلمان کرنے کے واقعات کہیں کہیں بیان کئے ہیں، لیکن جنوبی بنگال میں اسلام کو مستقل کامیابی جبر واکراہ کی بدولت حاصل نہیں ہوئی، بلکہ اسلام ہر شخص سے خود مخاطب ہوا، اور مفلسوں میں سے لاکھوں کو اپنا پیرو بنالیا، اس کی تعلیم نے خدا کا اور انسانی اخوت کا عالی ترین خیال پیدا کر دیا، بنگال کی کثرت سے بڑھنے والی قوموں کو جو صدہا سال سے ہندوؤں کے طبقہ سے قریب قریب خارج ہو کر ہزار ذلت وخواری کے ساتھ اپنے دن کاٹ رہی تھیں، ان کو اسلام نے اپنی اخوت کے دائرے میں بلا تکلف شامل ہونے دیا (۳)۔ صوبہ بنگال میں تبلیغ اسلام کے لئے خاص کوشش کا ہونا اس طرح سے اور ثابت ہوتا ہے کہ خاص خاص کوشش کا ہونا اس طرح سے اور ثابت ہوتا ہے کہ خاص خاص حامیان دین کے واقعات مشہور ہیں، جنھوں نے اسلام کے پھیلانے میں کوششیں کیں (۴)۔ اب بزرگوں میں سے بعض کے مزاروں کی اب تک لوگ تعظیم کرتے ہیں،

(۱) چارلس اٹیورٹ، تارک بنگال ص ۱۷۶ (بطبوعہ لندن: ۱۸۱۳ء) ایچ بلوک مین کے مضامین، بنگال کے تاریخ وجغرافیہ پر (جے اے ایس بی) بیالیسویں جلد، ص ۲۲۰ (مطبوعہ: ۱۸۷۳ء) (۲) انڈین ایوانجلیکل ریویو، جنوری ۱۸۷۳ء نیز مقابلہ کرو، گرو پرشاد سین کا مضمون، انٹروڈکشن ٹو دی اسٹیڈی آف ہندوازم، (کلکتہ ریویو: ۱۸۹۰ء) ص ۲۳۱، ۲۳۴۔ گرو پرشاد سین لکھتا ہے: بنگال کے ایک کروڑ نوے لاکھ مسلمانوں میں سے پچیس ہزار سے زیادہ مسلمان ایسے نہیں ہیں، جن کو بھدر الوگ کی جماعت میں شمار کیا جائے، باقی جس قدر مسلمان ہیں، وہ کاشتکار اور مزدور، ادنی پیشہ ور، درزی، اور نوکر ہیں۔ یہ لوگ پہلے جل اچل ذات کے ہندو تھے، پھر مسلمان کر لئے گئے، بحیثیت مجموعی یہ لوگ ہندوستان کے سب سے زیادہ خوش حال کاشت کاروں میں ہیں، اور ان کی حالت بجائے تنزل کے، جیسا کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی نسبت فرض کیا جاتا ہے، روزانہ ترقی کی ہے، یہ لوگ کاشت کار ہونے سے بڑھ کر کبھی کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے، اور تاریخ کے کسی زمانہ میں بھی، وہ سرکاری ملازم یا سرکاری سپاہی یا زمین دار یا ہندوستان کے فاتح، یا فاتحین کے ساتھی نہیں رہے، وہ بنگال ہی میں پیدا ہوئے، بنگالی زبان ہی بولتے ہیں، بنگالی خط لکھتے ہیں، بنگالیوں کا سالباس پہنتے ہیں، اور غذا بھی وہی کھاتے ہیں جو بنگالیوں کی ہے۔ سوائے مذہب کے وہ اور سب باتوں میں بنگال کی رعیت سے مشابہ ہیں۔ (۳) سر ڈبلو ڈبلیو ہنٹر، ہندوستان کے مذہب، اخبار ٹائمز، فروری ۱۸۷۸ء۔ دیکھو وائز ص ۱۳۲۔ (۴) واگان کی کتاب ''ترشول ہلال اور صلیب، ص ۱۶۸، مطبوعہ لندن: ۱۸۷۶ء

اور ہر سال صدہا آدمی ان کی زیارت کو جاتے ہیں، (۱) لیکن ان داعیان اسلام کے کاموں کا حال تفصیل سے نہیں دریافت ہوتا۔

ہندوستان کے دیگر حصوں پر دعیان اسلام کی کوشش

ان بزرگان دین میں سب سے قدیم شیخ اسماعیل ہیں جو بخارا کے سادات عظام میں سے تھے، اور علم ظاہر و باطن میں کامل تھے، ان کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ واعظین اسلام میں سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے لاہور شہر میں جہاں ۱۰۰۵ء میں وہ آئے تھے، وعظ کیا، ان کی مجلس وعظ میں سامعین کا ہجوم کثرت سے ہوتا تھا، اور ہر روز صدہا لوگ خلعت اسلام سے مشرف ہوتے تھے، اور جو شخص ایک دفعہ ان کے وعظ میں آتا تھا وہ بغیر کلمہ توحید پڑھے اور اسلام پر ایمان لائے واپس نہ جاتا تھا (۲) پنجاب مغربی صوبوں کے باشندوں نے خواجہ بہاء الحق ملتانی (۳) اور بابا فرید پاک پٹی کی تعلیم وتلقین سے اسلام قبول کیا، یہ دونوں بزرگ تیرویں صدی عیسوی کے قریب خاتمہ، اور چودھویں صدی عیسویں کے شروع میں گذرے ہیں (۴) بابا فرید شکر گنج کا تذکرہ جس مصنف نے لکھا ہے اس نے تحریر کیا ہے کہ سولہ قوموں کو انھوں نے تعلیم وتلقین سے مشرف باسلام کیا، لیکن افسوس ہے اس مصنف نے ان قوموں کے مسلمان ہونے کا مفصل حال نہیں لکھا (۵) ہندوستان کے مشہور ومعروف اولیائے کبار میں سے خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ ہیں جنھوں نے ملک راجپوتانہ میں اسلام کی اشاعت کی، اور سن ۱۲۳۷ء میں اجمیر میں انتقال ہوا، یہ بزرگ سجتان کے رہنے والے تھے، جو ایران کے مشرق میں ہے، مشہور ہے کہ خواجہ صاحب جب مدینہ طیبہ کی زیارت کو جاتے تھے، تو ہندوستان کے کفار میں تبلیغ اسلام کا ان کا حکم ملا، پیغمبر خدا ﷺ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ خدا نے ہندوستان کا ملک تیرے سپرد کیا ہے، جا اور اجمیر میں سکونت اختیار کر، خدا کی مدد سے دین اسلام تیرے اور تیرے ارادت مندوں کے تقدس سے اس سرزمین میں پھیل جائے گا، خواجہ صاحب نے اس حکم کی تعمیل کی اور اجمیر میں آئے، جہاں کا راجہ ہندو تھا اور جہاں ہر طرف بت پرستی پھیلی ہوئی تھی، یہاں پہنچتے ہیں پہلے جس ہندو کو انھوں نے مسلمان کیا وہ ایک جوگی راجا کا گروہ تھا، رفتہ رفتہ بہت لوگ خواجہ صاحب کے معتقد ہو گئے اور انھوں نے بت پرستی چھوڑ کر اسلام قبول کیا، اب خواجہ صاحب کی شہرت سب طرف ہوگئی، اخیر میں ہندوؤں کے گروہ کے گروہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوتے تھے (۶) مشہور ہے کہ جس وقت خواجہ صاحب دہلی سے اجمیر جارہے تھے تو راستہ میں سات سو ہندوؤں کو انھوں نے مسلمان کیا، تیرہوں صدی عیسوی کے اخیر میں ایک بزرگ بوعلی شاہ قلندرؒ نے جو عراق عجم کے رہنے والے تھے، پانی پت میں سکونت اختیار کی، اور سو برس کی عمر پا کر ۱۳۲۴ء میں انتقال کیا، پانی پت کے مسلمان راجپورت جن میں تین سو مرد ہیں ایک شخص امر سنگھ کی اولاد سے ہیں جن کو شاہ صاحب نے مسلمان کیا تھا، قلندر صاحب کے مزار کی لوگ بہت تعظیم کرتے ہیں، اور اس کی زیارت کو جاتے ہیں، ایسے ہی ایک بزرگ شیخ جلال الدین ایرانی تھے، جو چودھویں صدی کے اخیر نصف حصہ میں ہندوستان میں آئے، اور جنوبی آسام کے شہر سلہٹ میں سکونت اختیار کی، تاکہ وہاں کے بت پرستوں کو مسلمان کریں، ان بزرگ کو بہت شہرت حاصل ہوئی، اور ان کی کوشش نہایت کامیاب ہوئی (۷)

موجودہ زمانہ میں دعوت اسلام کی تحریکیں

موجودہ دور میں بہت مسلمان ایسے ہیں جو ہندوستان میں ہر

(۱) وائز: ص ۲۷۔ (۲) وائز ص ۴۸ سے ۵۵۔ (۳) یہ بات مردم شماری کے نقوش سے ثابت ہوگئی ہے کہ ہر دس ہزار آدمی پیچھے، سو آدمی شمالی بنگال میں، ۲۶۶ آدمی مشرقی بنگال میں، اور ۱۱۰ آدمی مغربی بنگال۔ میں مسلمان ہوگئے۔ یعنی کل بنگال میں بحساب اوسطاً فی دس ہزار ۱۵۷ لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کی یہ ترقی بہت اور اصلی ترقی ہے، لیکن اگر یہی حال رہا تو ساڑھے چھ سو برس میں سارا بنگال مسلمان ہوجائے گا۔ بلکہ مشرقی بنگال صرف چار سو برس میں اس حالت کو پہنچ جائے گا، کہ وہاں کی آبادی بالکل مسلمان ہوجائے۔ کہ بنگال خاص ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں کی تعداد سے پانچ لاکھ زیادہ تھی، لیکن بیس برس سے کم کا عرصہ گزرا ہے، اس میں مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں کے برابر ہی نہیں ہوئی، بلکہ اس سے پندرہ لاکھ بڑھ گئی ہے، ہندوستان کی مردم شماری (۱۸۹۱ء) تیسری جلد، بنگال کے جنوبی صوبے اور ان کی ریاستیں، مولف ربی جے آوڈونل، ص ۱۴۷/۱۴۶۔ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۹۲ء۔ (۴) مفتی غلام سردار لاہوری، خزینت الاصفیاء دوسری جلد، ص ۲۳۰۔ (۵) یہ بزرگ شیخ بہار الدین زکریا کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ (۶) ابیٹ سن، ص ۱۶۳۔ (۷) مولوی اصغر علی، جواہر فریدی یہ ۱۰۳۳ھ۔ ص ۳۹۵ (لاہور: ۱۸۸۴ء)

سال جس قدر لوگ مسلمان ہوتے ہیں، ان کی تعداد ہزار سے پچاس ہزار، ایک لاکھ اور چھ لاکھ تک تخمینہ کی جاتی ہے (۱) لیکن اس تعداد کا ٹھیک تخمینہ کرنا مشکل ہے، کیونکہ اشاعت کے متعلق کوئی سررشتہ یا محکمہ مسلمانوں میں ایسا نہیں ہے، جو اپنی کارگزاری رپورٹوں کی صورتوں میں لکھے، بلکہ ہر مسلمان بذات خود تبلیغ اسلام میں کوشش کرتا ہے، اس لئے تعداد کے متعلق صحیح صحیح اطلاع نہیں ہوسکتی ہے، لیکن اس میں شبہ نہیں کہ داعیان اسلام اپنے مذہب کی اشاعت میں کوشش کر کے کامیابی حاصل کرتے ہیں، پنجاب میں ایک شخص حاجی محمد گزرے ہیں جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ انھوں نے دولاکھ ہندوؤں کو مسلمان کیا (۱) بنگال کے ایک مولوی صاحب کو دعویٰ ہے کہ انھوں نے پچھلے پانچ برسوں میں ایک ہزار آدمیوں کو مسلمان کیا، یہ بیانات خواہ کتنے ہی مشتبہ ہوں، لیکن فقط ان کا ذکر ہی اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان اپنے مذہب کو شائع کرنے میں ایسی عملی کوششیں کرتے ہیں، جن میں تبلیغ مذہب کے حقیقی اصول موجود ہوتے ہیں، مفصلہ ذیل حالات مستند تحریروں سے اقتباسات کئے گئے ہیں، اور بعض صورتوں میں خاص ان لوگوں سے جنھوں نے اسلام کی اشاعت کی، ان کو تحقیق کیا گیا ہے۔

پٹیالہ میں مولوی عبیداللہ نے جو پہلے بڑے عالم فاضل برہمن تھے اپنے تئیں بڑا کامیاب واعظ ثابت کیا، اور باوجود ان مشکلات، اور رخنوں کے جوان کے رشتہ داروں نے ان کے کام میں پیدا کئے تبلیغ اسلام میں ان کو اس قدر کامیابی ہوئی کہ پٹیالہ کا ایک پورا محلہ ان لوگوں سے آباد ہے جن کو مولوی صاحب نے مسلمان کیا، مولوی عبیداللہ نے چند کتابیں عیسائی مذہب کے رد میں لکھیں جو بار بار طبع ہوئیں، ایک کتاب میں انھوں نے اس طرح اپنے مسلمان ہونے کا حال لکھا ہے، محمد عبیداللہ، بیٹا کوٹے مل، متوطن قصبہ پائل، کا لکھتا ہے:

کہ فقیر بچپن میں اپنے باپ کے جیتے جی گرفتار دین بت پرستی کا تھا، اتنے میں رحمت الٰہی نے ہاتھ پکڑ کر کھینچا، یعنی دین اسلام کی خوبیاں اور ہندوؤں کے دین کی قباحتیں میرے دل پر کھل گئیں، اور دل وجان سے دین اسلام قبول کیا اور اپنے آپ کو رسول برحق ﷺ کے فرمانبرداروں میں گن لیا، اور پھر دوبارہ عقل خداداد نے مشورہ دیا کہ دین اور مذہب کی تحقیق میں کہ، ہمیشہ کا عذاب اسی پر موقوف ہے، غفلت کرنا اور بے تحقیق کئے صرف ماں باپ کی رسم سے گمراہی کے جال میں پھنسے رہنا کمال نادانی ہے، پس یہ خیال کر کے مشہور اور رواجی دینوں کا حال دریافت کرنے لگا، اور بدون رعایت کسی دین کے، ہر مذہب میں فکر وخوض کیا، ہندوؤں کے دین کو بخوبی تحقیق کیا اور ان کے بڑے بڑے پنڈتوں سے گفتگو کی، اور دین نصاریٰ کے اعتقاد کو بخوبی معلوم کیا، اور دین اسلام کی کتابیں بھی دیکھیں اور عالموں سے بات چیت رہی اور سب دینوں کو بہ نظر انصاف، بغیر لگاؤ کسی دین کے سوچا اور خوب چھانا، سب کو غلطی اور گمراہی پر پایا، سوائے دین اسلام کے، کہ خوبی اس کی اچھی طرح ظاہر ہوئی، پیشوا اس دین کے جناب محمد رسول اللہ ﷺ ایسی خوبیوں اور اخلاق کے ساتھ موصوف ہیں کہ زبان اس کے بیان سے عاجز ہے اور اعتقادات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق جو اس دین کے اندر ہیں جو کوئی معلوم کرتا ہے، خود جان لیتا ہے کہ سبحان اللہ کیا سچا دین ہے، کہ کوئی بات اس کی ایسی نہیں جس میں معبود حقیقی کی طرف متوجہ نہ ہو، الحاصل اللہ کی عنایت سے حق اور ناحق مانند دن اور رات، اور اجالے اور اندھیرے کے جدا جدا ہو گیا، ہرچند کہ بہت مدت سے جان ساتھ نور اسلام سے منور، اور منھ ساتھ کلمہ شہادت کے معطر تھا، لیکن نفس وشیطان نے عیش وآرام دنیائے بے بنیاد کی زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا، مدت تک حال ظاہری رسوم کفر سے خراب رہا، آخر جذبہ توفیق الٰہی کا بہ زبان حال فرمانے لگا:

اس گوہر بے بہا کو کب تلک پردہ کے صدف میں اور اس عطر راحت افزا کو کہاں تک حجاب کے صندوقچہ میں رکھے گا، اس موتی کو گلے کا ہار بنانا چاہئے، اور اس عطر کی خوشبو سے فائدہ اٹھانا چاہئے، اور علمائے باعمل نے بھی فتویٰ دیا کہ دین اسلام کو چھپانا، لباس اور وضع کفار کی رکھنا جہنم کو پہنچاتا ہے، سو الحمد للہ کہ ۱۲۶۲ھ میں دن مبارک عید الفطر کے آفتاب اسلام اس فقیر کا ابر حجاب سے نکل کر جلوہ گر ہوا، اور بھائی مسلمانوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔

(بشکریہ ماہنامہ ارمغان پھلت)

☆☆☆☆☆

(۱) ایلیٹ، دوسری جلد ص ۵۴۸۔ (۲) تحفۃ الہند ص ۳، مطبوعہ دہلی: ۱۳۰۹ھ

ازدواجی زندگی میں محبت اور ایثار کی اہمیت کو سمجھیں

تقریباً ہر جوڑے کے لئے شادی کا پہلا سال یادگار ثابت ہوتا ہے۔ ساتھ نبھانے کے وعدے، عہد و پیمان اور آنے والے وقت کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ دونوں ہی فریق ایک دوسرے کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوششیں کرتے ہیں لیکن چونکہ دولہا اور دلہن دونوں ہی کے لئے ایک نئی زندگی کی شروعات ہوتی ہے اس لئے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو سمجھنے کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔ بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے کہ پہلا سال لڑکی کے لئے صبر اور برداشت کا ہوتا ہے اگر ابتداء میں اس نے سمجھداری اور عقل مندی کا مظاہرہ کیا تو آئندہ زندگی اس کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ لڑکی ایک بالکل نئے ماحول میں ایڈجسٹ ہونے کی کوشش کرتی ہے جس میں اسے تھوڑا وقت ضرور لگ جاتا ہے ایسے میں بسا اوقات کچھ شکوے، شکایات اور بدمزگیاں بھی ہو جاتی ہیں۔

بعض اوقات سسرال والوں کو یہ شکایت بھی ہو جاتی ہے کہ دلہن بہت بولتی ہے اور ہر بات میں اپنی من مانی کرتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لڑکی سسرال کے ماحول کو نظر میں رکھے اور اپنی عادات واطوار کو ممکنہ حد تک سسرال والوں کے ساتھ میچ کرنے کی کوشش کرے۔ چند معاملات ایسے ہوتے ہیں جن پر توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ جن میں سرفہرست ساس اور کچن ہیں۔ شوہر کو خوش کرنے اور اس کا دل جیتنے کے لئے ساس کو اپنا بنانا بہت ضروری ہے۔ اہم کاموں کی انجام دہی ساس کی مرضی اور مشورے کے بغیر ہرگز نہ کریں۔ گوکہ جوائنٹ فیملی کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔ اب یہ لڑکی پر منحصر ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مزاج کو سمجھے اور اس کی خوشی کو اپنے لئے مقدم جانے۔ اگر شوہر اپنے والدین سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتا تو پھر الگ رہنے کی ضد نہ کریں۔ ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ دو تین بچوں کے بعد اگر گھر چھوٹا ہو تو سسرال والوں کی خدمت کرنے کے بعد الگ ہو جائیں تو یہ زیادہ بہتر ہے اور ایسے میں ناراضگی بھی نہ ہوگی لیکن جو لڑکیاں شروع میں ہی لڑ جھگڑ کر الگ ہو جاتی ہیں ان کے آئندہ اپنے سسرال سے تعلقات کبھی بھی ٹھیک نہیں ہو پاتے۔ یہی؟ صبر اور برداشت ہے جس کی بار بار لڑکیوں کو نصیحت کی جاتی ہے۔ لڑکی کو بھی سسرال میں آنے کے بعد یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ یہی اس کا گھر ہے اور یہاں اس کو اپنی جگہ بنانی ہے۔ اس لئے شکایتوں اور غلط فہمیوں کو بالکل دل میں جگہ نہ دے اور رفتہ رفتہ سسرال والوں کا دل جیتنے کی کوشش کرے۔ ابتدا میں اکثر کچن سے معاملات میں بھی نندوں اور بھابیوں کے درمیان ناراضگی ہو جاتی ہے۔ بھابھی کہتی ہیں کہ نند وصاحبہ تو کچن میں آتی ہی نہیں اور نند کا کہنا ہوتا ہے کہ ہماری بھابھی کو گھر کے کاموں سے دلچسپی نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ شروع میں ہی کام بانٹ لئے جائیں کہ کسے کون سا کام کرنا ہے۔ اگر ایک گھر میں ایک سے زیادہ بہویں ہوں تو باری لگائی جا سکتی ہے اس طرح ہر فرد کو برابر کام کرنا ہوگا اور بدمزگی پیدا نہیں ہوگی بلکہ ایک ایک دوسرے کی باری کے دوران ہاتھ بٹا کر تعلقات مزید بہتر کئے جا سکتے ہیں۔ بعض لڑکیاں ذمہ داریوں سے گھبرا کر شادی اور سسرال والوں کو برا بھلا کہنے لگتی ہیں اور یہ کہتی نظر آتی ہیں کہ ہمیں تو شادی کے بعد مسئلے ہی مسئلے ملے ہیں۔ یاد رکھیے ذمہ داری اور مسائل میں فرق ہوتا ہے۔ جو کام آپ کے ذمہ ہیں انہیں آپ خوشی سے کریں یا رو کر وہ کرنے تو آپ کو ہی ہیں تو پھر کیا بہتر رہے گا اس بات کا اندازہ خود لگائیے۔ ایک اہم بات کا خیال رکھیں کہ سسرال والوں کے ان معاملات یا اقدار کو تبدیل کرنے کی کوشش نہ کیجئے جن سے انہیں محبت ہو اور جن کے وہ عادی ہوں۔ اس کے ساتھ بے موقع محل گفتگو اور بے جا دخل اندازی سے گریز کیجئے۔ خوش رہئے اور زندگی کو انجائے کیجئے تاکہ آپ کے ساتھ رہنے والے بھی خوش رہیں۔

ہنسنے مسکرانے سے دلوں کی کدورت جاتی رہتی ہے اور مسئلے شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ غصے کے وقت زبان کو کنٹرول میں رکھئے اور یہ بات ذہن میں بٹھا لیجئے اگر دوسرا فریق بات نہ سمجھے تو پھر بھی آپ کو صبر اور برداشت کا دامن نہیں چھوڑنا۔

شکی بیویوں سے شوہر دور بھاگتے ہیں، شکی بیوی کا رول ہرگز نہ ادا کیجئے۔ اپنے شوہر کی دوست بن جائیے۔ اس کے مسائل کو سمجھنے کی

کوشش کیجئے اور ہر بات اس سے شیئر کیجئے۔ چھوٹے موٹے مسئلوں کو خاطر میں نہ لائیے بلکہ ہنس کے اڑا دیجئے اور بڑے مسائل پر پریشان ہونے کے بجائے ان کے حل کی جدوجہد جاری رکھیے۔ یاد رکھئے کوئی بھی مسئلہ یا پریشانی ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتی۔ بالآخر وقت گزر جاتا ہے۔ جہاں زندگی میں خوشیاں ہیں وہاں دکھ اور مصائب بھی ہیں۔ اپنے چاروں طرف نظر دوڑائیے آپ کو دوسروں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوتا نظر آئے گا۔ جہاں تک شادی کی بات ہے تو شادی پھولوں کی سیج ہونے کے ساتھ ساتھ ایک صبر آزما امتحان بھی ہے۔ خونی رشتوں میں اگر دراڑیں پڑ بھی جائیں تو ان کا ٹوٹنا آسان نہیں ہوتا لیکن سسرالی رشتوں کو اپنانے کا صرف ایک ہی کا گر نسخہ ہے اور وہ ہے خوش اخلاقی۔ اس ہتھیار کو ہمیشہ اپنے ہاتھ میں رکھیے اور پھر دیکھئے سسرال والے آپ سے محبت کرتے ہیں یا نہیں۔

اگر آپ کے گھر یا خاندان میں ایسی لڑکیاں ہیں جو شادی نہ ہونے کے مسئلے سے دوچار ہیں تو آپ کا اخلاقی فریضہ ہے کہ آپ ان کا خیال رکھیں، ان کو مناسب وقت دیں، ان کے دکھ سکھ اور ان کی مصروفیات کو سنیں، وہ اگر چڑچڑاہٹ کا اظہار کرتی ہیں یا تلخ رویہ اپناتی ہیں تو درگزر سے کام لیں کیونکہ بظاہر تلخ رویہ اپنانے والی یہ خواتین اندر سے بے حد حساس دل کی مالک ہوتی ہیں اور محبت کرنے والی ہستی ہوتی ہیں آپ ان سے محبت سے پیش آئیں گی تو یہ بھی آپ کو محبت ہی دیں گی۔

گھر کو جنت بنانا عورت کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ آپ گھر کو ضروری توجہ دیں۔ بچوں کا پورا خیال رکھیں۔ گھر کے دوسرے افراد کی کیئر کریں پر سب سے زیادہ اہمیت اپنے شوہر کو دیں۔ ان کے بارے میں سب کچھ جانئے کہ ان کی پسند ناپسند کیا ہے۔ ان کو کس وقت کس چیز کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اگر وہ آپ کے ساتھ وقت گزارنا چاہتے ہیں تو ہزاروں کام کیوں نہ ہوں انہیں چھوڑ کر شوہر کو وقت دیں۔ ورنہ ان کی دلچسپی آپ میں سے ختم ہو جائے گی۔

بچے کے لئے ماں کے ساتھ ساتھ باپ کا ہونا بھی بہت ضروری ہے بچے کی تربیت میں باپ کا کردار بہت اہمیت رکھتا ہے، بچوں کی پڑھائی اور باہر ان کی دوستی سے متعلق ہر قسم کی معلومات باپ ہی رکھ سکتا ہے۔ اس لئے بچوں کے لئے باپ کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لئے ضروری ہے گھر کے خوش گوار ماحول کو ہر چیز پر فوقیت دی جائے تاکہ بچوں کو گھر میں خوش گوار ماحول میسر ہو اور وہ ماں اور باپ دونوں کی شفقت سے لطف اندوز ہوں۔

گھر مرد عورت دونوں کے لئے ہی بہت اہمیت رکھتا ہے اور جب بچے ہوں تو پھر آپ کو اپنی ذات سے ہٹ کر ان کے لئے سوچنا پڑتا ہے ان کو اچھا ماحول دینا ان کی اچھی پرورش کرنا یہ سب ماں باپ کی ذمہ داری میں شامل ہے اس لئے دونوں کو مل جل کر اس ذمہ داری سے عہدہ برآں ہونا چاہئے۔ اسی میں سب کی بہتری ہے۔

اپنی ازدواجی زندگی اور گھریلو زندگی میں ہر اس چیز سے پرہیز کریں جو آپ کے بھرے پورے گھر کو تنکوں کی طرح بکھیر کے رکھ دے، علیحدگی مسئلے کا حل نہیں، جو خواتین اس طرح کے جھگڑوں میں الجھ کر علیحدگی کا راستہ اختیار کرتی ہیں ان کی تمام عمر پچھتاوے میں گزر جاتی ہے، ایسی عورتوں کی زندگی دوسرں کے ساتھ ساتھ اپنے لئے بھی بوجھ بن جاتی ہے اور ان کے پاس کچھ بھی باقی نہیں بچتا سوائے پچھتاوے اور جھوٹے افتخار کے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے ہر اس کام سے بچا جائے جس کی قیمت آپ کو اپنے گھر، بچوں اور شوہر کی صورت میں چکانی پڑے کیونکہ آپ کا گھر ہی آپ کی جنت ہے۔

☆☆☆

ناحق قبضہ چھڑانے کا بہترین عمل

☆بعض اوقات مال یا زمین یا کسی اور اسباب پر یا آبرو کا کوئی ناحق دعویٰ دار بن گیا ہو اور مظلوم چاہتا ہو کہ اس قابض اور ظالم کے ظلم سے اور قبضہ ناحق سے نجات ملے تو سات دن تک ظہر کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ“ پڑھ کر دشمن کے دفع ہونے کی دعا کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اس لگاتار عمل سے دشمن سے نجات ملے گی۔ (سورۃ بقرہ آیت: ۹۵)

☆☆☆

موہن بھاگوت کی سیاست اور مولانا ارشد مدنی

مولانا ارشد مدنی نے موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے جو قدم اٹھایا، اس سے بہتر کسی اور قدم کی امید نہیں کی جاسکتی تھی

تبسم فاطمہ

جمعیۃ علماء ہند کے سربراہ مولانا ارشد مدنی اور آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کی ملاقات کو موجودہ صورت حال میں سیاست کی ایک اہم کڑی تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت جو حالات ہیں وہ کہیں زیادہ سنگین ہیں۔ مسلم مخالف حالات میں مولانا ارشد مدنی کی ملاقات سے ممکن ہے مستقبل میں کچھ اچھے نتائج برآمد ہوں لیکن یہ تصور کرنا کہ آر ایس ایس، ہندو جماعتیں اور سرگرم بھکت مسلمانوں کے لئے اپنے دل کے دروازے کھول دیں گے، ایسا لگتا نہیں ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے قوم وملت کے لئے اس سے پہلے بھی جو قدم اٹھائے ہیں وہ کسی اور مسلم سربراہ نے نہیں اٹھائے۔ بابری مسجد کا مسئلہ ہو، این آر سی ہو یا فرضی انکاؤنٹر کا معاملہ۔ اجڑے ہوئے مکینوں کو رہائش الاٹ کرنے کا مسئلہ ہو یا مظفر نگر فرقہ وارانہ فساد، مولانا ارشد مدنی کی ٹیم ہر جگہ، ہر موقع پر نظر آئی۔ این آر سی اور بابری مسجد جیسے کئی اہم معاملوں میں ابھی تک کامیابی بھی ملتی نظر آئی ہے۔ مثال کے لئے بابری مسجد معاملہ میں راجیو دھون کو دھمکیاں بھی ملیں لیکن راجیو دھون جو ثبوت اور مثالیں لے کر کورٹ کے سامنے آئے، رام للا کے وکیل اس معاملے میں کمزور ثابت ہوئے۔ ایک اکیلا شخص ہندوستانی مسلمانوں کے مستقبل کے لئے جنگ کر رہا ہے تو اس معاملے میں سیاست کی کوئی گنجائش نہیں ہے مگر اس کے باوجود اس معاملہ پر سیاست شروع ہوچکی ہے۔

مولانا ارشد مدنی کانگریس کے مسلم لیڈران کے نشانے پر بھی ہیں۔ بھوپال سے کانگریس ایم ایل اے عارف مسعود نے مولانا کو ایک خط لکھ کر پوچھا ہے کہ آپ کی ملاقات نے سیکولر ہندوستانیوں کو سخت صدمہ پہنچایا ہے۔ یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا یہ ملاقات قومی یکجہتی کے لئے سودمند ثابت ہوگی؟ یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ کا مسئلہ ختم ہوجائے گا؟ ایک ملک، ایک مذہب، ایک آئین کی بالادستی قائم کرنے والی باتیں اب نہیں ہوں گی۔ مستقبل میں کیا ہوگا اور کیا نہیں، اس کے بارے میں کچھ بھی کہنا آسان نہیں، لیکن مسلمانوں کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اگر اس ملاقات سے دونوں طرف کے رشتوں میں کشیدگی کم ہوتی ہے تو یہ بھی کوئی چھوٹی موٹی بات نہیں۔ ہاں اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ آر ایس ایس کی بنیاد ہی مسلم مخالفت پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے غلامی کے دنوں میں ہندو مہاسبھا ۱۹۲۵ء میں بننے والی آر ایس ایس اور ان سے وابستہ انتہا پسند ہندوؤں نے برٹش انڈیا کا ساتھ دیا۔ کیوں کہ ویر ساورکر، گولوالکر، گوڈسے جیسے تمام لوگ مسلمانوں کو ملک کے لئے خطرہ تصور کرتے تھے اور اس لئے انگریزوں کی غلامی سے انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔ موہن بھاگوت سے ملاقات میں مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ آزادی سے قبل مسلمان مسائل میں اس قدر الجھ گیا تھا کہ تقسیم کا معاملہ اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ ایک متوازن اور مضبوط بیان ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ مذہب کے تعلق سے جہاں بھی انتہا پسندی پائی گئی اس ملک کا گراف نیچے گرتا تھا۔ موہن بھاگوت نے اعتراف کیا کہ ایسا ہوا ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے ماب لنچنگ اور دوسرے حوالے بھی دیئے کہ امن و سکون کے ساتھ زندگی گزارنا ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ایک سے ڈیڑھ گھنٹے کی ملاقات میں اس سے زیادہ گفتگو کی امید نہیں کی جاسکتی۔

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ اور وزیر اعظم نریندر مودی کو بھی اس حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ صدیوں پرانی گنگا جمنی تہذیب کا خاتمہ کسی قیمت پر ممکن نہیں ہے۔ وزیر اعظم مودی نے ہجومی دہشت گردی کے خلاف بیان ضرور دیا مگر محض بیان دینا موجودہ حالات

سے پلہ جھاڑنے جیسا ہے۔ آر ایس ایس کے سربراہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ عملی طور پر ایسے پرتشدد مظاہروں کو روکیں جو ملک کی سالمیت اور جمہوری قدروں کا خون کرنے پر آمادہ ہیں۔ کچھ برس قبل آر ایس ایس سپر موہن بھاگوت نے ایک بیان جاری کیا کہ نریندر مودی ہندو راشٹر کے سچے علمبردار بن کر ابھرے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ایک بڑے مشن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب ہجوم کی بڑھتی ہوئی درندگی مسلسل قیامت بن کر مسلمانوں پر نازل ہو رہی تھی۔ ایسے کئی حادثے سامنے ہیں جہاں پولیس مسلمانوں کا ساتھ دینے کے بجائے درندوں کے ساتھ کھڑی نظر آئی بلکہ حالات اس حد تک خراب ہو چکے ہیں کہ درندگی کا شکار ہونے والے مسلمانوں پر پولیس جھوٹا الزام لگا کر انہیں شک کے گھیرے میں کھڑا کر دیتی ہے۔ موہن بھاگوت نے کبھی بھی ایسے معاملات پر مسلمانوں کے زخموں پر مرہم لگانے کی کوشش نہیں کی۔

۲۲ر اکتوبر ۲۰۱۵ء کو ناگپور کے اجلاس میں موہن بھاگوت نے یہ اشارہ دیا تھا کہ ہم اپنے مشن کے بہت قریب ہیں۔ آج کے خونی نظاروں، دلتوں اور مسلمانوں کے قتل، دانشوروں کو ملنے والی دھمکیاں، قانون اور آئین کی دھجیاں اڑانے والوں کو دیکھ کر یہ سوچنا لازمی ہو جاتا ہے کہ کیا حقیقت میں موہن بھاگوت اپنے مشن کے قریب ہیں اور مشن کا راستہ تشدد سے ہو کر جاتا ہے؟ پروفیسر کلبرگی، پانسرے اور دابھولکر کے قاتل اگر آزاد گھوم رہے ہیں تو کیا یہ سمجھا جائے کہ خفیہ ایجنسیاں، سی آئی ڈی، سی بی آئی جیسے ادارے اپنا کردار ادا کرنے میں ناکام ہیں۔ آر ایس ایس کے فروغ کا زمانہ وہی تھا جب اندرا گاندھی نے ملک میں ایمرجنسی نافذ کی۔ ۱۹۲۵ء سے اب تک آر ایس ایس کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو اس کا پہلا نشانہ مسلمان رہے ہیں۔ ۱۹۹۹ء میں بھاجپا کے قومی اجلاس میں کہا گیا تھا، این ڈی اے کے ایجنڈے کے سوا بھاجپا کا کوئی ایجنڈا نہیں ہے اور اسی لئے ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر، یکساں سول کوڈ اور آئین ۳۷۰ کو کنارے کر دیا گیا تھا۔ آر ایس ایس راشٹر واد کو ملک کی سنسکرتی یعنی تہذیب کے ساتھ جوڑتی ہے۔ آج ۳۷۰ کہاں ہے؟ کشمیر میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا موہن بھاگوت نہیں جانتے؟

۱۹۲۵ء کے بعد جب آر ایس ایس نے اپنے پاؤں پھیلانا تیزی سے شروع کئے تو سیاست سے پولیس، فوج اور خفیہ محکموں تک آسانی سے اس کی رسائی ہو گئی۔ مودی حکومت کے قیام کے بعد مسلم راشٹریہ منچ کے ذریعہ اندریش کمار اور دیگر سنگھی لیڈران نے مسلمانوں کو قریب لانے کے ایجنڈا پر کام کیا مگر یہ کیسا ایجنڈا، کیسی پیش قدمی ہے کہ مسلسل عبادت گاہوں پر حملے، اشتعال انگیز بیانات، پرزور مسلم مخالفت، خوف زدہ کرنے کی رسم کے ساتھ مسلمانوں سے گلے ملنے کی باتیں کہی جارہی تھیں۔ مسلمان اس آر ایس ایس کی حمایت کیسے کر سکتا ہے؟ ۱۹۲۵ء سے جس کے کھلے ایجنڈے میں مسلم دشمنی کی باتیں کی گئی ہوں۔ جہاں سیاسی منشاء مسلمانوں کو حاشیے پر رکھنے اور دوئم درجے کا شہری بنانے کا ہو، وہاں قریب لانے کی باتیں بھی گمراہ کن ہیں۔ دراصل ان باتوں کے پس پشت نشانہ اسلام پر ہے کہ ہندوستان میں رہنے کے لئے اب ہندوؤں کی شیلی (طریقہ) کو اپنانا ہوگا۔ آپ یاد کریں تو ان پانچ برسوں میں ایسے کئی بیانات آر ایس ایس لیڈران کے ذریعہ دیئے جا چکے ہیں کہ ہندوستان میں رہنا ہے تو ہندو بن کر رہنا ہوگا۔ آپ اس طریقہ کار میں سوریہ نمسکار سے لے کر یوگا کلچر کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو پاکستان یا قبرستان بھیجنے یا ایسے تمام اشتعال انگیز بیانات میں آر ایس ایس کے اس کردار کو بخوبی جانا جا سکتا ہے کہ وہ کس طرح راشٹر واد کو ملک کے ۱۲۵ کروڑ عوام پر مسلط کرنے کی تیاری کر چکی ہے۔

اس ملاقات سے کوئی نتیجہ برآمد ہوگا، اس کی امید نہیں کی جانی چاہئے کیوں کہ آر ایس ایس کے کردار اور فعل میں تضاد رہا ہے۔ ۲۰۱۸ء میں ناگپوری ہی کی زمین پر پرنب مکھرجی کو بلا کر بھی موہن بھاگوت نے اپنا ہدف پورا کیا تھا۔ موہن بھاگوت اگر حقیقت میں مسلمانوں کے لئے ہمدردی رکھتے ہیں تو انہیں مولانا ارشد مدنی کی باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ ابھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے اہم فریضہ انجام دیا، اب چہرے سے ماسک ہٹا کر موہن بھاگوت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کے سیکولر کردار اور جمہوریت کو بحال کریں۔

☆☆☆

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

آج صبح ہی صبح صوفی تاشقند اچانک نازل ہوگئے، قارئین تو ان سے واقف ہی ہیں، یہ دیوبند کا آٹھواں عجوبہ ہیں۔ ان کا حلیہ اس قدر شاندار ہے کہ اسے دیکھ کر ایمان ویقین رکھنے والے کی نس نس میں کروٹیں لینے لگتے ہیں اور خواہ مخواہ بھی متقی بننے کی ایک حرص سی پیدا ہوجاتی ہے اور بھائیوں میں تو یہ کہتا ہوں کہ باطن میں کتنا بھی اندھیرا ہو دنیا کو متاثر کرنے کے لئے یہ ظاہری اُجالے بھی بہت کام آتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر کفار ومشرکین کو یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگتی کہ دنیا میں ابھی اسلام زندہ ہے، میں ہمیشہ صوفی تاشقند کی داڑھی سے مستفیض ہوا ہوں۔ میں نے جب بھی انہیں دیکھا تو دفعتاً میری مردہ سی رگوں میں ایمان دوڑنے لگا، ان کی داڑھی ہر طرف سے ایک مشت سے زیادہ ہے۔ ان کے کپڑے بھی یوں تو بے تکے ہوتے ہیں، لیکن انہیں دیکھ کر نہ جانے کیوں پرہیزگاری کے خشک تالاب میں ڈبکی لگانے کو دل چاہتا ہے، بہت موٹے موٹے دانوں کی تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ ایک ہرے رنگ کا رومال ان کے گلے میں پڑا رہتا ہے، یہ رومال ان کا سائن بورڈ ہے۔ چشمہ عجیب انداز کا ہے، بہت ہی دقیانوسی قسم کا شاید حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان میں بہہ کر دیوبند آگیا ہوگا اور کسی طرح ان کے ہاتھ لگ گیا، جیب میں جیبی گھڑی بھی رکھتے ہیں جو اکثر بند رہتی ہے، لیکن اس بند گھڑی کو بھی وہ بار بار جیب سے نکالتے ہیں اور اس میں ٹائم دیکھنے لگتے ہیں، میں تو ہمیشہ سے گستاخ ہوں ہی، میں ایسے موقعوں پر کہاں چوکتا ہوں۔ ایک دن میں نے ان سے کہہ دیا، صوفی جی آپ کی گھڑی تو بند پڑی ہے پھر آپ اس میں ٹائم کیوں دیکھتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں اس گھڑی کی آبروریزی نہیں کرسکتا، میں برسرِ محفل جب اس میں ٹائم دیکھتا ہوں تو مجھے دیکھنے والے مطمئن ہوجاتے ہیں اور انہیں خوش فہمی رہتی ہے کہ میری گھڑی چل رہی ہے۔

خوب، اچھا صوفی جی ایک بات بتایئے کہ آپ کا جو یہ لباس ہے، یہ عجیب قسم کا ہے، اس طرح کا لباس میں نے کسی مولوی کو کسی صوفی کو اور کسی ولی کو پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس لباس کا کچھ الٹا سیدھا سمجھ میں نہیں آتا، آپ اس طرح کا لباس کیوں پہنتے ہیں۔

صوفی تاشقند نے ایک ٹھنڈا سانس لیا، پھر بولے فرضی صاحب اس لباس کا کمال یہ ہے کہ جو اسے دیکھتا ہے وہ گھنٹوں اسی میں کھویا رہتا ہے، اسے میرے بارے میں غور وفکر کرنے کی مہلت نہیں ملتی اور ہماری یہ سیدھی سادی قوم ایسے لباسوں اور ایسے چپلوں سے (انہوں نے اپنے جوتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) بہت خوشی ہوتی ہے قوم کو ان چیزوں میں روحانیت نظر آتی ہے لیکن بھائی یہ پیری مریدی کے وہ راز ہیں جنہیں تم سمجھ نہیں سکوگے۔

آج آپ کا شانِ نزول کیا ہے؟'' میں نے پوچھا'' انہوں نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا کہ میرا پیشاب خطا ہوتے رہ گیا، میں نے گھبرا کر کہا۔ میرا مقصد یہ تھا کہ آپ نے آج صبح ہی صبح آنے کی زحمت کیوں گوارہ کی؟ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتایئے۔

خدمت تو ہے اور جو خدمت ہے وہ بس تم ہی کرسکتے ہو۔'' انہوں نے اپنی ناک کے نتھنے پوری طرح پھلاتے ہوئے کہا۔ اس وقت ان کی بڑی بڑی آنکھیں بھی قابلِ دید تھیں، ان میں پیار بھی تھا اور غصہ بھی، امید بھی تھی اور مایوسی بھی۔ اس کے بعد وہ حسبِ عادت عام مولویوں کی طرح کھنکارے پھر اپنے چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے بولے۔

تم ایک خاص صلاحیت کے انسان ہو۔ میں نے بہت ہی معتبر قسم کے لوگوں سے سنا ہے کہ تم فرشتوں میں بھی مقبول ہو، بارہا آسمان کے فرشتے بھی تم سے مشورہ کرتے ہیں۔

مجھ سے؟! آپ سے کس نے کہہ دیا۔ میری تو بیوی تک کسی معاملے میں مجھ سے مشورہ نہیں کرتی۔

تم بے جا انکساری کا مظاہرہ کرتے ہو؟ انہوں نے اپنی طویل وعریض داڑھی دونوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

صوفی کلن بتارہے تھے کہ ایک دن درجنوں فرشتے تمہارے دولت کدے پر آئے اور انہوں نے عالمی مسائل پر آپ کی رائے جاننے کی فرمائش کی۔

بات یہ ہے بزرگوار، ہمارے دیوبند میں بے پر کی باتیں بہت اڑتی ہیں، پرسوں ہی کی بات ہے میاں گلزار چند یہ بتارہے تھے کہ صوفی نورعلیٰ نور کا بیٹا کسی کی لڑکی کو لے کر بھاگ گیا۔

تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔" وہ مطمئن لہجہ میں بولے۔" موبائل اور ایس ایم ایس کے اس ترقی یافتہ دور میں بھاگم بھاگ کا کھیل پورے زور وشور سے چل رہا ہے اور فرضی صاحب حیا پرستی کے بتوں کو آج کل کے لونڈے اور لونڈیاں ہی تو مسمار کریں گے۔

آپ میری تو سن لیں۔

بولئے، میں ہمہ تن گوش ہوں۔

میں نے گلزار چند کو بتایا کہ صوفی نورعلی نور کے تو اولاد ہی نہیں۔

اچھا جی۔" وہ کسی بکری کی طرح منمنائے" پھر بولے پھر اس کمبخت نے کیا جواب دیا۔

کہنے لگا۔لڑکی کوئی لڑکا لے کر بھاگی تو ضرور ہے اور صوفی نورعلی نور کے محلے ہی کی طرح لوگ اشارہ کررہے تھے۔ میں نے سوچا کہ شاید ان ہی کا لڑکا لے کر بھاگا ہو۔

غلط بات ہے۔" وہ بیچ بچ کے صوفیوں کی طرح بولے۔" بغیر تحقیق کے کوئی بات کسی کے بھی سر مڑ دینا گناہ ہے۔ لیکن صوفی گلزار چند کس کی اولاد ہیں اور اپنے نام کے آگے یہ "چند" کیوں لگاتے ہیں۔

چند سال قبل میں بھی اس سلسلہ میں بہت پریشان رہا۔" میں نے کہا۔" میں سوچا کرتا تھا کہ شاید ان کی ماں کا نام چندو ہو اور چونکہ اس امت میں الفاظ کو مخفف کرنے کا ایک مزاج ہے اس لئے واؤ کو مخفف کرکے انہوں نے خود کو گلزار چند کہنا شروع کردیا ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے آباؤ اجداد "چندے" سے گزر بسر کرتے ہوں تو یہاں انہوں نے لفظ کی ایسی کی تیسی کرکے خود کو چند لکھنا شروع کردیا ہو۔ اس طرح ان کی خودداری بھی باقی رہے گی اور دنیا اصل حقیقت کو سمجھ بھی نہیں پائے گی، پھر ایک دن میں نے ہمت کرکے ان سے پوچھ ہی لیا کہ برخوردار آپ گلزار چند کے نام سے کیوں مشہور ہیں؟ انہوں نے مدلل قسم کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم جس ملک میں رہ رہے ہیں وہ الحمدللہ جمہوریت کی آب وہوا سے پوری طرح بہرہ ور ہے اور گنگا جمنی تہذیب کا احسان ہے کہ ہم اس ملک کی سڑکوں پر سر اٹھا کر پھر رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ مسلمانو کو ایسے نام رکھنے چاہئیں، جن سے گنگا جمنی تہذیب کی خوشبو آئے اور اسی وقت مجھے یہ القا ہوا کہ میں اپنے نام سے احمد ہٹا کر آخر میں چند لگادوں۔ آپ فرضی بھیا یقین کرلیں کہ میرے اس نام کو ہندو بھائی بہت پسند کرتے ہیں اور مجھے گنگا جمنی تہذیب کا آئینہ دار سمجھتے ہیں۔

اور مسلمان بھائی؟" میں نے یوں ہی ان سے پوچھ لیا تھا"

مسلمانوں کا کیا، ان کو صرف تنقید کرنے کی عادت سی پڑی ہوئی ہے۔ بات بات پر جھوٹ مت بولا کرو۔ بدمعاملگی سے غیبت کو شجر ممنوعہ سمجھو، داڑھی کو ایک مشت سے نیچے مت جانے دو، لوگوں کا تمسخر مت اڑاؤ وغیرہ وغیرہ ذالک۔ فرضی بھیا بتایئے کہ ہم اس دنیا میں لاابجھکو بن کر زندہ رہیں یا احمق کل بن کر؟

تم نے کیا کہا؟

میں کیا کہتا، ان کے دلائل اتنے مضبوط تھے کہ میری روح کو بھی پسینہ آگیا، میں نے تو بس یہ کہہ کر اپنی جان چھڑائی کہ برخوردار تم بہت ترقی کروگے اور ہوسکتا ہے کہ تم اکیسویں صدی کے ارسطا طالیس بن جاؤ۔ تمہارے ایک ایک لفظ سے منطق کی بو آرہی ہے۔

فرضی میاں۔ بھلا بات کیا چل رہی تھی؟" انہوں نے پوچھا۔"

میں عرض کررہا تھا کہ دیوبند میں بے پر کی بہت اڑتی ہیں۔

ہاں یاد آیا، اصل میں کچھ لوگوں کو کوئی کام نہیں ہوتا، اس لئے بے پر کی اڑا کر وہ اپنے وجود کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن بھائی مشکل یہ بھی تو ہے جن باتوں کے پر ہوتے ہیں، اچھے بھلے لوگ ان کے پر کاٹ کر

انہیں اپنے دل کے پنجروں میں بند رکھتے ہیں۔ یہ ناکردہ قسم کے لوگ اپنے آپ کو مصروف رکھنے کے لئے بے پر کی اڑاتے رہتے ہیں، اس طرح اس آسمان پر کچھ تو اڑتا ہوا نظر آتا ہے۔

میں نے پوچھا تھا، آپ کا شان نزول کیا ہے؟

ہم اس طرح نہیں بتائیں گے، اس وقت ہمارا ذہن پژمردہ ہو رہا ہے آپ ناشتے کا اہتمام کریں، اس کے بعد ہی کچھ کہنے سننے کا شرح صدر ہوگا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ کوئی مولوی ایک گھنٹے سے زیادہ خالی پیٹ نہیں رہ سکتا۔

ٹھیک ہے، میں نے اس طرح کہا جیسے انہوں نے مجھے پھانسی پر لٹکانے کا حکم سنایا ہو۔

اب آپ سے کیا پردہ، کئی دن سے بیوی ناراض تھی، مجھے بھی وہ ناشتہ بہت بے دلی کے ساتھ دے رہی تھی۔ میں تو تشویش میں مبتلا ہو گیا، میں سوچنے لگا کہ بیوی سے ناشتے کی فرمائش کس طرح کروں گا، اور وہ کیوں مانے گی۔ میں لرزتا ہوا گھر میں داخل ہوا، وہ منہ پھلاتے ہوئے بیٹھی تھی۔ اُف میرے ماں باپ کے پروردگار۔ اس کا جب منہ چڑھتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ قیامت آنے کی آخری نشانی پوری ہوگئی ہے۔ دوستو! چونکہ میں کچھ کچھ دل کا مریض ہوگیا ہوں اس لئے ایسی صورت حال میں، میں اس کے روبرو جانے کی ہمت نہیں کر پاتا لیکن اس وقت تو جانا بھی ضروری تھا اور بادل نخواستہ ناشتے کی بھی فرمائش کرنی تھی۔

میں نے استاد محترم کا عطا کردہ وظیفہ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھنا شروع کیا اور اپنے بدن کی ساری انرجی کو اپنی زبان میں سمیٹتے ہوئے کہا۔

بیگم! تسلیم! آج صبح ہی سے نہ جانے کیوں تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو، تمہارے چہرے پر وہ نور برس رہا ہے جس کی جستجو میں پچھلے سو سال سے کر رہا ہوں۔

اس نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا کہ جیسے وہ بھوکی بلی ہے اور میں ادھ مرا چوہا۔ یعنی جو بھاگنا بھی چاہے تو بھاگ نہ سکے۔ اب اس سے زیادہ بولنے کی تو میری مجال نہیں تھا، میں اس طرح بیٹھ گیا جس طرح کوئی شریر لڑکا اسکول کے ماسٹر کے سامنے مرغا بننے کے لئے بیٹھ جاتا ہے اور ماسٹر کی چھڑی کی عنایتوں کا انتظار کرتا ہے۔

میں جانتی ہو اور آپ کو بہت اچھی طرح سمجھتی بھی ہوں۔'' اس کے لہجے میں جھلاہٹ بھی تھی اور ناراضگی بھی۔''

کوئی دوست آ گیا ہوگا اور اس نے آکر ناشتے کی فرمائش بھی کردی ہوگی۔

بیگم تمہاری غلط فہمی ہے، میرا ہر دوست ناشتے کی فرمائش نہیں کرتا بلکہ میرے کئی دوست تو ایسے ہیں کہ میں ہی خود ان سے ناشتے کا اصرار کرتا ہوں لیکن بے پناہ خودداری کی وجہ سے وہ مسلسل انکار کرتے ہیں۔ ایک دن صوفی زلزال کے برادر خورد کے سمدھی کے بڑے بھائی کے ماموں زاد سسر جو بچپن کے عہد مبارک میں میرے اچّی بلا کے ساتھی رہے وہ تمام تر لحاظ داریوں کو ملحوظ رکھ کر کہہ رہے تھے کہ دل چاہتا ہے کہ تمہاری زوجہ کے ہاتھوں سے بنی ہوئی بریانی کھانے کو لیکن خودداری آڑے آجاتی ہے اور دل کے ارماں دل ہی میں گھٹ کر رہ جاتے ہیں۔ ابھی کل ہی کی بات ہے صوفی نمکین فرما رہے تھے کہ کئی دن سے دل میں یہ خواہش مچل رہی تھی کہ تم سے دعوت کی فرمائش کروں لیکن ستیاناس ہو اس خودداری کا جو کبھی اظہار تمنا بھی نہیں کرنے دیتی اور بیگم تم یہ سمجھتی ہو کہ میرے دوست بس کھانے کے بھوکے ہیں اور دعوتوں کے لالچی ہیں، کیا ہوگا تمہارا قیامت کے دن۔ کس قدر شرمندگی اٹھانی پڑے گی تمہیں! یہ سوچ کر لرز جاتا ہوں اور دل یہ چاہتا ہے کہ کبھی قیامت آئے ہی نا تو اچھا ہے۔

چلئے چھوڑیئے، اس نے اپنے تھوبڑے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا، آپ اپنا مدعا بیان کیجئے اور بتایئے کتنے لوگ ہیں۔

ہیں تو ایک ہی لیکن تم دو سمجھو۔ کیوں کہ میرا ہر دوست تمہارے ہاتھوں کا بنایا ہوا ناشتہ دو مردوں کی خوراک کے برابر کھاتا ہے اور اگر مجھے بھی شامل کرلو تو پھر تین لوگوں کا ناشتہ تیار کردو۔

اور بیگم ناشتہ وہی جو تم اور رنگ زیب کے دسترخوان والا بناتی ہو، دعائیں دیں گے، آج کل یہ بہت اللہ والے ہو رہے ہیں، ان کے تقوے کی دھوم ساتویں آسمان تک ہے۔

بانو نے مجھے ایک بار پھر گھور کر دیکھا اور قسم اللہ کی ایک بار پھر میں شہید ہوتے ہوتے بچ گیا۔

میں واپس پھر بیٹھک میں آیا تو صوفی تاشقند منہ لٹکاتے ہوئے بیٹھے تھے، مجھے دیکھ کر بولے۔ آپ نے کتنی دیر لگادی بیوی ناشتے کے

لئے تیار نہیں ہو رہی تھی کیا؟

چھوڑیئے ان باتوں کو یہ ہمارا پرسنل معاملہ ہے۔ وہ بیوی ہی کیا جو ناراض نہ ہوتی ہو۔ آپ کو تو ناشتے سے مطلب ہونا چاہئے جو انشاء اللہ آدھے گھنٹے کے بعد آجائے گا۔

یار تمہاری بیوی ہے غضب کی۔ ایک دن ہم نے اس کو خواب میں بھی دیکھا تھا۔ "صوفی تاشقند نے کہا۔"

لیکن غضب خدا کا وہ تو خواب میں بھی پردہ کر رہی تھی، میں نے اس سے کہا بھی۔

اری بھلی مانس یہ تو خواب ہے، خواب میں کیا پردہ، نقاب الٹ کر بات کرو تو کچھ بات بنے لیکن وہ نہیں مانی اور پھر میرے خواب کی ایسی کی تیسی ہوگئی۔

ہاں وہ پردے کی بہت قائل ہے وہ جب سے پیر ذوالفقار علی سے بیعت ہوئی ہے، مجھ سے بھی پردہ سا کرنے لگی ہے۔ میں جب بھی اظہار محبت کرتا ہوں تو چراغ پا ہو کر کہتی ہے لاحول ولا قوۃ، اب مجھے ان باتوں سے گھن آتی ہے، ہٹئے پرے ہٹئے قسم خدا کی کئی بار تو ایسا لگتا ہے کہ میں اس کا محرم نہیں ہوں۔ آہ! جب بیوی رابعہ بصری بن جاتی ہے تو شوہر پر کیا گزرتی ہے کیسے بتاؤں اور آپ کو کیسے سمجھاؤں۔

جب وہ ایسا کرتی ہے تو تم کیا کرتے ہو۔

صبر کرتا ہوں، کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ ان اللہ مع الصابرین۔

دوسری شادی کرنے کی دھمکی کیوں نہیں دیتے۔

وہ میں کئی بار دے چکا ہوں اس پر وہ کہتی ہے کہ آپ سے ایک تو بھری نہیں جاتی دوسری کیسے کرلو گے۔

بہت ہوشیار ہے۔

جی ہاں اور میں کہتا ہوں کہ بیوی کا ہوشیار ہونا اور پرہیز گار ہو جانا شوہر کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ خیر آپ مطلب کی بات کیجئے، کیوں میرے مرحوم زخموں سے آنکھ مچولی کھیل رہے ہیں، اپنی آمد کی وجہ بتائیں۔

بہتر ہوتا کہ ناشتہ آجاتا، پیٹ میں چوہے قل ہو اللہ پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ پیٹ خالی ہو تو شرح صدر نہیں ہوتا اور بات چیت بے کیف رہتی ہے، غرضیکہ انہوں نے ناشتے سے پہلے کچھ بتا کر نہیں دیا۔ بانو نے بہت ہی تگڑا قسم کا ناشتہ بنایا تھا کئی اچھی اچھی ڈشیں لے کر ان کی باچھیں کھل گئیں، خوش ہو کر بولے، چشم بد دور اتنی ساری ڈشیں یار۔ اگر تم اپنی بیوی کو چھوڑ دو تو میں عدت سے پہلے ہی اس سے نکاح کرلوں گا۔ سچ یہ ہے فرضی صاحب ایسی بیویاں ہی شوہروں کی نیا پار لگاتی ہیں، وہ ناشتہ کرتے رہے اور دعائیں دیتے رہے اور میری بیوی کی تو وہ اتنی تعریفیں کر رہے تھے کہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہو گیا کہ شاید آج میرا نکاح محفوظ نہیں رہ سکے گا اور میں نے تو جھلا کر یہ کہہ ہی دیا۔

آپ میری بیوی کی اتنی تعریفیں نہ کریں کہ میں آپ کو اپنا رقیب سمجھنے لگوں۔

یار، تمہیں تمام اولیاء ہند کی قسم، ایک بار اپنی بیوی کا دیدار کرادو۔ مرنے سے پہلے ایک بار تو یہ خواہش پوری کردو، کیا پراٹھے بنائے ہیں، ایسے پراٹھے تو جنت الفردوس میں بھی نصیب نہیں ہوں گے۔

وہ آناً فاناً دس پراٹھے کھا گئے۔ اس کے بعد وہ دوسری ڈشوں کی طرف متوجہ ہوئے۔

انہوں نے دیکھتے ہی دیکھتے دوسری ڈشیں بھی صاف کردیں۔ سوجی کا حلوہ تو انہوں نے میرے لئے بھی نہیں چھوڑا۔ سوجی کے حلوے پر حملہ کرتے ہوئے وہ بولے۔ یار تم تو کھاتے ہی رہتے ہو گے، ہمیں ایسی نعمتیں پھر نہ جانے کب نصیب ہوں لہٰذا صرف ہمیں ہی ان نعمتوں سے استفادہ کرنے دو۔

آپ یقین کریں انہوں نے اتنا کھایا کہ اتنا تو میں ایک ہفتہ میں کھاتا ہوں۔ ناشتے کے بعد وہ اپنے پورے جسم سمیت صوفے پر لیٹ گئے اور زبردستی سانس لیتے ہوئے بولے۔

یار، ناشتے میں مزہ آگیا، بنانے والی کے ہاتھ چومنے کو دل چاہتا ہے لیکن تم موقعہ ہی نہیں دیتے۔

محترم صوفی تاشقند صاحب! میری بیوی سچ مچ کی پردہ نشین ہے وہ سبھی مردوں سے شرعی پردہ کرتی ہے، وہ مردوں کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی اور شرعاً کسی نامحرم عورت کے ہاتھ چومنا حرام ہے لیکن آپ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اور دن دہاڑے پیری مریدی بھی کرتے ہیں۔ اب سب باتوں پر خاک ڈال کر اپنے آنے کی وجہ تسمیہ بتائیں۔

انہوں نے مجھے اس طرح گھورا جیسے میں نے کوئی گستاخی کر ڈالی

ہو، پھر وہ زیر لب بولے مجھے ایک جمعیۃ العلماء قائم کرنی ہے۔

اچھا! وہ کیوں؟

مجھے خواب میں القا ہوا ہے کہ قوم وملت کی خدمت کے لئے میں ایک انوکھی قسم کی جمعیۃ العلماء قائم کروں۔

لیکن جمعیۃ العلماء پہلے ہی سے بہت ساری قائم ہیں اور سب ماشاءاللہ زندہ ہیں، میں نے اپنا سینہ ٹھونک کر کہا۔

میں نے تو بس ایک دو ہی کا نام سنا ہے؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

ایک بڑی جمعیۃ العلماء تو وہی ہے جس کے اب دو حصے ہو گئے ہیں۔ ایک حصہ کے مالک حضرت مولانا ارشد مدنی ہیں اور دوسرے حصہ پر مولانا محمود مدنی کی اجارہ داری ہے، پھر ایک مرکزی جمعیۃ العلماء بھی ہے۔ ایک جمعیۃ العلماء حق بھی ہے۔ یہ بھی آج کل شاہ سرخیوں میں ہے، ایک قومی جمعیۃ العلما بھی ہے جو خاموش طریقے سے ملت کی خدمات انجام دے رہی ہے، اس قومی جمعیۃ العلماء کے کارناموں کی خبر صرف کراماً کاتبین کو ہے کیوں کہ اتنے خاموش طریقہ سے لوگوں کے کام آتی ہے کہ بیچارے وہ بھی کچھ اندازہ نہیں لگا پاتے جن کے یہ کام آرہی ہے۔ یہ اس طرح عطیات تقسیم کرتی ہے کہ کسی کو کچھ محسوس نہیں ہوتا، اس کا آفس عالم برزخ میں ہے اور وہیں سے یہ لوگوں کی بے لوث خدمت کررہی ہے۔ اتنی ساری جمعیۃ العلماء کے ہوتے ہوئے ایک اور جمعیۃ العلماء قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

دراصل میں ان سب سے الگ قسم کی جمعیۃ العلماء قائم کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب؟

میں "جمعیۃ العلماء جن وانس" قائم کرنا چاہتا ہوں یعنی اس کے ممبران انسان بھی ہوں اور جنات بھی۔ مجھ سے کئی جنوں نے آکر یہ شکایت کی ہے کہ انسان خود غرض ہوتے ہیں وہ ہمارے لئے کوئی جمعیۃ العلماء نہیں بناتے، ان کی یہ فریاد سن کر میرے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ میں ایسی جمعیۃ العلماء قائم کروں کہ جو صرف انسانوں تک محدود نہ ہو۔

خوب، یہ تو بہت عجیب بات ہے لیکن جنات میں ممبر سازی کیسے ہوگی؟

کئی جن تو ممبر بننے کے لئے فارم لے جا چکے ہیں اور جنوں کی طرف سے فون تو بے تحاشہ آرہے ہیں اور ایس ایم ایس کا سلسلہ بھی جاری ہے اور واٹس اپ پر کئی جنوں نے اپنے فوٹو بھی بھیجے ہیں۔

آپ میرے پاس کس لئے آئے ہیں؟" میں نے پوچھا۔"

دراصل میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میری جمعیۃ العلماء انس وجن کا پرچار کریں اور اس کو وقت کی ضرورت قرار دیں، آپ کی جو فیس ہوگی ادا کی جائے گی؟

آپ پہلے میری ملاقات کسی ایسے جن سے کرائیں جو آپ کی جمعیۃ کا ممبر بنا ہو یا کسی جن کا فوٹو دکھائیں۔

کیا آپ کو ہمارا یقین نہیں ہے؟

یقین تو ہے لیکن میری صدیوں سے یہ خواہش ہے کہ میں کسی جن سے مصافحہ کروں اور اس کی داڑھی کا بوسہ لوں۔

ابوالخیال فرضی صاحب تم جن کو نہیں دیکھ سکتے۔

میں کیوں نہیں دیکھ سکتا۔

اس لئے کہ جنات کو صرف وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جو نجیب الطرفین ہوں یعنی جن کی ددھیال اور ننھیال میں گزشتہ ۲ ہزار سالوں سے لوگ سید پیدا ہو رہے ہوں اور جن کے سید ہونے میں کسی کافر کو بھی کوئی شبہ نہ ہو، اس کے ساتھ جن کی اولادوں پر دس سال کے بعد کوئی قطب پیدا ہوتا ہے، جن حضرات میں یہ خصوصیات ہوں وہ جنات کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر سکتے ہیں۔

لیکن! پھر آپ کو جنات کیوں دکھائی دیتے ہیں؟" میں نے حیرت کا اظہار کیا۔"

ہماری بات اور ہے۔ ہم نے عبادت وریاضت کا سلسلہ بالغ ہونے سے پہلے شروع کر دیا تھا۔ ہم تہجد کی نماز دن میں بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔ ہم نے ایک ایک دن میں کئی کئی قرآن پڑھے ہیں اور سال کے ۱۲ مہینے ہم لگاتار روزے سے رہے، ہم اپنی پرہیزگاری کا بھانڈا پھوڑنا نہیں چاہتے، ورنہ جو کچھ ہم بیان کریں گے اول تو تم یقین نہیں کروگے اور یقین کرلوگے تو تمہارے ہوش اڑ جائیں گے اور تم اپنی عقل گنوا بیٹھوگے، وہ اس طرح بول رہے تھے جس طرح حافظ قرآن سپارہ پڑھتا ہے۔

بحث ومباحثہ سے کچھ حاصل نہیں، اگر تم ہماری جمعیۃ کا صحیح معنوں میں پرچار کردو گے تو اہل دنیا ہم سے جلد مانوس ہو جائیں گے کیوں کہ تمہارے اندر ایک کو سو ثابت کرنے کی زبردست صلاحیتیں موجود ہیں۔تم جھوٹ کو اس طرح بولتے ہو کہ سچ کو پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔

میں انہیں گھور رہا تھا۔معنی خیز نظروں سے اور وہ بولے چلے جارہے تھے۔

ہمیں یاد ہے کہ تم نے ایک بار شادیاں کرانے کا ایک ادارہ قائم کیا تھا،تم نے اس کی افادیت پر جو مدلل قسم کا پروپیگنڈہ کیا تھا،اس سے متاثر ہو کر شادی شدہ لوگ کم سے کم ایک اور نکاح کرنے کے لئے پر تولنے لگے تھے۔ہم نے تو یہ تک سنا تھا کہ جو لوگ ارذل العمر کو پہنچ گئے تھے اور ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہو کر اپنی زندگی کے بقیہ دنوں کو اپنی انگلیوں پر گن رہے تھے اور جنہیں سورۂ یٰسین سنانے کی تیاریاں ہو رہی تھیں انہوں نے بھی جب تمہارے پروپیگنڈہ کو سنا تو وہ بستروں سے اٹھ کر بیٹھ گئے اور مرنے سے پہلے وہ ایک اور نکاح کی تمنا کرنے لگے۔

دراصل تمہارے پروپیگنڈے کا انداز ہی بہت نرالا تھا، کتنے ہی مولوی اور منشی جو پہلی شادی کے لئے بھی بہ مشکل راضی ہوئے تھے وہ تمہاری اشتہار بازی سے متاثر ہو کر دوسرے نکاح کے لئے میدان میں کود پڑے تھے اور انہوں نے دوسری شادی کے لئے اپنی بیویوں سے بھی اجازت لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی اور تم شاید بھول گئے۔ہم خود ایک بار رات کے اندھیرے میں تمہارے پاس پہنچ گئے تھے اور منہ پر ہم نے اس طرح اپنا عربی رومال مڑھ رکھا تھا جس طرح حضرات علماء پکچر دیکھ کر کسی سینما ہال سے نکلتے ہیں اور تم تو ڈر گئے تھے کیوں کہ اس وقت اپنے دفتر میں اکیلے بیٹھے تھے،تم سمجھے کہ شاید کوئی ڈاکو آ گیا ہے لیکن جب ہم نے منہ پر سے رومال ہٹایا اور تم نے ہمارا پُرنور چہرہ دیکھا تو تمہاری جان میں جان آئی اور تم نے کاروباری انداز میں ہم سے پوچھا۔

حضرت! آپ نے کیوں زحمت فرمائی؟ میں عورتوں کی البم آپ کے گھر ہی بھیج دیتا، بولئے میں آپ کی کیا سیوا کرسکتا ہوں۔

اور میں نے خالصۃً عالمانہ انداز میں عرض کیا تھا۔اگر ہماری بات صیغۂ راز میں رہے تو ہم کچھ عرض کریں۔

آپ مطمئن رہیں۔" آپ نے منجھے ہوئے انداز میں کہا تھا" یہ دفتر ہزاروں شریفوں کے رازوں کا امین ہے، بے تکلف بولیں اور ہم پر بھروسہ کریں۔

اس وقت ہم نے سرگوشی کرنے کے انداز میں کہا تھا،سب سے پہلے تو ہم آپ کا شکریہ ادا کریں گے کہ آپ نے یہ نیک کام شروع کر کے اس ملت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔یقین جانئے کہ آپ بہت اچھا کام کررہے ہیں، ایک مہینے سے میں آپ سے ملنے کا خواہش مند تھا لیکن بس موقع نہیں مل رہا تھا آج ہمت کر کے آ گیا ہوں۔

آپ چاہتے کیا ہیں؟

نکاح۔

بیوی ہے؟" آپ نے پوچھا تھا۔"

بیوی اگر نہ ہوتی تو پھر دن کے اجالے میں آتا، رات کے اندھیرے میں کیوں آتا۔

آئی سی۔مجھے یاد ہے آپ نے انگلش میں کہا تھا۔

ٹھیک ہے، آپ کی عمر کے حساب سے کوئی عورت دیکھ لیں گے۔

نہ بابا نہ۔ہم بولے تھے، ہمیں کوئی بڑھیا نہیں چاہئے، ۳۰ سال سے زیادہ کی نہ ہو اور خوبصورت ہو اور اگر کچھ محنت مزدوری کرتی ہو تو ہم اس کو فوقیت دیں گے تاکہ نون تیل اور لک کے غم سے ہم بری رہیں۔

یاد آیا آپ کو؟ انہوں نے مجھے ظالمانہ قسم کی ہنسی ہنستے ہوئے دیکھا۔

آپ اس زمانہ کی یاد دلا کر میرے زخموں کو کرید رہے ہیں، اس زمانہ کا سب سے بڑا غم جس سے میں دوچار ہوا تھا وہ یہ تھا کہ میں جن ہزاروں لوگوں کو صاحب کردار اور شریف سمجھتا تھا وہ نہ شریف تھے نہ صاحب کردار، دوسرے نکاح کے چکر میں ایسے لوگ بھی تھے جن کے وجود کو دیکھ کر مجھے ان پر ترس آتا تھا، جو مادر زاد قسم کے کمزور تھے جن کی ہڈیاں جسم کی کھڑکیوں سے باہر جھانکنے لگی تھیں وہ بھی صحت مند عورتوں کی تمنا کیا کرتے تھے اور زیادہ تر شریفوں کی فرمائش یہ ہوا کرتی تھی کہ نکاح خفیہ رہے گا، یعنی اس طرح کہ کراماً کاتبین کو بھی خبر نہ ہو۔

خیر ہم بھی ان شریفوں کی شرافت کو کچھ اس طرح سیاسی تھالیوں میں رکھ کر پیش کیا کرتے تھے کہ شادی شدہ عورتیں بھی ان سے نکاح کرنے کے لئے تیار ہو جاتی تھیں، بہت نکاح کرائے اور پہلی بیویوں کی بہت آہیں لیں، لیکن نہ جانے کیوں اچانک ضمیر جاگ اٹھا اور اس کام سے پیچھا

چھڑالیں کیوں کہ اس کام سے شریفوں کی شرافت کا بھانڈا پھوٹ رہا تھا اور نیک لوگوں کے عیب کھل رہے تھے اور مشکل یہ بھی تھی سڑک پر ہر بالغ اور نابالغ شخص خیریت معلوم کرنے کے بعد یہ ضرور کہتا تھا کہ کسی خاص آئٹم کے لئے ہمارا خیال رکھنا کیونکہ اس دنیا میں ہم بھی تو ہیں۔

آج آپ نے اس زمانہ کے کتنے سارے غموں اور زخموں کی یاد تازہ کردی ہے لیکن میں بڑے مؤدبانہ انداز میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ اس طرح کی سبھی باتوں سے میں نے توبہ کرلی ہے اس لئے میں آپ کی جمعیۃ کا پروپیگنڈہ نہیں کرسکتا کیوں کہ اس کو قابل اعتبار جماعت ثابت کرنے کے لئے مجھے جو جھوٹ بولنے پڑیں گے وہ اب میرے بس سے باہر ہے۔ برملا جھوٹ بولنے کے لئے لوگوں کو فریب کے لئے مجھے سیاسی لیڈری میں اور غلط قسم کے مولویوں کی مجلسوں میں بار بار جانا پڑے گا اور اس کی اب مجھے فرصت نہیں ہے لہٰذا میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ آپ اس سلسلہ میں صوفی آر پار سے ملاقات کرلیں ان کے داماد جھوٹ بولنے اور جملے پھینکنے میں بہت ماہر ہیں، ایک دن وہ اپنے سینے کو ۷۲ انچ کا بتارہے تھے جسے سن کر مودی جی بھی شرمندہ ہوگئے تھے اور انہیں ایک دن غسل خانہ میں جا کر اپنا سینہ ناپنا پڑ گیا تھا کہ اس کو ۷۲ انچ کا کیسے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

میں انہیں جانتا ہوں۔ فرضی صاحب وہ آپ کے مقابلہ میں بالشتے ہیں، آپ کی تو بات ہی کیا ہے، آپ نے تو صوفی شہتوت کو ''ولی کامل'' ثابت کردیا تھا جب کہ وہ ایک وقت کی نماز بھی نہیں پڑھتے تھے اور آپ نے ان سے اتنی ساری کرامتیں جوڑ دی تھیں لوگ قبروں سے نکل نکل کر ان کے انگوٹھے چومنے لگے تھے۔

وہ اس زمانہ کی باتیں ہیں جب ہم کنکوے اڑاتے تھے، کبوتر بازی ہمارا مشغلہ تھا اور اللہ کا خوف ہمارے قریب بھی نہیں پھٹکتا تھا وہ زمانہ گمراہی کا زمانہ تھا، اب فاختہ اڑانے کی عمر نہیں ہے، داڑھی سفید ہوگئی ہے اور دن میں کئی بار خواہ مخواہ بھی موت کی یاد آنے لگی ہے اب آپ مجھ سے وہ کام کیوں کرانا چاہتے ہیں جن کو انجام دے کر مجھے منکر نکیر کے سامنے رونا پڑے۔

کچھ دیر چپ رہنے کے بعد میں بولا۔ آپ کی جمعیۃ کے لئے مجھے یہ جھوٹ بھی بولنا پڑے گا کہ جنات کے نکاح آپ ہی پڑھاتے ہیں اور جنوں میں جب جھگڑے ہوتے ہیں تو آپ ان کے درمیان صلح کراتے ہیں اور جنات آپ کے سر میں روزانہ تیل کی مالش کرتے ہیں اور آپ کے گھر کا سودا سلف لانے کی ذمہ داریاں نبھارہے ہیں اور ایک جن روزانہ آپ کو مدینہ منورہ لے جاتا ہے اور آپ فجر کی نماز وہی ادا کرکے جنت البقیع کے مرحومین کو روزانہ ایصال ثواب کے لئے پہنچتے ہیں اور پھر اشراق کے وقت تک ہندوستان واپس آجاتے ہیں۔

قسم خدا کی، ونڈر فل۔ یہ تو ہم نے سوچا بھی نہیں تھا، تم واقعتاً ماسٹر ہو اور تم ہماری جمعیۃ کو کہیں سے کہیں پہنچادو گے، للہ ہاں کردو اور پروپیگنڈے کی ذمہ داری اپنے سر لے لو۔

نہیں کرسکوں گا، مجھے تو اب اذان بت کدہ لکھتے وقت بھی حیا آنے لگی ہے اور میں کسی بھی وقت حسن الہاشمی صاحب کو اپنا استعفیٰ پیش کردوں گا۔

میرے بھائی کیوں غضب ڈھارہے ہو، ایک بار صرف ایک بار اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ ہمارے لئے کردو، کچھ دنوں کے لئے ہم بھی اپنی پانچوں انگلیاں تر کرلیں گے اور اس بے وقوف قوم کی کچھ بے وقوفیاں ہمارے حصہ میں آجائیں گی، جب ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ ان کی تقریروں پر نچھاور ہورہے ہیں اور لوگ ان کی پگڑیوں سے متاثر ہوکر ان کے قدموں میں اپنے سر رکھ رہے ہیں اور لوگ ان کی خدمات سے متاثر ہوکر ان پر اپنی دولتیں نچھاور کررہے ہیں تو بڑا لالچ آتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ ہم بھی سر عام یہ نعرہ لگادیں کہ ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں۔

اگر میں نے ہاں کردی تو مجھے آپ کے لئے کچھ خواب اور کچھ کرامتیں بھی گھڑنی پڑیں گی، کیوں کہ یہ قوم خوابوں سے اور کرامتوں سے بہت متاثر ہوتی ہے۔ میں نے ۲۰ سال پہلے صوفی چلغوزے کے بارے میں یہ اڑادی تھی کہ وہ آسمانوں میں بے تکلف اڑتے ہیں اور کمال یہ ہے کہ اڑتے ہوئے کسی کو نظر نہیں آتے۔ یہ سن کرامت کے اکثر لوگ ان سے بیعت ہوگئے تھے اور ان کے بارے میں یہ بات پوری دنیا میں گشت کرنے لگی کہ وہ صاحب کرامت بزرگ ہیں، لیکن یہ باتیں اس زمانہ کی ہیں جب میں سو فیصد کھلنڈر تھا اور جھوٹ اس طرح بولتا تھا کہ بچارے سچ بولنے والے شرمندہ ہوجاتے تھے۔ اب میں اس طرح کی خرافات سے تائب ہوچکا ہوں اس لئے میں آپ کی جمعیۃ کے بارے میں کچھ بھی جدوجہد کرنے سے قاصر ہوں۔

ہم آپ سے یہ کب کہہ رہے ہیں کہ آپ جھوٹ بولیں، آپ سچ بول کر ہماری جمعیۃ کا چرچا کریں اور لوگوں کو ہماری جماعت کی افادیت اور ضرورت بتائیں۔

میں اپنی بیوی سے مشورہ کرکے کوئی فیصلہ لوں گا؟

آپ بیوی سے اتنا کیوں ڈرتے ہیں؟ انہوں نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

بھائی صاحب! بیوی سے ڈرنا ضروری ہے اگر ہم اس سے نہیں ڈریں گے تو پھر گھر جہنم بن کر رہ جائے گا، بیوی کے ڈر ہی میں ہر خوشی مضمر ہے۔

کبھی کبھی آپ عجیب سی باتیں کرتے ہیں۔" وہ کسی بیمار مرغی کی طرح گڑگڑائے" آپ تھوڑا انتظار کرلیں، اگر میری بیوی نے اجازت مرحمت فرمادی تو پھر دیکھئے کہ میں آپ کی جمعیۃ العلماء جن وانس کے بارے میں کیسی کیسی باتیں اڑاتا ہوں لیکن اگر بیوی نے اجازت نہیں دی تو آپ کو کسی اور باصلاحیت انسان سے رجوع کرنا پڑے گا۔

وہ چلے گئے تو بانو نے پوچھا۔ صوفی تاشقند کیوں آئے تھے؟

میں نے کہا۔ پھر کبھی بتاؤں گا اس وقت تمہارا موڈ ٹھیک نہیں ہے اور جب تمہارا موڈ ٹھیک ہوتا تو اچھی باتیں بھی تمہیں بری لگتی ہیں اس نے مجھے اس انداز سے گھورا جس انداز سے خونخوار بیویاں اپنے مجازی خدا کو گھورتی ہیں، خیر ان بیویوں کو اس طرح کے ظلم وستم کی اتھارٹی حاصل ہے اور ان کی رضا میں راضی رہنا ہم شوہروں کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔

میں ابھی خاموش ہی تھا کہ بانو نے اپنے بہت ہی خاص انداز میں کہا۔ دونوں کان کھول کر یہ بات سن لو کہ صوفی تاشقند کے کسی معاملہ میں الجھنے کی ضرورت نہیں، یہ بہت جھوٹے مکار انسان ہیں، لوگوں کو دھوکہ دینا ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ جب سے انہوں نے اپنی داڑھی بڑھائی ہے اور گلے میں ایک ہرا رومال بھی اب لٹکانے لگے ہیں تو مجھے اور زیادہ یقین ہوگیا ہے کہ اب کسی نئے انداز سے لوگوں کو ٹوپیاں پہنائیں گے اور کسی اور انداز سے لوٹ مار کریں گے۔ اگر آپ نے ان کا ساتھ دیا تو قسم خدا کی میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔

میرے پیارے قارئین بیوی کی یہ للکار سن کر میری روح؟

اُف! اللہ کی پناہ! خدا حافظ۔ (یار زندہ صحبت باقی)

قسط نمبر: ۱۷۶

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

"اے یوناف جو کچھ تم نے مجھ سے گزشتہ رات کہا تھا واقعی تم نے اسے پورا کر کے دکھا دیا ہے، مجھے خدشہ اور ڈر تھا کہ کہیں تم یہ مقابلہ ہار ہی نہ جاؤ اور میرے لئے مصیبتوں اور دشواریوں کے ان دیکھے اور خوفناک دروازے ہی نہ کھل جائیں لیکن تم نے میدان میں کامیابی حاصل کر کے میرے ارادوں اور عزائم کو قوت دی ہے بلکہ ایک طرح سے مجھے یہ احساس ہونے لگا ہے کہ شاید میں واپس اپنے گھر جا سکوں گی" یہاں تک کہنے کے بعد ریمل خاموش ہو گئی تھی۔

"ریمل کے پہلو میں بیٹھنے کے بعد یوناف نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ نہ صرف اس خوب صورت اور پرکشش لڑکی کے لہجے میں آبشاروں کا سا ترنم ہے بلکہ اس کے لباس میں پھولوں کی مہک اور اس کے حسین کونپل جیسے ملائم جسم میں اوس میں رچی ہوئی خوشبو سی ہوئی ہے۔ وہ ابھی ان ہی تاثرات میں ڈوبا ہوا تھا کہ ریمل نے ایک بار پھر اسے مخاطب کر کے پوچھا۔

"یہ مقابلہ جیتنے کے بعد جب تمہیں آشوریوں کے بادشاہ شلمانصر کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے تم سے کیا کہا؟"

اس پر یوناف چونک کر کہنے لگا۔ "جب مجھے شلمانصر کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے مجھے میری کامیابی پر مبارک باد دی اور کہنے لگا کہ تم ریمل کو جیت چکے ہو، ساتھ میں اس نے یہ بھی کہا کہ دریائے فرات کے کنارے ایک قدیم محل ہے میں اور تم تمہاری خادماؤں کے ساتھ اس محل میں رہیں گے، ساتھ ہی اس نے یہ دھمکی بھی دی ہے کہ تم نے اور ریمل نے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو تم دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ میں نے اسے پوری طرح یقین دلایا ہے کہ ہم یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہیں کریں گے، ساتھ میں یہ بھی کہا کہ دریائے فرات کے کنارے اس محل میں جب ہمیں ہر طرح کی نعمتیں اور آسائشیں میسر ہوں گی تو ہم کیوں یہاں سے بھاگنے کی کوشش کریں گے، بہر حال ہم دونوں اب تمہاری ان خادماؤں کے ساتھ اس قدیم محل میں رہیں گے حالات کا جائزہ لیتے رہیں گے۔ سنو ریمل! جب بھی مجھے موقع ملا میں تمہارے لئے یہاں سے بھاگنے کے لئے راہ نکال لوں گا۔" یوناف کی گفتگو سن کر ریمل خوش ہوئی اور پھر کہنے لگی۔

"اس لحاظ سے شلمانصر بہت اچھا انسان ہے، میں تمہاری شکر گزار اور ممنون ہوں کہ نینوا شہر میں تم نے میرے لئے یہ اطمینان بخش صورت حال پیدا کی ہے، یہ تو کہو کہ تمہاری ساتھی لڑکی بیوسا کہاں ہے اور تم اسے کہاں چھوڑ آئے ہو!"؟ اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

"بیوسا نے کہاں جانا ہے وہ یہیں اسی میدان میں بیٹھی ہوئی ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ ابھی تھوڑی ہی دیر تک یہاں پہنچ جائے گی۔"

یوناف خاموش ہو گیا تھا، تھوڑی ہی دیر بعد بیوسا بھی ان کے پاس آکر بیٹھ گئی، میدان میں بیٹھے ہوئے سارے تماشائی اب چلے گئے تھے پھر بادشاہ کے کارکن وہاں آئے اور انہیں دریائے فرات کے کنارے واقع محل میں منتقل کر دیا۔

☆☆

دمشق کا بادشاہ ابن ہدد اپنے اس کمرے میں بیٹھا ہوا تھا جہاں وہ دربار لگایا کرتا تھا، اس کے سارے اراکین سلطنت، وزیر اور مشیر بیٹھے ہوئے تھے کہ اس کا حاجب اس کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ قاصدوں کے آنے کی اطلاع دی اور پھر تھوڑی دیر بعد دو نوجوانوں کو ابن ہدد کے سامنے پیش کیا۔ ابن ہدد نے ان دونوں جوانوں کو مخاطب کر کے پوچھا۔

"اے نوجوانو! کہو تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کس کے قاصد ہو، میرے نام تم کیسا پیغام لے کر آئے ہو؟" ان سوالات پر ان دونوں قاصدوں میں سے ایک نے بولتے ہوئے کہا۔

"اے بادشاہ! ہم دونوں فلسطین میں بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتوں یعنی سامریہ اور یہودیہ کے مشترکہ قاصد ہیں۔ اے بادشاہ ہم آپ کو ایک

خطرے سے آگاہ کرنے کے لئے آئے ہیں تا کہ ہم آپ کو آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر کی قوتوں اور طاقت کے خطرے سے آگاہ کریں۔ اے بادشاہ ہمارے حکمرانوں کا خیال ہے کہ اگر آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر کے سامنے کوئی دیوار نہ کھڑی کی گئی، اس کی قوت کا سدباب نہ کیا گیا تو یاد رکھئے شلما نصر اپنی حدود سے نکل کر نہ صرف یہ کہ ارض شام بلکہ فلسطین اور شمال میں اناطولیہ کے میدان میں حتیوں کو اور یہاں تک کہ ایشیائے کوچک تک بسنے والی ساری اقوام کو روند کر رکھ دے گا۔

اس کے بعد ہمارے حکمرانوں کا خیال ہے کہ وہ لبنان کا رخ کرے گا اور بارش والوں کی طرح برسے گا۔ بعد میں وہ سمندر کے کنارے کنارے مصر کو اپنے سامنے مطیع اور فرمانبردار بنا کر رکھے گا یہاں تک کہ اس کے خونخوار حملوں سے نہ قوم عیلام بچ سکے گی، نہ قوم مادہی محفوظ رہ سکے گی۔ اے دمشق کے عظیم بادشاہ ان حالات میں ہمارے حکمرانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ متحدہ ہو کر نہ صرف یہ کہ شلما نصر کی طاقت کو روکنا چاہئے اور اس کی قوت کو توڑ کر آشوریوں کے اطراف میں پھیلی سلطنتوں کو امن اور سکون مہیا کرنا چاہئے۔ اس مقصد اور مدعا کی تکمیل کرنے کے لئے ہمارے حکمرانوں نے یہ قدم اٹھایا ہے کہ سب سے پہلے ہمارے قاصد حتیوں کی طرف گئے اور انہیں آشوریوں کی قوت سے آگاہ کیا حتی آشوریوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ہمارے ساتھ اتحاد کے لئے آمادہ ہیں اور اس بات پر آمادہ ہیں کہ اگر کوئی متحدہ لشکر تیار کیا جاتا ہے تو وہ بارہ سو رتھیں، بارہ سو سوار اور بارہ ہزار پیدل سپاہی مہیا کریں گے، اس کے علاوہ اے بادشاہ سامریہ اور یہودیہ کی اسرائیلی سلطنتیں آشوریوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے متحدہ طور پر دو ہزار رتھیں، دو ہزار سوار اور دس دس ہزار پیدل عسکریوں کا انتظام کریں گی۔

اے بادشاہ! حتیوں کے علاوہ ہمارے قاصد حمص کے بادشاہ کے پاس بھی گئے، اسے آشوریوں کے تیزی کے ساتھ پھیلتے ہوئے خطرہ سے آگاہ کیا، لہٰذا حمص کا بادشاہ بھی اس متحدہ لشکر میں شامل ہونے کے لئے آمادہ ہو گیا ہے۔ اس نے سات سو رتھیں، سات سو سوار اور دس ہزار سپاہی مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے، اس کے علاوہ اے بادشاہ فلسطین کے گردونواح کے علاقوں یہاں تک کے مصر نے بھی ہمیں آشوریوں کے خلاف مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ہمارے یہاں آنے کا مقصد آپ کو بھی اس کی ترغیب دینا ہے کہ ہم مشترکہ طور پر اس طوفان کا مقابلہ کریں۔

دمشق کے بادشاہ ابن ہدد نے فلسطین کے ان دونوں قاصدوں کی گفتگو بڑے غور اور انہماک سے سنی تھی، پھر اس نے ان دونوں قاصدوں کو مخاطب کر کے۔ "سنو سامریہ اور یہودیہ کے قاصدو تمہاری گفتگو نے ہمیں متاثر کیا ہے، ہم تو پہلے ہی سوچ رہے تھے کہ ایسی قوت ترتیب دی جائے جو آشوریوں کے زور کو توڑ سکے، تم نے اس متحدہ لشکر کی تجویز پیش کر کے ہمارے دل کی بات کی ہے، لہٰذا ہم بھی اس متحدہ لشکر میں شامل ہونے کا عہد کرتے ہیں اور اس متحدہ لشکر کے لئے ہم حتیوں کے بادشاہ کی طرح بارہ سو رتھیں اور بارہ ہزار سوار اور بارہ ہزار عسکری مہیا کریں گے۔"

ابن ہدد کا یہ جواب سن کر وہ دونوں قاصد خوش اور مطمئن ہو گئے تھے پھر حاجب ان دونوں قاصدوں کو ان کے قیام وطعام کا بندوبست کرنے کے لئے انہیں باہر لے گیا تھا۔

☆☆☆

یوناف ایک روز دریائے فرات کے کنارے واقع محل میں بیوسا اور ریمل کے ساتھ بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا کہ آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر کا ایک قاصد اس کے پاس آیا اور یوناف کو اس کے یہ پیغام دیا کہ بادشاہ نے اسے صلاح مشورے کے لئے طلب کیا ہے۔ قاصد جب یہ اطلاع دے کر چلا گیا تو ریمل نے فکرمندی سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"آپ کا کیا خیال ہے کہ شلما نصر نے آپ کو کیوں اور کس کام کے لئے طلب کیا ہے، مجھے خطرہ اور خدشہ ہے کہ وہ ہم سب کے لئے کوئی نئی مصیبت نہ کھڑی کر دینے والا ہو۔"

اس پر یوناف نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "یہ تمہارا وہم اور وسوسہ ہے، وہ کوئی مصیبت کھڑی نہیں کرے گا اگر وہ ایسا کرے گا تو خود ہی نقصان اٹھائے گا اور ہم سب یہاں بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

اس کے بعد بڑی تیزی کے ساتھ یوناف اس محل سے نکلا اور شلما نصر کے محل کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

یوناف جب شلما نصر کے سامنے گیا تو اس نے بڑی عزت اور تکریم دیتے ہوئے یوناف کو اپنے قریب ایک نشست پر بٹھایا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "یوناف میرے مخبروں نے تھوڑی دیر قبل مجھے یہ

خبردی ہے کہ کچھ طاقتیں ہمارے خلاف متحد ہو رہی ہیں تا کہ وہ ہمارے خلاف ایک متحدہ لشکر تیار کر کے ہمارے خلاف جنگ کر سکیں، ان میں حتیوں کا بادشاہ، دمشق کا بادشاہ فلسطین میں یہودیہ اور سامریہ کے بادشاہوں کے علاوہ کچھ اور حکمراں بھی ہیں جو سب مل کر ایک متحدہ لشکر تیار کر رہے ہیں اور وہ متحدہ لشکر لے کر دریائے فرات کے کنارے کنارے شمال کی طرف آئیں گے۔ میں نے تمہیں اس لئے طلب کیا کہ تم کسی بھی وقت نینوا شہر سے کوچ کرنے کے لئے تیار رہنا۔ یہ خبر سنتے ہی میں نے سارے اراکین سلطنت اور جرنیلوں کو طلب کیا تھا، میں نے ان سب کو حکم دیدیا ہے کہ وہ لشکر کے کوچ کی تیاری کریں تا کہ ہم اپنے شہروں کی حدود سے نکل کر دشمن کے متحدہ لشکر کا مقابلہ کریں، پس میں نے تمہیں یہ خبر دینی تھی کہ تمہیں کسی بھی وقت نینوا سے کوچ کرنے کا حکم مل سکتا ہے، پس تم اب جاؤ۔'' شلما نصر کا یہ حکم پا کر یوناف وہاں سے نکل گیا تھا۔

یوناف جب اپنے محل میں آیا تو بیوسا اور ریمل کو بادشاہ سے ہونے والی گفتگو کا خلاصہ بتادیا۔

یوناف تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر وہ دوبارہ ریمل کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''سنو ریمل حالات خود بخود تمہارے حق میں درست ہوتے جارہے ہیں۔ میں شلما نصر کے لشکر میں شامل ہونے کے لئے نینوا سے کوچ کروں گا تو تمہیں بھی اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کریں گے تو رات کی تاریکی میں، میں چھپتے چھپاتے تمہیں لے کر تمہارے باپ کے لشکر میں داخل ہو جاؤں گا اور تمہیں تمہارے باپ کے حوالے کردوں گا۔ اس طرح تم اپنے باپ کے سائے میں رہ کر واپس اپنے وطن جاسکو گی۔''

یوناف کی اس تجویز پر ریمل حیران اور پریشان ہو کر رہ گئی تھی، تھوڑی دیر تک خاموش وہ کچھ سوچتی رہی پھر وہ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

''اگر میں علیحدگی میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں تو کیا آپ میری بات سننا پسند کریں گے؟''

اس پر یوناف کہنے لگا۔ ''جو کچھ تم کہنا چاہتی ہو بیوسا کی موجودگی ہی میں کہو، اس لئے کہ میری زندگی کا کوئی ایسا واقعہ نہیں جو بیوسا سے مخفی ہو۔

اس پر ریمل بڑی عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔ ''نہیں میں آپ سے کچھ علیحدگی میں کہنا چاہتی ہوں اور جو کچھ میں آپ سے کہوں گی اس کا ذکر آپ بعد میں بیوسا سے بھی کر سکتے ہو اس لئے کہ آپ کے اور بیوسا کے ساتھ رہتے ہوئے مجھے کئی ہفتے ہو چکے ہیں اور میں بیوسا کو اپنی بہن ہی کی طرح عزیز اور شفیق سمجھنے لگی ہو، لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے تھوڑی دیر کے لئے علیحدگی مہیا کریں تا کہ میں جو بات کہنا چاہتی ہوں کھل کر کہہ سکوں۔ بیوسا کے سامنے میں ایسا نہ کرسکوں گی۔''

قبل اس کے کہ ریمل کی اس گفتگو کا یوناف کوئی جواب دیتا، بیوسا پہلے ہی حرکت میں آئی اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ ''ریمل کی بات ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے میں دوسرے کمرے میں چلی جاتی ہوں۔'' بیوسا وہاں سے ہٹی اور دوسرے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔ بیوسا کے جانے کے بعد ریمل نے یوناف کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو یوناف! میں علیحدگی میں تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میں واپس اپنے وطن نہیں جاؤں گی، میرے باپ کو اگر مجھ سے محبت اور چاہت ہوتی تو مجھے آشوریوں کے بادشاہ کی طرف روانہ نہ کرتا۔ میں نے اس کی منت سماجت کی تھی وہ مجھے نینوا روانہ نہ کرے، لیکن اس نے میری کوئی بات نہ مانی لہٰذا میں واپس اپنے باپ کے پاس نہیں جاؤں گی۔''

سنو یوناف! اگر میں اس موقع آپ سے یہ کہوں کہ میں آپ کے ساتھ شادی کر کے ایک پرسکون اور اطمینان بخش زندگی کی ابتدا کرنا چاہتی ہوں تو پھر آپ کا کیا جواب ہوگا۔ ریمل کی یہ گفتگو سن کر یوناف چونک سا پڑا، تھوڑی دیر اس نے کچھ سوچ بچار کی، پھر ریمل سے کہنے لگا۔

''سنو ریمل مجھ سے شادی کا اظہار کر کے تم نے ایک بہت بڑا مسئلہ کھڑا کردیا ہے اور اس کا جواب میں تمہیں فوراً نہیں دے سکتا، اس سلسلہ میں، میں پہلے بیوسا سے مشورہ کروں گا اس لئے کہ وہ میری ایک ساتھی ہے اور ہم نے ایک دوسرے کا ساتھ دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ اے ریمل گو وہ میری بیوی نہیں ہے لیکن پھر بھی ایک ساتھی کی حیثیت سے اس سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔

اس پر ریمل خوف اور خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

''اگر بیوسا نے آپ سے یہ کہہ دیا کہ میرے ساتھ شادی نہ کریں تو آپ

کا کیا ردعمل ہوگا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بیوسا میری پیش کش کے جواب میں خود آپ سے شادی کرنے پر آمادہ ہوجائے اور آپ دیکھتے ہیں کہ بیوسا مجھ سے کہیں زیادہ پرکشش اور خوبصورت ہے پھر اسے چھوڑ کر آپ میری طرف کیسے اور کیوں کر متوجہ ہوسکیں گے؟"

یوناف پھر جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔"سنو ریمل جہاں تک بیوسا کا تعلق ہے تو ہمارے درمیان یہ عہد ہے کہ ہم ایک دوسرے سے شادی نہیں کریں گے بلکہ مخلص ساتھیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے، لہٰذا میری اور بیوسا کی شادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا، ہاں اگر میں اس کے ساتھ کرنا بھی چاہوں تو وہ انکار ہی کرے گی اس لئے کہ میرے اور اس کے درمیان عہد ہے کہ میں اسے شادی کے لئے نہیں کہوں گا اور یہ بھی سنو ریمل میں ماضی میں بلکہ اب بھی بیوسا سے بے پناہ محبت کرتا ہوں، میں اس سے شادی کا بھی خواہش مند تھا لیکن وہ شادی پر آمادہ نہیں ہے اس لئے کہ وہ شادی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتی اور یہ بھی سنو ریمل اگر بیوسا نے مجھے اس شادی سے منع کردیا تو پھر میں تمہارے ساتھ شادی نہیں کروں گا اور اگر اس نے یہ کہہ دیا کہ تمہارے ساتھ شادی کرلی جائے تو پھر میں تمہارا دل نہیں توڑوں گا اور تمہاری پیشکش اور تمہاری خواہش کے مطابق میں تم سے شادی کرلوں گا اور تمہارے ساتھ پرسکون اور اطمینان بخش زندگی کی ابتدا کروں گا۔ تم یہیں رکو میں بیوسا سے اس موضوع پر گفتگو کرتا ہوں۔" ریمل وہی کھڑی رہ گئی جب کہ یوناف وہاں سے ہٹ کر اس کمرے کی طرف جارہا تھا جہاں بیوسا تھوڑی دیر پہلے چلی گئی تھی۔

یوناف جب اس کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا بیوسا ایک مسہری پر نیم دراز تھی، یوناف جب کمرے میں داخل ہوا تو بیوسا سیدھی ہوکر بیٹھ گئی، یوناف اس کے قریب گیا اور اسے سامنے بیٹھتے ہوئے ریمل کی خواہش بتائی اور مشورہ طلب کیا۔

یوناف کی اس گفتگو پر بیوسا تھوڑی دیر تک اپنی جگہ پر بیٹھی مسکراتی رہی، پھر اس نے غور سے یوناف کی طرف دیکھا پھر اس سے کہنے لگی۔ "سنو یوناف میں تمہیں اس شادی سے منع کرکے ریمل کا دل نہیں توڑنا چاہتی تم ریمل سے شادی کرلو، میں آج ہی اس شادی کا اہتمام کروں گی اور جس طرح تم شوہر کی حیثیت سے اس سے محبت کروگے اسی طرح میں بھی اس سے ایک بہن کی طرح محبت کروں گی، ہم سب مل کر پیار اور اتفاق سے دن گزاریں گے۔"

بیوسا کا جواب سن کر یوناف خوش ہوا اور کہنے لگا۔"اگر یہ بات ہے کہ تو تم میرے ساتھ آؤ تاکہ اس سلسلہ میں خود ریمل سے بات کرو۔"

بیوسا فوراً مسہری سے اٹھ کھڑی ہوئی پھر وہ اس کمرے میں آئے جہاں ریمل ان کا انتظار کررہی تھی۔ ریمل کے قریب آکر بیوسا نے بڑے پیار سے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے پھر اسے اپنے ساتھ لپٹاتے ہوئے اس کے کان میں کہنے لگی۔

"سنو ریمل! میں خوش ہوں کہ تم یوناف سے شادی کی خواہش مند ہو میں اس شادی کی اجازت دے چکی ہوں بلکہ آج ہی تمہاری اور یوناف کی شادی کردی جائے گی۔" ریمل یہ جواب سن کر بے حد خوش ہوئی پھر سارے انتظام بیوسا نے کرنا شروع کئے، اسی روز شام سے پہلے پہلے یوناف اور ریمل کی شادی کردی گئی تھی۔ دو دن بعد آشوریوں کے بادشاہ شلبانصر نے اپنے لشکر کے ساتھ نینوا سے کوچ کیا، اس طرح یوناف، بیوسا اور ریمل بھی اس لشکر میں شامل ہوکر نینوا سے کوچ کرگئے تھے۔

☆☆☆

اس سے پہلے رومنوں کے حالات ہم ان کے بادشاہ انکیوس تک پڑھ چکے ہیں، اس دوران رومنوں کے اندر بھی ایک انقلاب برپا ہوچکا تھا اور وہ انقلاب انکیوس ہی کے زمانے سے شروع ہوا تھا جس کے باعث ایک غیر رومن، رومنوں کا بادشاہ بن گیا تھا۔ اس انقلاب کی ابتدا یوناف کے شہر کورنتھ سے ہوئی تھی۔ کورنتھ نام کا یہ شہر یونان کے خوبصورت خوشحال اور آباد ترین شہروں میں شمار ہوتا تھا جس وقت روم شہر نیا نیا آباد ہورہا تھا اس وقت کورنتھ شہر پر یونانیوں کا ایک ایسا خاندان حکمراں ہوا جو اپنے مال و دولت اور اپنی عظمت کے لحاظ سے خوب جانا پہچانا جاتا تھا۔ اس خاندان کے دور میں یونان کے اس شہر نے اس قدر ترقی کی کہ اس شہر کے بہت سے لوگ اٹھ کر یونان کے قریبی جزیروں پر قبضہ کرکے اس میں آباد ہونے لگے۔ اسی شہر سے اٹھ کر بے شمار یونانی اٹلی کے آس پاس چھوٹے چھوٹے جزیروں میں جاکر آباد ہوگئے تھے اور وہاں پر انہوں نے قبضہ کرلیا تھا۔

☆☆☆☆

کامیابی کا راز...... خوشگوار اور پر مسرت زندگی

پُرمسرت زندگی کے ۳۶ راصول

بلاشبہ کامیابی کا راز، خوش اور پرمسرت زندگی گزارنے میں ہے۔ تاریخی اوراق اس بات کے گواہ ہیں کہ زمانہ قدیم سے کامیاب زندگی گزارنے والے تمام مرد اور عورتوں نے ایسے اصول دریافت کر رکھے تھے جن پر وہ پوری زندگی عمل پیرا ہے اور اگر آج ہم ان اصولوں کو اپنالیں تو کوئی وجہ نہیں کامیابی اور خوشی یقینی نہ ہو۔ ان اصولوں پر عمل کرکے آپ خود کو ایک نیا انسان محسوس کریں گے جس کی گواہی روز بروز بہتر ہوتے ماحول، خوشگوار تعلقات اور آپ کے باطن میں روز افزوں احساس سکون دے گا۔

(۱) اپنے دل میں خوشی کا تصور پیدا کیجئے (۲) سلام کا جواب ضرور دیں (۳) چیخ کر بولنے سے اجتناب کریں (۴) بدگمانی سے بچیں (۵) دوسروں کے لئے باعث سکون بنیں (۶) خود احتسابی اپنائیں (۷) اچھی زندگی کے لئے سخت محنت، مضر صحت بھی ہوسکتی ہے (۸) مناسب ہدف متعین کرلیجئے۔ ایک ساتھ سب کچھ حاصل کرنے کی کوشش نہ کیجئے (۹) اپنے اردگرد کے ماحول کا جائزہ لیجئے (۱۰) کسی کو پکارنے کے لئے اچھے القابات استعمال کریں (۱۱) انسانیت کا احترام کیجئے (۱۲) کسی کا دل نہ دکھایئے (۱۳) اپنا خرچ اپنے قابو میں رکھئے (۱۴) غم کو قریب نہ آنے دیں، غم وفکر کی کمی وزیادتی کو اپنے جذبات کے ذریعے کنٹرول کریں (۱۸) اپنی محرومیوں کو طاقت کا سرچشمہ بنایئے (۱۶) فرض شناسی سے کام لیں (۱۷) اپنے معمولات کی ڈائری بنائیں (۱۸) ہر حال میں مطمئن رہے۔ (۱۰) عزت نفس کو مضبوط بنایئے (۲۰) لوگوں کی تکلیف دہ باتوں پر توجہ نہ دیں (۲۱) اپنی خدمات سے دوسروں کو مستفید کیجئے (۲۲) اپنے بچوں کے ساتھ تفریح کے لئے وقت نکالیں (۲۳) اپنا نصب العین بہت بلند رکھئے (۲۴) دوسروں پر بے جا طنز کرنے سے بچیں (۲۵) اپنے گھر کو راحت کدہ بنایئے (۲۶) دوسروں پر اعتماد کریں (۲۷) احسان کا بدلہ صرف اللہ سے مانگیں (۲۸) پریشانی کے وقت آنکھیں بند کرکے سکون قلب کا تصور کیجئے (۲۹) مایوسی بڑھنے لگے تو خوشیوں کو پرانے ساتھیوں سے رابطہ کرلیں (۳۰) منفی جذبات قابو میں رکھئے (۳۱) دوسروں کی خوبیوں پر حسد کرنے سے بچئے (۳۲) پریشانی کے خاتمے کے لئے اس کی بنیاد کو پہلے ختم کریں (۳۳) زندگی کی خوشیوں سمیت دکھوں کو بھی برداشت کریں (۳۴) اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش کیجئے (۳۵) ماضی کے غم کو بھول جایئے (۳۶) کل کی فکر کرنا چھوڑیئے (۳۷) اپنے کاموں میں اعتدال پسندی لایئے (۳۹) اپنے تھکے ہوئے جسم کو آرام بھی پہنچایئے (۴۰) ذہنی دباؤ پیدا کرنے والے خیالات سے بچئے (۴۱) پریشانیوں کو بڑھا چڑھا کر ظاہر نہ کریں (۴۲) اپنے مسائل مرتب کیجئے (۴۳) غلطی اور نقصان پر ہر وقت افسوس نہ کریں (۴۴) اپنی ذات پر بہترین قابو رکھئے (۴۵) کیفین ترک کیجئے (۴۶) شادی کرلیجئے (۴۷) ذہنی اور جسمانی صحت کے لئے ہنسنا مفید ہے۔ ہنسی خدا کی بہترین نعمت ہے۔ اپنے بچوں کو ہنسنے کی عادت ڈال کر صحت مند بنایئے۔ ہنسی تمام ذہنی بیماریوں کی بہترین دعا ہے، ہنسئے اور صحت مند رہئے۔ (۴۸) ہر حال میں خوش رہئے، صحت مند رہئے (۴۹) مذہبی عبادات کے ذریعے اپنی ذہنی الجھنیں دور کیجئے (۵) دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرکے سکون حاصل کیجئے (۵۱) اپنی تقدیر پر افسوس نہ کیجئے (۵۲) محبت کی طاقت سے اپنی پریشانیوں کا علاج کیجئے (۵۳) دوستی اور میل جول کے ذریعے اپنی پریشانیاں ختم کیجئے (۵۴) اپنی پریشانیوں کا مقابلہ ٹھنڈے دماغ سے کیجئے (۵۵) ہر وقت مصروف رہ کر اپنی پریشانی کو بھگائیں (۵۶) مثبت خیالات سے اپنی ہر پریشانی کا علاج کیجئے۔ یہ اصول اگر آپ اپنی زندگی میں اپنالیں تو بہت جلد نمایاں تبدیلی محسوس کریں گے اور غموں کی جگہ خوشیاں آجائیں گی۔

انشاء اللہ حاجات پوری ہوں اور مشکلات دور ہوں

یہ عمل ہر قسم کی مشکلات اور پریشانی کے حل اور ہر جائز حاجت

پوری ہونے کے لئے بہت مجرب ہے۔ اس وظیفے کے ہمیشہ پڑھنے سے تمام دینی و دنیوی مشکلات حل ہو جائیں گی، طریقہ یہ ہے کہ چند آدمی باوضو اور پاکیزہ لباس اور خوشبو لگا کر مجلس منعقد کریں اور اس طرح پڑھیں:

بسم اللہ شریف ۱۰۰ بار — درود شریف ۱۰۰ بار

کلمہ طیبہ ۱۰۰ بار — کلمہ شہادت ۱۰۰ بار

آمنت باللہ ۱۰۰ بار — استغفار ۱۰۰ بار

آیت الکرسی ۱۰۰ بار

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۱۰۰ بار

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ. ۱۰۰ بار

سورۂ اخلاص ۱۰۰ بار — کلمہ تمجید ۱۰۰ بار — اَللّٰهُ عَلِیْمٌ ۱۰۰ بار

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۱۰۰ بار

وظیفہ پڑھنے کے بعد نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں، انشاء اللہ تمام مشکلات سے نجات ملے گی، تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔

کالے جادو سے نجات کا آسان عمل

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ. وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ. (سورہ یونس، آیت: ۸۱ تا ۸۲)

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ. فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ. وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ. قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ. (سورہ اعراف، آیت: ۱۱۸ تا ۱۲۲)

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى. (سورہ طٰہٰ، آیت: ۶۹)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ. وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ. وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِكِ النَّاسِ. اِلٰهِ النَّاسِ. مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

پہلے روز نیا برتن لے کر اس میں پانی بھر لیں، پھر اس میں مندرجہ بالا آیات گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں، پھر اس میں سے تین گھونٹ پانی مریض کو پلائیں اور ایک بوتل میں کچھ پانی، پھر پینے کے لئے لے لیں۔ باقی ماندہ پانی سے مریض کو نہلائیں، برتن پہلے روز نیا ہونا چاہئے۔ یہ عمل چالیس روز تک بلاناغہ ہونا چاہئے۔ انشاء اللہ چالیس دن ختم ہونے سے پہلے پہلے کالا جادو کا یقینی خاتمہ ہو جائے گا۔ بہت دفعہ کا آزمایا ہوا عمل ہے۔ اس عمل کے لئے پختہ یقین کا ہونا بہت ضروری ہے۔

معجزاتی کلام، معجزاتی نتائج

جب مشکلات گھیر لیں، مصیبتیں جکڑ لیں، اندھیرا چھا جائے اور کچھ بھی سمجھ میں نہ آئے کہ کیا جائے؟ گھبرانے کی ضرورت نہیں، مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے۔ ایک اور تجرباتی اور آزمودہ کلام الٰہی کا نسخہ عمل) برائے پریشان حال اور مشکلات میں پھنسے ہوئے انسانوں کو نکالنے کے لئے حاضر خدمت ہے۔

یہ آج سے تقریباً آٹھ برس پہلے کی بات ہے، ایک دن میرے حفاظ کرام دوست مسجد سے نکل رہے تھے، عصر کی نماز کے بعد کا وقت تھا، وہ کچھ سورتوں کے بارے میں آپس میں پوچھ گچھ کر رہے تھے تو میں نے بھی ان سے پوچھا اور انہوں نے مجھے ترتیب بتائی اور ساتھ یہ بھی بتاتا کہ ہمارے قاری صاحب نے ایسے ہی بتایا ہے اور ایسے ہی پڑھنا ہے۔

ان دنوں ہمارے گھریلو مالی حالات بہت خراب تھے۔ والد صاحب سرکاری ملازم تھے اور اب بھی ہیں۔ ان کا تبادلہ دوسرے شہر میں ہوا تھا۔ بس اللہ ہی بہتر جانتا ہے حالات کچھ ایسے تھے کہ بیان کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ پھر میں نے اسی ترتیب سے پڑھنا شروع کیا۔ پہلے ہی دن میں نے کافی فرق محسوس کیا۔ مجھے ایسا لگا کہ جیسے کوئی چپکے چپکے میری مدد کر رہا ہے۔ پہلے ذہن بوجھل اور پریشان رہتا تھا، اب بالکل بھی نہیں۔ اب جس چیز کو بھی دل چاہے وہ بلا کسی خرچ کے مل جاتی ہے۔ پہلے بھی مل جاتی تھی مگر اب تو پہلے سے زیادہ آسانی ہو گئی۔ تمام مشکلات ایسے غائب ہو گئیں جیسے کوئی جن بھاگتا ہے۔

عمل درج ذیل ہے:

(۱) سورۃ الفاتحہ، سورہ اخلاص

(۲) سورہ یٰسین، سورۃ رحمٰن

(۳) سورۃ الفتح، سورۃ الکہف

(۴) سورۃ الملک (۵)

"یاسمیعُ" اللہ کا نام۔

طریقہ: ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ ۳ مرتبہ، سورہ اخلاص ایصال ثواب کی نیت سے پڑھیں:

(۱) فجر کی نماز کے بعد سورہ یٰسین اور سورہ رحمٰن پڑھیں۔

(۲) ظہر کی نماز کے بعد سورۃ الفتح اور جمعہ کے دن سورۃ الکہف بعد نماز جمعہ اور سورہ فتح پڑھیں۔

(۳) سورۃ النباء عصر کی نماز کے بعد پڑھیں۔

(۴) سورہ مزمل اور سورہ واقعہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھیں۔

(۵) عشاء کی نماز کے بعد سورہ ملک پڑھیں۔

(۶) "یَاسَمِیْعُ" اللہ کا بہت پیارا نام ہے وہی ہے جو بندوں کی سنتا ہے۔ اس نام مبارک کو جمعرات کے دن بعد نماز ظہر ۱۰۰ مرتبہ کسی سے بات کئے بغیر پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی جائز حاجات مانگیں، انشاءاللہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور نوازیں گے۔

عمل کی شرائط:

(۱) جھوٹ بولنے سے پرہیز کریں۔

(۲) کچا پیاز، لہسن اور بدبودار اشیاء جو منہ میں بدبو پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں چھوڑ دیں۔ کچی پیاز خواہ سلاد کی صورت میں ہو، دھلی ہوئی ہو یا کسی بھی چیز میں کچی مکس ہو جیسے کہ دہی بھلوں میں ڈال کر کھاتے ہیں نہ کھائیں۔

(۳) یقین کامل شرط اول ہے۔

(۴) نماز کی پابندی لازم ہے۔

(۵) عمل تسلسل سے کیا جائے۔ زندگی کے معمولات کا حصہ بنالیا جائے۔

قارئین کرام یہ میرا ذاتی تجربہ اور آزمایا ہوا ہے، آپ اس عمل کو کر کے دیکھیں اور پھر بتائیں کہ کیسا پایا۔

جادو سے چھٹکارا

محترم حکیم صاحب! السلام علیکم، میری بہن کی وجہ سے ہم سب گھر والے بہت پریشان تھے۔ ان کی طلاق ہو چکی تھی اور کسی عزیز نے اُن پر جادو کروائے تھا کہ پھر کبھی رشتہ نہ ہو۔ کئی رشتے آتے اور بات پوری ہونے کے بعد پھر ختم ہو جاتی۔ میں نے رسالہ پڑھا اور بہت اچھا لگا کئی لوگوں نے رسالہ سے فیض پایا۔ بس یہی سوچ کر آپ کو فون کیا، جس میں آپ نے درج ذیل وظیفہ ۵۰۱ بار روزانہ پڑھنے کو کہا، ۴۰ دن حد ۹۰ دن۔ یَادَائِمَ الْعِزَّةِ وَالْبَقَاءِ وَ یَا وَاهِبَ الْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ یَا وَدُوْدُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ. فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (البروج، آیت:۱۶)

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ. (المائدہ، آیت:۱۴)

یَا تَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ یَا صَمَدُ الْغَفَّارُ ذَالْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ یَا صَمَدُ.

اس کی برکت سے میری بہن کی شادی ہو گئی اور اتنا اچھا، نیک، دین دار، محبت کرنے والا شوہر ملا ہے کہ ہم سب دکھ بھول گئے ہیں۔ شکر الحمدللہ، اللہ کے بعد آپ کی شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دنیا اور آخرت میں بے حساب دے۔ (آمین

بچے کا بہت رونا

جو بچہ بہت روتا ہو اس دعا کو لکھ کر گلے میں باندھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا (سورہ کہف، آیت:۹)

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا. اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ. (سورہ بنی اسرائیل، آیت:۵۰،۵۱)

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَ اَوَّلُهٗ مِنَ اللّٰهِ وَآخِرُهٗ مِنَ اللّٰهِ وَلَا یَعُدُّكُمْ عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

مولانا ارشد مدنی کا اقدام بالکل درست ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے:

مولانا حسن الہاشمی

دیوبند، 7 ستمبر (رضوان سلمانی)

عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے اخباری نمائندہ سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ العلماء کے قومی صدر حضرت مولانا ارشد مدنی کی آرایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت سے ملاقات کو لے کر جو باتیں بن رہی ہیں اور جو سیاست چل رہی ہے وہ عاقبت نااندیشی کا نتیجہ ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے سماج کی مشکل یہ ہے کہ وہ کسی بھی ناپسندیدہ عمل کو دیکھ کر کسی بھی شخص کی نیت پر حملہ آنا فانا کر دیتا ہے اور کسی کی ہزاروں خوبیوں کو یکسر نظرانداز کر کے مخالفتوں کی جگالی شروع کر دیتا ہے جو یقیناً ایک اذیت ناک پہلو ہے اور اس پہلو سے ہزار فتنے جنم لیتے ہیں اور ہزار قسم کی بدگمانیاں سر اُبھارتی ہیں۔ مولانا نے کہا کہ این آر سی جیسی پیچیدگیوں کو حل کرنے کے لئے مولانا ارشد مدنی کی جمعیۃ العلماء نے آسام میں جو جدوجہد کی ہے اور اس جدوجہد کے نتیجہ میں جو لاکھوں ہندو اور مسلمان گھس پیٹھئے بننے سے محفوظ رہے ہیں۔ یہ ایک تاریخی کارنامہ ہے اور اس کی قدر نہ کرنا ایک طرح کی احسان فراموشی ہے۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ آرایس ایس کی بنیاد مسلم دشمنی اور اسلام نفرت پر رکھی گئی ہے اور ان کے کرتا دھرتا لوگوں سے اچھی امیدیں رکھنا فضول ہوگا، لیکن کسی بھی غلط فہمی اور کسی بھی برائی کو ختم کرنے کے لئے کسی بھی طرح کی دوستی اور اظہار تعلق کے اقدام پر واویلا مچانا محض ایک سیاست ہے اور یہ سیاست جب ان جماعتوں اور ان جماعتوں کے نیتاؤں کی طرف سے چلتی ہے جو مسلمانوں کے خود بھی قاتل رہے ہیں اور جنھوں نے اس ملک میں مسلمانوں کی درگت بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی ہے تو بہت افسوس ہوتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ آج کل آرایس ایس ان یہودیوں کے زیر اثر ہے جن کی زندگی کا اصل منشاء اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت ہے۔ یہودیوں کی منصوبہ بندی کا ایک اہم حصہ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان منافرت پیدا کرنا ہے۔ یہودی چاہتے ہیں کہ ہندو اور مسلمان باہم برسرپیکار رہیں تاکہ ہندوستان کو دوبارہ غلام بنانا آسان ہو جائے۔ مولانا نے کہا کہ اسرائیل اس وقت مسلمانوں کے لئے امریکہ سے زیادہ خطرناک ہے اور اسرائیل ہی اس دنیا میں دہشت گردی کا خالق ہے اور یہ اسرائیل کسی بھی صورت میں آرایس ایس جیسی جماعتوں کو اپنے نظریہ پر نظرثانی نہیں کرنے دے گا۔ اس لئے یہ امید کرنا کہ موہن بھاگوت مولانا ارشد مدنی کی شرافت اور محبت کا جواب حسب خواہش دیں گے اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والے ظلم وستم کی روک تھام کرنے کے لئے کوئی پیش قدمی کریں گے، ایک دیوانہ کا خواب ہے لیکن کسی مخالفت کو نرم کرنے کے لئے اور کسی کے دل میں محبت کی شمع روشن کرنے کے لئے کسی بھی طرح کی پیش قدمی کرنا عین سنت رسولؐ کے ہے اور اس کی مخالفت کرنا سکڑی ہوئی ذہنیت کی علامت ہے، جس سے امت کو پناہ مانگنی چاہئے۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE OCTOBER 2019

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH